

نو 48

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حمد حقوق محفوظ

اللہ جل جلالہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنَّا
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنَّا
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنَّا



شہادۂ کونین

مصنف و مؤلف

چوہدری نیاز الدین نیاز بیگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دی رمزوں اول اول کھڑے دھکے

عاشق

شاه کونین



یعنی

روحی نامی ایک ماڈرن مسلم بیٹی پر شاہ کونین کی رحمت

عجیب و غریب داستان

مصنف و مؤلف۔ پتوہری تیار الدین نیاز بی لے

قیمت تین روپے

یار اول

دارالبتلیخ اسلام لیاقت پور

۲
انتساب

60516

نیں۔ شاہ کونین۔ سرکارِ دو عالم۔ یوسف مدنی
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی سے تبلیغ
دین اسلام کا یہ کتابچہ منسوب کرنے کی سعادت چاہتا ہوں

گر قبول اقتدا ہے عز و شرف

مضروب کا بنیادیت ادنیٰ نعت خواں ہر
شیار الدین

شکست

مثلاً شیخان روح دین متین عاشقان رسول کریم
 اور بھولے بھولے مسلم نوجوان بیٹوں بیٹیوں پر سے
 لکھوں۔ ان پڑھوں۔ وسیدوں اور بے دینوں
 سب کی خدمت میں نفسانی عشق کے بڑے بڑے پلندوں
 کا بدل یعنی عشق شاہ کونین کا یہ نادر تحفہ اپنی
 سلطان الفقرا۔ حضرت فقیر نور محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ولی
 کامل حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کی طرف
 سے پیش کرتا ہوں :-

خادم العلماء والفقراء :- نیاز الدین نیاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ حال

حضرت صوفی القادری صاحب رحیم آبادی حال سارکن
کنجور ضلع سیالکوٹ کے ارشادِ عالی پر میں نے یہ کتاب
پیش کرنے کی جرات کی۔ آپ نے جس اعتماد اور جس
امان سے ارشاد فرمایا۔ اُسے دیکھتے ہوئے تعمیلِ ضروری
ہوگی۔

مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کا پاکیزہ غریبات والا کتابچہ
جب میں نے حضرت صوفی صاحب کو سنایا تو معلوم ہوا
کہ میری طرح حضور بھی حضرت مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ
کے سچے شیدائی ہیں۔ عظیم القریب اور تھکاوٹ کو
مانع تھی۔ مگر تعمیلِ حکم کے لئے میں کچھ مستودے کیلئے
ایک کاپی بازار سے لے آیا اور دو تین دن میں اس
کتاب کا ڈھانچہ تیار کیا۔ کہانی مرتب ہوئی سرخیاں لکھی
گئیں۔

حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب کی کتاب احسن القصص
سے جو بیان لیتے تھے انہیں نشان زدہ کیا۔

سُرخوں کے بائیں مقابل اس کتاب کے مطلوبہ صفحات نوٹ
کر دیئے اور جہاں جہاں سلسلہ ملانے کے لئے اپنے
اشعار لکھتے تھے لکھ دیئے۔ اس طرح اس کتاب کے لئے

مواد تیار ہو گیا۔ اُس بزرگ ہستی یعنی صوفی صاحب ممدوح

نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب
کی روح مبارک اس کام سے راضی ہوگی اور ہم بھی دعا

کریں گے۔ بہر حال میری جلد بازی کا نتیجہ تھا بیان دعاؤں
کا کتاب کا ڈھانچہ بہت مختصر وقت میں تیار ہو چکا تھا۔

اس نئی عمارت میں حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب اللہ

کی بناتی ہوئی وہی پرانی پختہ اینٹیں استعمال کی ہیں اور جہاں

جہاں ضرورت تھی اپنی تیار کردہ آجکل کی بازاری قسم کی

نئی اینٹیں اور نیا مصالحہ لگا کر کام اس طرح جھٹ پٹ

کامل کر دیا کہ اس پر یہ شعر ٹھیک صادق آتا ہے۔

مسجد تو بنالی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
 من اپنا پراتا پاپی ہے برسوں میں من سازی بن نہ سکا
 میں نے جس جلدی میں اپنی چند کتابیں لکھی ہیں اس
 کی وجہ سے الفاظ کا ظاہری لباس بہت سادہ اور کہیں
 کہیں بد نما بھی ہو گیا اس پر مجھے افسوس ہے۔ ان کے
 ردیف قافیے کے بعض سقلم جو جلدی میں لکھے گئے تھے ایڈیشن
 میں ٹھیک ہو سکیں گے۔

اس کے لئے مجبوری بھی تھی۔ یہ خیال آرائی یا غزبیں
 نہ تھیں۔ ٹھوس مقررہ الفاظ میں مسائل کو بیان کرنا تھا
 سب حرفیوں اور غزلوں میں جس طرح گلشن خیال سے
 طرح طرح کے پھول جین کر گلستا بتاتے کا موقع ملتا ہے
 وہ دینی مضامین کو نظم میں پیش کرتے ہوئے ہاتھ نہیں آتا
 اور یہاں سبوتا بھی نہیں حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ
 کے ارشادات سے کچھ آسرا ملتا ہے کہ اصل مقصد مضامین
 نہیں۔ الفاظ کی آرائش نہیں۔
 الفاظ لباس کی مثل ہیں لباس سادہ بھی ہوتا ہے پر تکلف بھی۔

یہ فائدہ خیال آرائی میرے نزدیک بے معنی ہے فضول
خیال آرائی کرنے والوں اور الفاظ کے گلڈستے بنانے میں
الٹے رہنے والوں کو شاید قرآن کریم نے انفرادوں کے
کے متبوع فرمایا ہے۔

شاعر کا اصل کام کبھی ٹھوس حقیقت اور مسئلہ کی طرف
اچھے انداز میں اشارہ کرنا ہے۔

تعریف پھر اصل مسئلہ کی ہونی چاہیے اور اگر کوئی ضروری مسئلہ
مقصد یا پیغام ہے ہی نہیں محض خیال آرائی یا الفاظی مقصد

ہے یا خیال ہی لغو اور ہوس سے متعلق ہے تو یہ ہندوستانی
مسلمانوں کی ایام زوال کی عشقیہ شاعری کے پلندوں کی
طرح اٹھا کر پھینک دینے کے لائق ہے

میرے خصوصی مخاطب۔ ان پڑھ دیہاتی اور عام شہری

مسلمان ہیں۔ ان تک دین کا پیغام پہنچانے کے لئے ہیں

نے فن شاعری سے کچھ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے

جس کے لئے شعرا سے کرام اور ناقدین عظام سے معذرت
خواہ ہوں۔

کتاب ہیر وارث شاہ پر ایک الزام ہے جو پنجابی دیہات
 کے ہیر کس و ناکس کی زبان پر ہے کہ اس میں روحِ نبوت
 کا جھڑاپہ ہے، اچھے بھلے لوگوں کو اسی شک میں مبتلا دیکھا
 یہ لوگ وہ مقاصد بتاتے ہیں جو بعد والوں خصوصاً تاجران
 کتب نے بخاری نقطہ نظر سے تراشے ورنہ حضرت وارث
 شاہ صاحب کا مقصد شاید وہی ہو جو ایک قصہ یا ناول پیش
 کرنے والے کا ہو سکتا ہے۔ باقی باتیں بعد میں اضلاع کے
 سب توں وڈی اصلی ہیر بنا دینے والوں سے تعلق رکھتی ہیں
 کتاب احسن القصص کے متعلق یہی بات کہی جاتی تو منا سب
 ہوتی۔ اس میں البتہ نفس و روح اور عشقِ الہی کے متعلق ایسے
 ایسے موتی بکھرے پڑے ہیں جو بہت ہی قدر کے قابل ہیں
 مولانا ممدوح نے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان
 کے مطابق اپنا عشقِ الہی حدیثِ دیگران بنا کر پیش کرتے کی
 کوشش کی ہے اور ان کے اس مصرع پر عمل کیا ہے۔
 ۶۔ خوشتر آن باشد کہ سر و لبران
 گفتہ آید در حدیثِ دیگران

مہرور زمانہ نے اذہاں بدل دیتے۔ پڑھے لکھے لوگ
 اُس قیمتی کتاب کو دیکھنا اس لئے تھک سکتے ہیں کہ وہ پنجابی
 زبان میں ہے۔ اس طرح وہ ان چھپے موتیوں سے محروم رہے
 کم تعلیم یافتہ ان پڑھ قسم کے لوگ جو اُس کتاب کے ترجمہ سے
 لطف اندوز ہوتے ہیں وہ گہرے مضامین کو کم پڑھتے ہیں اور
 سیدنا یوسف علیہ السلام کے ظاہری قصہ کے دلچسپ مقامات
 گا، یا سن کر دل بہلا لیتے ہیں۔

اپنی چھپے موتیوں کو حضرت صوفی صاحب ممدوح کے حکم سے
 نئی لڑیوں میں پرویا ہے اسی شہد کونستے انداز سے پیک کیا ہے
 اسلام کا روحانی معرہ عوام کے لئے قابل فہم بنانے کی جو صحیح
 کوشش اس کتاب میں کی گئی ہے اس کی تعریف میں تو دہ
 کرتا مگر وصاحت اس لئے ضروری سمجھی کہ معرہ معرہ نہ رہے
 اور عام بھائی بھی صاف صاف سمجھ سکیں۔

چنانچہ زیادہ صاف سننے کے خواہشمندوں کے لئے دل
 یوں کہتا ہے :-

متے عرفاں کا شیشہ توڑ ڈالیں عین مجلس میں
 رقیبوں کو بتادیں راز پائیں عین مجلس میں !!!
 جس طرح حق تعالیٰ نے جمل شائستہ اور شاہ کونین محمد عربی
 صلی اللہ علیہ وسلم - روح - نفس - شریعت اور طریقت شیطان
 اور امتحان کے راز اس کتاب میں صاف اور سیدھی طرح
 بیان کر دیئے ہیں اس بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ
 کتاب اگر ایک طرف نئی روشنی کے بیضہ میں مبتلا مودرن
 مسلم بیٹی کے لئے نسخہ کبیر ثابت ہوگی تو دوسری
 طرف ہمارے ارد گردی مشہروں کے تاریک کوپوں اور
 ملک بھر میں پھیلے ہوئے لاتعداد دیہات اور چھوٹیوں میں
 پلٹنے والی ان غریب اور ان پڑھ بچوں کے لئے ہدایت نامہ
 اسلام ثابت ہوگی۔

جن تک ہماری ترقیاتی سکیمیں بھی ابھی دینی تعلیم کی روشنی
 کی کوئی کرن نہیں پہنچا سکیں اور جو روزانہ کے سخت کام
 کاج کے کوٹھوں میں جتنی پھرتی اپنے ارد گرد پلٹنے والے
 ڈھوروں کی طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین

کے مبادیات سے بھی بے خبر رہ کر جوان ہو جاتی ہیں۔

ادھر دیہات کے جن نیم تعلیم یافتہ اصحاب اعدا ان کے استادوں

یعنی دین کی روح سے بے خبر پیروں نے دیہاتی عوام کو اس

غلط فہمی میں ڈال رکھا ہے کہ کتاب سیر و ارت شاہ میں روح

اور بت کے "جھوٹے" اور راز ہائے معرفت بھرے پڑے

ہیں۔ ان کے اس غلط فہمی کے جادو کو توڑنے کے لئے

بھی انشا اللہ یہ کتاب ایک موثر تعویذ ثابت ہوگی۔

یہ عرض کر دنیا بھی بے جا نہ ہوگا کہ تعلیم نو سے آراستہ اصحاب

اگر صرف اس کتاب کی فہرست مضامین اور دیباچہ ہی پڑھ لیں

گے جو اٹکے لئے اردو میں لکھے ہیں تو وہ اس میں ایک

ماڈرن پاک کہانی کا پلاٹ دیکھیں گے جس میں بیابان روح

کے عالم بالا سے دعویٰ ملی کر کے اس دنیا میں آنے اور ٹھیک

کر نفس و شیطان کے پھندے میں پھنس جانے اور پھر پوست

مدنی علی اللہ علیہ وسلم کی پاک توجہ اور رحمت سے انکی

پاکیزہ محبت اور یاد میں تڑپتے رہنے سے آنحضرت کے

قدوم مسیمنت لزوم تک پہنچ جانے کی داستان ہے جو

بظاہر ایک ماڈرن مسلم بیٹی کے آزاد ماحول کی غلطیوں
 اور غفلتوں کے نتیجے سے بھٹک کر بد معاش نفاس خاں اور
 اس کے شیطان باپ کے ذریعہ قحبہ خانہ تک پہنچ جاتے
 کی سچی کہانی ہے۔ جسے بچانے کے لئے یوسف مدنی محمد
 عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہوش میں آگئی اور آپ
 اس بیٹی کو اس کے ازلی دشمنوں سے بچانے کے لئے بہ نفس
 نفیس تشریف لے آئے

یہ سب کچھ کہانی کے متعلق ہے اور اگر معنوی اور شعری
 خوبیوں کے بارے میں سنتا چائیں تو حضرت مولانا مولوی غلام
 رسول رحمۃ اللہ علیہ کی جو پاکیزہ غزلیات جگہ جگہ اس نئے
 زیور میں ہیریوں کی طرح بڑی گئی ہیں اور انہی کو پیش
 کرنا اس کتاب کا ایک بڑا مقصد بھی ہے۔ یہ اگر کالج والے
 بچوں نے دیکھ لیں تو مجھے ڈر ہے کہ نفسانی عشق کو تسکین
 دینے والے پلندوں کا جو بوجھ وہ اٹھاتے پھرتے ہیں کہیں
 اس ولی کامل کے قدموں میں پھینک کر ہندی مسلمانوں کی
 ایام زوال کی اردو شاعری کے قداہتوں کو مجھ پر اتنا خفا

نہ کر دیں کہ مجھے بھاگ کر حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ
 اور حضرت حالی مرحوم کے قدموں میں پتہا یعنی پڑے
 بہر حال معنوی خوبیوں سے لبریز ایسی پاکیزہ غزلیات
 اس کتاب میں اول تا آخر بکھری پڑی ہیں جو ہر اس
 روح کو تڑپا سکتی ہیں جو بالکل ماؤف نہ ہو چکی ہو۔
 دعائے اللہ تعالیٰ اپنے عظیم الشان دین کی ادنیٰ سی
 تبلیغی خدمت کے طور پر اسے قبول فرمادیں۔

آمین !

مزید برآں

پنجابی عشقیہ قصے لکھنے والے حضرات میں بڑی بڑی کامل
ہستیاں شامل ہیں۔ انکے نیک مقاصد انہیں بہتر معلوم
ہونگے مگر اس زمانے میں وہ سب کچھ بے معنی ہو کر رہ گیا
ہے۔ یہ کتابیں اکثر ترنم اور لے سے گائی اور سنائی جاتی
ہیں اور دیہاتی گھروں میں عورتیں اور بچیاں بھی۔ جب ایسی
کتاب ترنم سے پڑھی جا رہی ہو کانوں میں رونی نہیں ٹھوس
ہیں۔

زمانہ بدل گیا۔ قلب و نظر کی پاکیزگی ہوا ہو گئی اور آج یہ
قصے بہ نظر ظاہر نوجوانوں کی نظروں میں سینمائی کہانیوں سے
زیادہ کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ مگر ایک سنجیدہ طبقہ اب بھی
انہیں تصوف کی تشریحات قرار دیتا ہے۔ اور انہی کے ذریعہ
مسائل تصوف کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

وہ ہمیں کھارو ح قرار دے کر باقی کردار اس افسانے کے
اپنی طرف سے پورے کرنے لگتے ہیں۔ مگر اس کہانی

کو اگر مکمل کرنا ہو اور ہیر کو روح فرض کریں جو اپنی فطرت
 صحیح کے تقاضے سے راستے پر جان دیتی ہے جب ظالم دنیا
 ولے اسے حیرت انگیز کھڑے سے بیاہ دیتے ہیں تو وہ راستے
 کے لئے دیوانہ وار روتی پیٹتی رہ جاتی ہے۔ اب ہیر روح
 کی طرح کھڑے کو نفس ماننا پڑے گا پھر راستے کو نبی اکرم
 علیہ الصلوٰۃ کی جگہ فرض کرنا پڑے گا۔ یا اللہ تعالیٰ کی جگہ کیونکہ
 نیک روح نے انہی کی محبت میں تڑپنا ہے اور نفس کے
 پھندے سے بچنے کی پوری کوشش کرنی ہے۔

کیا آپ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پوزیشن میں
 لانا پسند کریں گے جو پوزیشن خود راستے کی کتاب ہیر میں
 ہے کہ وہ بیچارہ عام دیہاتی عاشقوں کی طرح ہیر کے دروازے
 پر دھکے کھاتا پھرتا ہے اور بالناخ سے کان پھڑواتا ہے۔
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط یہ سب کچھ بعد والوں نے خصوصاً
 ہیر فروش حضرات نے اپنی طرف سے بتایا اور حضرت وارث
 شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ لگا دیا ورنہ انکا مقصد وہی
 ہوگا جو ایک ڈرامہ نویس یا عشقیہ قصہ پیش کرنے والے کا ہونا

ہوٹا ہے۔ اسی طرح سستی پنتوں۔ سوہنی مہینوال اور
 اس قبیل کی ہر کتاب سے روحانی پیاس بجھانے والے
 ایسے ہی مطلب لینے کی کوشش کرتے کرتے عشقِ نقسانی
 اور عشقِ حقیقی کو بڑی طرح گڈمڈ کرتے رہتے ہیں اور یوں
 خطیب پنجاب کے عوام بھٹک کر رہ گئے ہیں۔

کتاب احسن انقص میں حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ
 نے عشقِ الہی کے راگ گاتے ہیں مگر:-

خوشتر آں باشد کہ سر دبر اں

کے پیش نظر کتاب کے اصلی مغز کو بی بی زیغنا کے عشقِ
 مجازی اور یوسف علیہ السلام کے واقعے کے چھلکے
 میں اس طرح بند کر دیا ہے کہ عوام کی نظر میں اس مغز
 تک نہیں پہنچتیں۔ بس اس کتاب کی بنیادی حقیقت کو

مولانا ہی کے الفاظ میں اس نیچر ماڈرن کہانی کے ذریعہ
 کھول کر رکھ دیا ہے۔ اب اصل مقصد انشاء اللہ ہر لحاظ
 سے حاصل ہو سکے گا۔

یہاں ظاہری کہانی اگر تھی روشنی والے سے دین ماحول

میں پلنے والی عاڈرن مسلم بیٹی کے دینی تعلیم و تربیت سے

محروم رہنے اور غلط ماحول کے صدقے بھٹک کر چکے جیسے

گندے گڑھے میں گرنے اور نبی اکرم علیہ السلام کی پاک
توجہ سے صاف توح تکلنے اور ولی اللہ اور مبلغہ اسلام بن

جانے کی داستان ہے تو اس کے نیچے ایک نیک روح

کی سچی کہانی بالکل مسلسل اور متوازی چلی جا رہی ہے جو بھٹک

کر نفس کی بیوی بن گئی مگر حضور نبی اکرم کی نظر کرم سے انکی

پاک محبت کے طفیل پاک ہو کر انکے پاک قدموں تک

پہنچ گئی۔ حضور نبی علیہ السلام یہاں اپنے مقدس فطر نبوت

ہی میں تشریف فرما ہیں۔ انہیں رانجا وغیرہ کے عشق رسول پاک

اور عشق الہی رانجھے اور مہینوال کا محتاج نہیں ہے۔ اس

مقدس عشق کا ذکر صاف صاف بھی ہو سکتا ہے۔

دین سے بے خبری کی بنا پر دین سے بچنے والے قاری

کو اس طرح کہانی کے راستے گلشن اسلام تک لے جایا گیا

ہے کہ وہ اسکی سیر کئے بغیر واپس نہ آتے گا شریعت کے

بعد طریقت کا لب لباب بھی اسی طرح پیش کر دیا گیا ہے

روح کی کہانی پر اس روح کی اپنی کہانی ہے جو اپنی
 عقیب اور پاک محبت کا تحفہ سرکارِ دو عالم کے دربار
 میں پیش کرنا چاہتی ہے اور کس مسلمان کی روح ایسا نہیں
 چاہتی۔ پنجاب کی بیٹیاں جن کے لئے یہ کتاب خصوصاً لکھی
 ہے اس سے بڑھ کر پاکیزہ نظریات پر مشتمل کتاب اپنے لئے
 کہیں نہ دیکھ سکیں گی۔ سچے درد کا سیلاب ہر پڑھنے والے
 کو اپنے ہی دل سے چھوٹتا ہوا معلوم ہوگا۔ مسائل کی صحت اور
 یختگی کے لئے حضرت فقیر نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت
 مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی بہترین
 صنامن ہیں:-
 وَصَّاعِلِنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

—————

پہلی دو نظمیں وجہ تصنیف اور اغراض و مقاصد وغیرہ پر کافی
 روشنی ڈال رہی ہیں ان کے بعد کتاب کے شروع میں
 تین نظمیں حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کی
 کتاب احسن القصص کی پہلی اہم نظموں میں سے لی گئی ہیں اس کے بعد اصل
 کہانی شروع ہوتی ہے:-
 بندہ: رنیا ز الدین نیاز

دیکھا

یہ سچی کہانی جو پیش کی جا رہی ہے اس کا پس منظر ہم کھول کر صاف صاف بیان کئے دیتے ہیں تاکہ قارئین کرام کو یہ معلوم ہو سکے کہ روحی اور شاہ کوئین یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کی بے لوث پاکیزہ محبت انسانی نفسانی محبت کی لاکھوں کہانیوں سے بالکل الگ قسم کی ہے۔ جو خواہشات کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی اور اسفل السافلین میں گری ہوئی بیمار روح کو علیستین کی طرف لے اڑتی ہے۔

ولی کامل مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب احسن القصص میں یوسف علیہ السلام اور بی بی زینب کا واقعہ بیان کیا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ

۶۔ محبوبانندے راز سوباندے وچہ کلام پرایاں

سودر اصل یوسف علیہ السلام کی کہانی کے پردے میں وہ وہ کسی عاشق صادق کی کسی عظیم بے مثل ہستی سے محبت

کے راگ گاتے ہیں اور اس طرح حضرت مولانا روم

رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہیں:-

خوش تر آن با شد کہ سر د لبرال

گفتہ آید در حدیثِ دیگران!

کسی بزرگ کے حکم سے جن کا ذکر تیچھے کیا ہے میں حضرت
مولانا ممدوح کے ان چھپے موتیوں کو جس کہانی کے ذریعہ

پیش کرنے لگا ہوں۔ اس کے یوسف تو شاہ کو تین یوسف مدنی

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور زینما نفتح روحی والی ایک

روحی محترمہ ہیں۔ ہمارے یوسف مدنی علیہ السلام کے متعلق

نور مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جاں یوسف دی روح مبارک دنیا چھوڑ سداہائی

حسن یوسف دے نوروں رب تے اک قندیل جلائی

روح نمد سرور تائیں حکم ہو یا رحمانی

یوسف دا ادہ نور نور خود وچہ کرے نہانی

اوہا نور جو یوسف والا سرور وچہ سما یا

مجبویاں دتے دل دا مقصد ہو دنیا وچہ آیا

نام طفیل رسول اللہ دے یاد بخش اسما ہاں
 رحمت تھیں گھت قطرہ دھویں دفتر بھرے گناہاں
 یہ تو مخفی نہیں کہ رب العلمین تو ازل سے موجود ہیں پھر
 کبھی مخلوق پیدا کی اور یہ جہان بنایا۔ جو پہلے اس طرح آباد نہ
 تھا۔ ارواح اپنی لطیف صورت میں مقیم بہشت قرب تھے۔
 ملائکہ اپنی جگہ تھے۔ جنات اپنی جگہ اور ان کا بڑا ابلیس لعین
 اپنی جگہ۔ اور یہ جہاں اپنے آنے والے مہمان۔ انسان کے
 لئے چشم براہ تھا۔ چنانچہ ایک دن با با آدم یہاں اتار دیتے
 گئے۔ کیوں اور کیوں؟

آدم بہشت میں تھے۔ ان کے لئے فرمان تھا کہ وہ اور
 اہلی زوجہ بہشت کی نعمتوں سے فرحت پائیں۔ سیر کریں
 مگر اک شجر ممنوعہ کے قریب نہ جائیں جہاں انکے دشمن
 ابلیس کے انہیں چمٹ جانے کا خدشہ تھا۔ یہ ایک حاسد
 جن تھا۔ جو انہیں خواہشات کے کچھڑے سے ملوث کر کے
 اس بہشت بریں سے نکلوا کر اپنے ساتھ سفلی دنیا میں لے
 جا سکتا تھا۔

خواب بھول گئیں اور پھر آدم علیہ السلام بھی بھول گئے ابلیس
 اپنا کام کر چکا تھا اور اُس نے اپنی اس دنیا کے آلام
 میں آنے کے لئے تیار کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ یہاں اتار دیسے گئے
 اس سے پیشتر کبھی ارواح کا اس ان دیکھی دنیا کے متعلق
 شوق دیکھ کر ایک دن غیرت خداوندی نے یہ سوال پوچھ
 لیا تھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟

یعنی بہشت بریں میں رب کریم انکی جو پرورش فرما رہے
 تھے کیا روح اس پر مطمئن نہ تھے جو ایک ان دیکھی دنیا کا
 پوشیدہ شوق ان پر اس قدر سوار ہو گیا تھا اور وہ اتنے خطرناک
 سودے کے لئے تیار ہوئے پھرتے تھے جس پر یہ سوال یعنی
 اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ پوچھنا پڑا جو اب سب ارواح نے بلی کہا مگر
 اس بلی میں ایک ایسا دعویٰ اور بے پناہ شوق پوشیدہ تھا
 جو ثابت کرتا ہے کہ روح کی آمد یہاں خواہش اور شوق سے
 ہوتی نہ کہ جسم سے چنانچہ ارواح نے کہا ہم وہاں جا کر ہرگز
 ذات باری کو نہ بھولیں گے۔ کوئی فکر نہ کیا جائے۔ دنیا
 میں آنے کا شوق اس جواب سے صاف نمایاں ہے۔

یہی دعویٰ ملی ارواح کو اس ساری کارروائی کا ذمہ دار بنایا گیا
 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اَلْسُتُّ بَرَبِكُمْ اِیْسے مشغلاً ہی
 نہیں پوچھ لیا گیا۔ یہ تمام ذمہ داری ارواح پر ہے۔ کہ وہ اس
 ان دیکھے جہان کے شوق میں بہشت کو چھوڑ کر یہاں چلے آتے
 اسی ان دیکھی دنیا کے شوق نے آدم علیہ السلام کو اور تو
 کو ابلیس کے پتھر بنا دیا اور اسے اپنی دشمنی کا بدلہ لینے
 کا پورا پورا موقع مل گیا۔

اس سلسلہ میں وہ مہلت اور وعدہ پہلے ہی سے چکا
 تھا جب وہ سجدے سے انکار کر کے مرود ہوا تھا اس وقت
 اس نے کہا تھا۔ میں آدم سے بہتر ہوں۔ انا خیر منہم اس
 میں مجھ سے زیادہ کوئی خوبی نہیں۔ مجھے موقع دیا جاتے
 تو میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اے خدا۔ کہ انہماں کتنا کمزور
 ہے اور کس طرح تیری نافرمانیاں کرتا اور میرے ساتھ
 مل جاتا ہے۔ شان استغنا میں فرمان ہوا۔ تمہیں موقع
 دیا جاتا ہے۔ اس وقت شیطان نے جھٹ کہا، میں
 انہیں گمراہ کروں گا اور دکھاؤں گا کہ تجھے بھول کر کس

طرح یہ میرے ساتھی بن جاتے ہیں۔

فرمان ہوا۔ جو ہمیں بھول کر اور چھوڑ کر تیرا ساتھی بن جائے گا۔ تیری طرح۔ جہنم کا ایندھن بنے گا ہم انصاف کے وقت اس کی رعایت نہ کریں گے۔

چنانچہ ارواح کو گروہ درگروہ اس دنیا میں بھوانا شروع کر دیا گیا۔ اس مادی عالم کی ضروریات اور تقاضے ایسے تھے کہ شیطان کی ذریت نفوس میں سے اس کا ایک ایک نمائندہ یعنی نفس ایک ایک روح کے ساتھ بطور ساتھی۔

خدمت گار یا سواری کے دیا گیا۔ روح کے نفس یعنی اس مادی جسم کو زندہ رکھنے کے لئے نفس کی روح کو سخت ضرورت تھی۔ اور یہ نفس روح کی برتری تسلیم کرتے کو اور تا بعداری کو تیار نہ تھا ابلیس اور اس کی ذریت کا اس خدمت میں مطلب بھی تھا یعنی اس طرح انہیں اپنے جذبہ حسد اور دشمنی سے کام لینے کا پورا موقع ملتا تھا لہذا کشمکش حیات کی مشکل ذمہ داری لینے کو وہ بخوشی تیار ہو گئے اس طرح اس مادی عالم میں روح کا یہ مادی

قفس یعنی جسم وہ خوشی اٹھاتے پھرتے ہیں جس پاکیزہ عالم سے وہ اپنی گھٹیا فطرت کی وجہ سے نکلے تھے۔ روح کو بھی اس سے محروم کرانا انکی بڑی خواہش تھی۔ اس کے لئے انہیں مہلت اور سہولت مل چکی تھی۔ اور وہ اس سفلی عالم میں کشمکش حیات کے لئے پوری طرح تیار ہو کر خوشی خوشی روح کے ساتھ چلے آئے۔

رب العالمین کو ہونے والے واقعات کا پورا علم تھا مگر روح نے وعدہ بلی کے وقت جو جرات کی اور اس سے پیشتر

اس کی جو خواہش اُلٹ بُرے سوال کا باعث ہوئی تھی یہی چیزیں اس کے امتحان کا باعث بن گئیں۔

تاہم رب العالمین کو اپنے ارواح سے بہت ہمدردی تھی۔ انہیں یوں سمجھانے لگے۔ تم اس امتحان میں مشکل ہی پورے اتر سکو گے۔

تمہارا دوست نما دشمن تمہیں اپنا بنانے کی پوری کوشش کرے گا۔ اسے ایسی طاقت اور مہلت مل چکی ہے۔ تم بھی مجبور محض نہیں ہو۔ مگر تمہاری کمزوری بھول اور غفلت ہے

وہ تمہیں دھوکے میں ڈال کر ہم سے غافل اور منکر تک
کر دے گا۔

البتہ ہم تمہارے لئے اس جہان میں اپنے پیغام بر کے
بعد دیگرے بھیجیں گے جو تمہیں یہ وعدہ بلی اچھی طرح یاد
دلا دینگے۔ مگر تم مادے کے لحاف میں لپٹے ہوئے۔ نشہ
غفلت سے سرشار نفس و شیطان کی بیویوں کی طرح اپنی
کی بولیاں بولو گے اور ہمارے پیغام بروں کی بات پر
بہت کم کان دھرو گے۔ اور اس وعدے کی یاد دہانی سے
بہت کم فائدہ اٹھاؤ گے:

تمہارے یہی خادم نفوس تمہارے معبود اور خداوند ہیں مگر
تمہاری اصلیت تک بگاڑ دیں گے۔ اور تمہیں بھی سفلی
عادات اور تواہشات کا پتلا بنا کر پھر اس دنیا سے قریب و
وصال میں آنے کے لائق نہ چھوڑیں گے۔

تمہیں اس نور کے بجائے ایسا آتش پسند بنا لیں گے کہ
تم ان کے ساتھ دوزخ میں جانے سے کوئی گریز نہیں کرو
گے۔ اس عالم پاک اور بہشت قریب سے تم وہاں اتنے

بے پرواہ اور بے خبر ہو جاؤ گے اور فضائے دوزخ کے لئے اس قدر تیار کہ وہاں دم بھر کے لئے تمہیں ہماری یاد اور مصیبت نظر آئے گی وہاں جس عادت کے عادی بن جاؤ گے اسی میں یہاں واپس آؤ گے۔ یعنی دوزخ تم ساتھ لاؤ گے۔ جب تم کثافت کے کیڑے کی طرح گندگی ہی کو ڈرھنا بچھونا بنا لو گے تو یہاں تمہیں وہی چیز ملے گی گویا تمہاں ہی خواہش پوری کی جائے گی۔ اور تمہارے ساتھ بے انصافی نہ ہوگی جو کچھ تم چاہتے تھے تمہیں مل جائے گا۔

ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ تمہیں اتنا سمجھائیں اتنا یاد دلاتیں کہ تمہیں مغالطہ نہ رہے آجیہ تمہاری مرضی ہے۔ جو چاہو پسند کرو بہر حال ہمارے پیغام بریکے بعد ویرے آتے رہیں گے اور بالآخر ان سب کا سردار ہمارا محبوب محمد عربی یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئے گا اور ہماری طرف سے پیغام بری کا پورا پورا حق ادا کر دے گا۔ تمہیں اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنے کے عملی طریقے اپنے عمل سے پیش کر دکھا دے گا۔ تمہیں ہر طرح سمجھائی

ہمارے محبت بھرے پیغام تمہیں سنائے گا۔ تم سے
بے انتہا محبت کرے گا اور ہماری اور اپنی محبت کا مطالبہ
بھی تم سے کرے گا۔

اس محبت کے ذریعہ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چل کر اپنی بارگاہ
قرب میں واپس آنے کا راستہ تمہارے لئے ہم کھلا رکھیں گے
بس جاؤ اپنی خوشی کو دیکھو اور اپنے دعویٰ الٰہی کا امتحان

دو :-

فقط :-

نیاز الدین

عرض نیاز

مسلم بیٹی خاطر تحفہ پیش اسماں کر چھڑیا
پنجابی بولی وچہ عطر حقیقت کدھ دھر چھڑیا
تیری خاطر چھنیاں بیٹی چنگیاں چنگیاں گلاں
اللہ دے دلیاں دیاں بہت صبح تے سوہنیاں گلاں

مولانا مودودی کنوں نثر بعت دے پھل منگے
حضرت نور محمد کنوں طریقت دے گل منگے

ولی غلام رسولوں اصلی شہید لبیا یا بیٹی

تیری خاطر ایس طرح گلقتہ بنایا بیٹی

سنیاں وارث شاہ دی ہیرنوں کہن قرآن پنجابی

غلط ہے بیٹی ایویں اس تے مغز کھپان پنجابی

احسن القمص ولی غلام رسولوں اک سی تحفہ

اج دی پڑی لکھی پود نہ اس نوں من دی تحفہ

راز معرفت ہیر اتدر لکھی نہ ٹکراں ماریں
اچی توں اچی گل ایٹھے دیکھیں نظراں ماریں

روح تے نفس آدم تے شیطان امتحاں دیاں دزیاں

ایسی صاف کہانی نہ توں دیکھی میں تاں سمجھاں

میرے ہتھوں لکھوائی تے میرا کم کہیں نہ

میںوں کچھ نہ جان اس پتیزوں پر محرم رہیں نہ

کسر نشان جو سمجھن مادری بولی توں پڑھتاں وہی

پنجابی اردو ترقال وچہ لکھی نوں پڑھتاں ہی

اوہ محرم رہن گے ایسے چھپے سیریاں تھیں پھر

اوہ تا واقف رہن گے انہاں لکے سیریاں تھیں پھر

وڈا حق ان پڑھ لوکاں دا ادیر پڑھیاں بیٹی

میں اس خاطر پنجابی دی بیٹی پڑھیاں بیٹی

اپنی مادری بولی توں کیوں اتنا گھٹیا سمجھن

باہجہ پنجابی لکھ کر وڑاں بیٹیاں کچھ نہ سمجھن !

انگریزی تے فارسی ساڈی انہاں دے کس کم آوے

کیوں نہ بندہ انہاں نوں پھر پنجابی سخن سناوے

جتنے اچھے علماء نہ پہنچن نہ پہنچنا چاہندے

جتنے صحیح نماز تے کلمہ تک بھی نہ سکھلانڈے

جتھے اُن پڑھ نلاں تھوٹے پیر بناون اُو
 جتھے بیچارے تربیت باہجہ رہ چاون اُو

اوتھے اونہاں دی بولی وچہ اساں پیغام پوجاناں
 سن لے پڑھیا لکھیا عربی تے انگریزی داناناں

شکسپر دیاں نظماں تیرے جلسیاں میں بھی پڑھیاں
 کیٹس دیاں تے ہو رکیاں دیاں یولیاں میں بھی پڑھیاں

اودھرب نبی دا دین اسلام بھی میں کچھ سکھیا
 علما تھیں سکھیا تے فقرا تھیں سی میں کچھ سکھیا

توں اودھردل دے بیٹھا اونہاں تے عاشق ہو یا
 میں ایدھردل دے بیٹھا انہاں تے عاشق ہو یا

کرکٹ کو منٹری ریڈیو تے کن لا ادبوں توں سننی

دینی گل کیوں شوقوں توں پڑھتی تے کیوں توں سننی

توں اس راہ دل نہیں آؤناں تے میں کی تینوں سمجھاں

پڑھیا لکھیا نفسانی کیوں نہ جی تینوں سمجھاں

مدت توں سوچاں میں لیکن سمجھ نہ کوئی آدے

نویں کہانی وچہ ایہہ دولت کیوں سموی جاوے

آخر اللہ نے کم لے لیا ولی ملے اک تینوں

انہاں حکم فرمایا کہ اسی حکم دے اک تینوں

نویں طرح کر پیش بدل کے احسن قصص پیاری
حکم اساڈا من تے کرسی فضل جناب بارہی

اساں دعا کرساں تے ولی غلام رسول کرین

تینوں اس کم دے وچہ انشاء اللہ مدد دین

آز میں بازاروں اس کم لہی کا پی لے آیا !

یوسف مصری دے تھاں یوسف مدنی ہی لے آیا

روحی میری بس نفخت روحی والی بیٹی !

پڑھ انگریزی اپنے نفس دی بیوی بیٹوی بیٹی !

یوسف مدنی تود اس بیٹی اتے کرم کھاتے

آپ گناہ دی دیتا توں کڈھ کے دل شرم لیتے

بچھ دن رات اندر بھاتی شاہکار ایہہ پورا ہو یا

روزانہ دی بک بک دے وچکار ایہ پورا ہو یا

اس وچہ جھوٹ نہ سمجھ توجہ ہے انہاں ولیاں دی
نور محمد اتے غلام رسول جہاں ولیاں دی

حضرت صوفی القادری صاحب بھی جو وعدہ کیتا
 خاص دعائیں میں آکھاں اونہاں اوہ پورا کیتا
 پاک نبی نے خاص توجہ فرماتی میں جاناں
 کم اونہاں ایہ کروایا تود اے بھاتی میں جاناں
 رب میرا پوری میری تبلیغی خواہش کرسی
 جیسے لکھوائی چھپوانے دی فرمائش کرسی

فراق نبوی اور یاد الہی میں رونا اور رُلانا اس

کتاب کا ایک بڑا مقصد ہے،

نہیں دے دن رخصت ہوتے رونا پاسے آیتے
بے درداں نون درد مندی دانواں جہان دکھایتے
سُکیاں پشمیلیاں اکھیاں دیاں تھیں ندیاں نیر و گایتے
چھانے دل دے پھوڑ و گایتے جگروں خون چلایتے !

سنبجواں دے تھاں نبناں وچہ پھر تونی ہٹے آیتے !
اس ہٹ وچہ پھر رُوح دیاں ڈبیاں بیٹریاں تار دکھایتے
بھٹکی ہوتی رُوح تیری دی ایسے بیج بیج کہانی

چھڈ یوسف دادامن جو بن گئی نفسانی رانی !
اس نے سن اس غلطی اُپر عمراں تک پھپھتاناں
پڑھ پڑھ ایہ درداں دیاں نظماں اس نئے رُبط دیاں جاتاں
دھونے دھو سکدا ہن نیراں دریا ہی، اس دے
رور و ہودے پاک تے بل سن یوسف مدنی اس دے

یوسف مدنی فرمایا ہے رب دے خوفوں روویں
 پت چھڑوانگ گناہ جھڑسن جے خوفوں گریاں ہوویں
 عایشہ پچھیا بلا حساب بھلا کوئی جنت ویسی
 فرمایا جو کر کے یاد گناہاں روند رہی!

مولانا رومی روون تون وجہ نجات بتاؤن
 روون دے موقع اوہ رب دے انعامات بتاؤن
 گناہگار داروتار رب فرماوے سوہنا لگدا
 مقررین دی تسیح تون بھی رب تون اچھا لگدا
 بابجوں عشق الہی جو پرہیز گناہوں کردا
 پردہ رکھ کے چھپ چھپا کے کئی گناہ اوہ کردا
 ہن گل کرو عشق دے دعویٰ دارو کی کچھ کرتاں
 عشق حقیقی کرنا یا نفسانی وچہ ڈب مرناں

ہیرتے سوہنی تے ہی معرفت دے الزام لگا سو

یہن سدھی صاف حقیقی منزل دل فطر آسو!

پنڈ دے پیرا ہے بھی ہیر اندر قرآن بتاسن

یارب کوہوں ڈر کے پاک نبی دے حکم سناسن

کالج دامنڈا ہن گندیان غزلاں چائی پھری
یا ایہ ماڈرن پاک سٹوری سینے لائی پھری
پڑھو سے پڑھ پڑھ کے انگریزی راگ انگریزی گاسن
یا پھر پاک محمد سے اسلامی راہ دل آسن
بس جو کہ سکدے سی بالکل صاف اسماں کہ چھڈیا
خدمت تیری مقصد سی ایہ راز ہے تماں کہ چھڈیا!

د نیاز الدین

ب: یہ روحی اور اس کی سہیلیاں۔

۸۱

روحی کی پیدائش ایک آزاد و خیال گھرانے میں۔

۸۳

۱۲ ایک شیطان و تلال اپنے لڑکے نفاس خاں سمیت روحی کے

والد کے گھر ملازم ہو گیا اور اسے اغوا کرنے کی فکر میں لگ گیا

۸۷

۱۳ روحی جوان ہو گئی اور اس کے والدین اچانک فوت ہو

گئے اس طرح وہ اور آزاد ہو گئی۔

۸۹

۱۴ روحی کو پہلی دفعہ ایک عجیب و غریب پاکیزہ خواب نظر آیا

۱۰۱

۱۵ روحی کی تڑپ:

۱۰۳

۱۶ خواب والے محبوب سے خیالی باتیں۔

۱۰۴

۱۷ بے چینی۔

۱۰۴

۱۸ بے قراری۔

۱۰۴

۱۹ حالی زار

۱۰۸

۲۰ روحی کی دوستوں نے اس کے غم کی تحقیق کی کوشش کی

۱۰۹

۲۱ مکار خادم نے ایک مکارہ عورت کو حقیقت معلوم

کرنے پر مامور کیا۔

- ۱۱۳ 22 مکار دایہ نے روحی کو بھروسے میں لے لیا۔
- ۱۱۵ 23 دایہ کو جواب دیتے ہوئے روحی کا حقیقت افروز بیان۔
- ۱۱۷ 24 شیطان دایہ کا جواب۔
- ۱۱۸ 25 روحی کا جواب باصواب
- ۱۱۹ 26 دایہ ہجرت زدہ ہو کر رخصت ہوئی۔
- ۱۲۰ 27 اگلا سال غم و اندوہ کی نذر ہو گیا۔
- ۱۲۷ 28 ا: روحی نے اسی قسم کا دوسرا پاکیزہ خواب دیکھا۔
ب: روحی کی درونک فریاد۔
- ۱۳۲ 29 روحی کا پُر معنی سوال۔
- ۱۳۲ 30 سر اپانور کا جواب۔
- ۱۳۴ 31 پھر کیا ہوا۔
- ۱۳۸ 32 روحی کے شیطان خادم نے اب خود اس سے بات پھلاتی
اور سے بھلانے میں کامیاب ہو گیا۔
- ۱۴۱ 33 روحی نے مغالطے میں پڑ کر اس شیطان کے بیٹے نفاس
خان کی بیوی بننا منظور کر لیا۔ بعض خیر خواہوں کے سمجھانے
کا روحی پر کچھ اثر نہ ہوا

۱۴۲ ۳۴ مغالطے کا شکار روحی اپنے مکار خاوند کے ساتھ خوشی

خوشی اپنے گھر کو چھوڑ کر اس کے گھر کی طرف رخصت ہوتی ہے

۱۴۳ ۳۵ روحی کو پشاور پہنچ کر پتہ چلا کہ اسے دھوکہ دیا گیا تھا

اور وہ اپنے سابق خادم نفاس خاں ہی کی بیوی
بن چکی تھی۔

۳۶ روحی کے حسرت بھرے بین۔

۱۵۲ ۳۷ ا: روحی ایک دردناک فریاد کرتی ہوئی بے ہوش

ہو گئی اس عالم میں ایک غیبی آواز نے تسلی دلائی۔ اور

دین کی طرف متوجہ ہونے کے لئے فرمایا۔

۱۵۳ ب: غیبی آواز۔

۳۸ غیبی آواز نے مسلم بیٹیوں کی بے دینی کا گلہ ایسے موثر

الفاظ میں فرمایا کہ روحی نے یکسر اپنی زندگی بدل
لینے کا فیصلہ کر لیا۔

۱۴۰ ۳۹ روحی نے اگلی صبح بازار سے یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم

کے سوانح حیات کی کتاب منگائی اور اس میں حضور

علیہ السلام کے حالات پڑھ کر حیران رہ گئی۔

40 روحی اپنی غلطیوں اور آخر کار زبردست غلط فہمی کا شکار

ہونے پر غم و اندوہ کے دریا میں غرق ہو گئی۔

142 عیبی آواز کی رہنمائی سے جب وہ یوسف مدنی علیہ السلام

کے سوانح حیات اور مشن سے واقف ہوئی اور خوابوں

کا نقشہ اس کے دل و دماغ پر چھا گیا تو رو کر اس نے

حسرت و افسوس کے دریا بہا دیئے۔

143 میں چاہیے کہ تکرار والی دردناک غزل۔

145 اے دوپہ خوابوں آون والیا! رات براتیں آویں۔

خاص حصہ برائے تبلیغ شرع دین منین۔

144 ا: روحی نے یوسف مدنی کے ایک خادم کی لکھی ہوئی

دینی کتاب میں اسلامی اقرار کلمہ پر ایک عجیب مضمون

پڑھا اور اپنی لاعلمی پر بہت پشیمان ہوئی۔

148 ب:۔ اقرار نامہ کلمہ۔

145 روحی نے اسی رسالہ میں نئی روشنی کی شیدائی بیٹیوں کی

صدر اپوا کی ایک تقریر کے جواب میں یہ نظم پڑھی اور

اور بہت متاثر ہوئی۔

46 روحی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی مندرجہ ذیل
مجمل تعریف پڑھی تو اس کی تیرانی کی حد نہ رہی۔

47 روحی نے قرآن مجید کے بعض مقامات کے مندرجہ ذیل
ترجمے دیکھے تو اسکی پینچنیں تھل گئیں۔

48 عام قسم ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے بعد روحی کو حضور
یوسف مدنی صلعم کی یہ پیاری احادیث دیکھنے کا موقع
ملا جو خصوصاً انکے اسوۂ حسنہ کے بارہ میں ہیں۔

49 مندرجہ ذیل چالیس احادیث کا ترجمہ پڑھ کر روحی یوسف
مدنی کی تعلیم پر فریفتہ ہو گئی۔

50 روحی نے یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی مشکلات
پر یہ چھوٹا سا رسالہ پڑھا تو غم سے اس کا دل بیٹھ گیا اور
روتے روتے بے ہوش ہو گئی۔

51 روحی نے فقیر محمدی کی شان کا مطالعہ کیا تو اسے معلوم ہوا
کہ حضور عمر پھر کے لئے بمعہ اپنی آل کے فقیر بن گئے اور
بی بی فاطمہ کے مقابلہ میں آجکی مسلم بیٹی کس طرح

زیب و زینت و زیبائیت۔ آرائیت۔ لباس پر نچر محلات
کی حسرتوں میں اطمینان سے محروم ہو گئی اور رشوت بلیک
ملاوٹ جیسی لغتیں عام ہو گئیں۔

۲۲۵ 52 روحی نے ایک کتاب میں اللہ کے بندوں کی یہ صفات

پڑھیں جو قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں تو اسکی نئی
روشنی سے چندھیائی ہوئی آنکھوں میں بصارت آگئی۔

۲۲۹ 53 روحی نے با محاورہ نظم میں اذان اور نماز کا ترجمہ پڑھا
تو اسے دلی سرور حاصل ہوا۔

۲۳۵ 54 روحی کی قسمت اس مصیبت کدہ میں ہی جاگ اٹھی اور
اسکی پاک محبت آنکھوں کے دربار میں قبول ہو گئی۔

۲۳۷ 55 شاہ کونین کی توصیف حسن میں روحی کا سوال در سوال

۲۳۹ 56 ۱: شاہ کونین کا فرمان بلاغت نظام

۲۴۱ ۲: پچھ پچھ جس فریب حسن انسانی میں مبتلا ہے۔ اسکی
حقیقت محض آنکھوں کا دھوکہ ہے۔

۲۴۵ ۳: انسان محض ظاہری حسن کے مجال میں پھنس کر رہ
جاتا ہے اور صانع حقیقی سے بے خبر رہتا ہے۔

دھرتوں نظر غنی دے در دل پاویں لکھ خزانے انتہا

57 اتنی زبردست تقریر عشق الہی کے متعلق سن کر روحی کا

دل روشن ہو گیا اور اُس نے راز معرفت پالیا۔

58 خواب سے بیدار ہونے کے بعد۔

59 ۱۔ گناہِ خانیہ کا احوال

ب: روحی کی پاک محبت کا نقشہ اسکی اپنی زبان سے

60 غم و اندوہ اور گناہ کی دنیا سے گھرائی ہوتی روحی کو ایک

فرشتہ صورت بزرگ ہلنے آتے ان کے ساتھ اسکی عجیب

و غریب گفتگو ہوتی اور انکی نظر نفاس خاں کی شرارت

کی بڑھیں کھوکھلی ہو گئیں۔ روحی کی پر معنی گفتگو کا مفید

نتیجہ یعنی نفاس خاں کے پنجرے سے اسکی رہائی۔

61 نفاس خاں کے جنگل سے آزاد ہو کر روحی شاہ کو نین

کے انتظار میں انکے راہ پر سر اپا انتظار بن کر بیٹھ گئی

یہاں وہ بزرگ اسے پھر ملے جنہوں نے راہِ طریقت

تصور اسم اعظم۔ اور قرآن کا ایک خاص حکم اور دیگر

اعمال و اوراد مزید روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے

لئے اسے سمجھاتے

۲۷۴

دردِ فراق میں روحی کی شاہِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مزید انتظار اور گزارشات

۲۸۲

روحی دردِ عشقِ حقیقی کو تلے کی طرح دہکتی ہوئی اپنے سابق جھوٹے محبوب و نفاس خاں کے مقابلہ میں یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محبوب حقیقی کی تعریفوں کے راگ گاتی ہے:

۲۸۳

انشراحِ صدر کے بعد روحی کی اپنے سچے رب کی بارگاہ میں دعا۔

۲۸۴

روحی کی دعا قبول ہو گئی اور ایک دن شاہ کونین یوسف مدنی یعنی محمد عربی کی سواری آگئی۔

۲۸۹

روحی کی معرفت میں ڈوبی ہوئی فریاد اور عرضِ حال۔

آنحضرت کا جواب با صواب جس سے روحی کی درد
فریق کی مشکل کا مکمل حل ہو گیا اور وہ
ولی کاملہ اور سچی مبلغہ اسلام بن گئی:

فقط:-



حمد مجوب حقیقی رب العالمین وراز ہائے معرفت

از حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ

عشق بھنا اخلاص نہلایا رنگیا رنگ شہودی

صدق صفادی آپ ہوائیں پلایا وچہ تو شنودی

بُرگو برگ ارادت ازلی نور چایا ہویا

محویت دے خمر طہوروں نشہ چڑھایا ہویا

افضل اطہر اکمل انور جلیس چہ سب وڈیاں

عدم تکلف والیاں جس تھیں ندیاں وگدیاں آیاں

ازل ازالی ابد آبادی حمد دوام مدامی

وچہ دربار و جوب غنا سے ایہ سر سبز دوامی

کُل مراتب حقیقی خلقی تشریحی تشبیہی !

منظہر حمد تمید حقیقی ایہ مکشوف بدیہی

حمد چراغ دلاں تاریکاں مشعل شب، ہجوراں

ہر ہر ذرہ جس تھیں چمکیا وچہ اقرار قصوراں

پاک منترہ خالق عالم باہجہ مثال نظیروں

اسدا شکر نہ قدر بتدیدا عقلاندی تدبیروں

حادث کیا قدیموں جانے ہے لکھ اٹھے ہوائیں

وچے ڈب مریدیاں عقلاں حیرت دے دریائیں

کھول اکھیں تہہ حال کیا تھی دیکھ ذرا کتھ آیوں

کس گھٹیوں کت کارے چلیوں تے کی پاس بیابوں

ناسیں شے مذکور کدائیں اندر وقت وہاے

فیض و بود عدم تے چمکیا کھولے راز چھپاے

چاٹے بھار برہوندے بھارے تے توں عہد پکاے

بول بلی اقراری ہو یوں آن غضب سر چاٹے

بار امانت چا نہ سکے زمیاں فلک بچارے

انس ظلوم جہول اٹھایا ہن کیوں عہدوں ہارے

چھٹے بحر کرم دے قطر یوں دونوں عالم تارے

انس حقیقت جامع کر کے وچہ اس دار اُتارے

تے ایہ نسخہ چند اجزاؤں وچہ عناصر چارے

ناطقہ نفس قلب روح ہر سوں تخی جلی ایہ چارے

خلق امر دیاں شانناں دے وچہ تینوں ملی امیری

جان نہ جان آفاق تے النفس تیں وچہ پئے تقدیری

پاتے نوں اپنایا جا تو مڑ مڑ پویں کوراہیں
 ہر پایا ان پایا تیرا جے اک پایو تاہیں
 اے غدار نہ ہار اقراروں انت پھول ہتھ ملنا
 کتول چلیوں کتول چلنا کس سنگت وچہ رلتا
 سن کس چھوڑ کدھے غم رتھوں واٹ لمی نوں راہی
 میٹ اکھیں کتھ ہتھ وگا یو چا منہ ملی سیاہی!
 نوں پریشان دلاور صنیم ہو یوں آپ نتاتا
 خود نوں جان شتعال کمینہ بیٹھوں چھوڑ ٹھکانہ
 ظالم جاہل جے نہ ہوندوں نہ پوندوں وچہ کارے
 ایہ پئے مدح مذمت نایتیں اس وچہ تارا اشارے
 ظلم کما سر نفس امارے نوم نہ رہی موئے
 بعد وصول الہام اچانک اطمینان فتوئے
 سیر الی اللہ لا الہ الا اللہ تک سارا
 اوہو معنے جلوہ کردے جسیں دل ہرورتانا
 تحت نفی دھر غیر اڈایاں ملی نجات جدایوں
 تال اثبات ثبوتی پھردیاں ملی برات صقیوں

اِکا نور زین آسمانے جس دے کارے سارے
جس دے فیض احدیت کو لوں نور کھلے چمکارے

ایہ مصباح صفات رجاہوں لاط بلی بن ناری
وچہ مشکوٰۃ قلوب عشاقاں جگ جگ تور کھلارے

توں تینتے وچہ دریا و گین ہو سپر پس اوہ کاری
جیس وچہ کل مطلوب جگتدیاں نوری لہراں جاری
توں قائم ہیں بندوں غافل صورت قس نہ کاتی
اس تے وچہ جاری ہر شے توں اپنے وچہ پاتی
حکے با سچ نہ انگل پلے راز زبان نہ کھولے
ہر ہر وال اندر پڑ معنے دیکھ گنتاں دل ڈولے

جتول پھر دہریں رُخ اسدا اپنی صفت بوکھاوے
جاں توں خام جمال فروداں تینوں نظر نہ آوے
جیناں مذاق سلیم پہچانن نو د شیرینی قندوں
صقرا یاں ہر تلخی جا پے ہون خلاص نہ بندوں
واحدانیت حق بدیہی ملے مستنود کما لوں
نوڑ صُور دے بند کہ نائیں حاجت اسد لالوں

سہ خوبی دا صاحب اوہا جس دا عالم سارا

غیر کیا تہہ خوبی ڈٹھی قصد جدھے دل یھارا

شیشہ صاف سیاہی بیوراز نہ چمکے کاتی

چھوڑ تقاش ہزاروں نقشوں اک صورت گل لائی

ڈھونڈ سیاں تھیں اکا صورت یا بھیس دو چاروں

آخر چھوڑ چلیں ستمہ ملدا نقش لکھے دیواروں

بھ اوہا جس کچھ نہ صورت نقصوں نام نہ عیبوں

میٹ اکھیں دل کھول دو ساعت رات کھلے کچھ غیبوں

سہ محسوس ترا تک دیکھیں سب معکوس افعالوں

تے افعال تلال صفاتوں صفتاں ذات کمالوں

اثر حلول اتحاد نہ سمجھیں تے نہ کیف بیانون

جے پاویں حق پاویں آخر جیوں منصوص قرأتوں

تیں وجہ نوری گوہر عالی نہ کر گرد آلودہ !

چاہ ترقی چھوڑ رذالت میں نہیں بے ہودہ

داغ نہ گھت سفیدی اندر رنگ پڑھا کا نوری

رنگ پذیر ایہی دل تیرا اصل جہیدا گل نوری

ہر دم وقت وہاںدا جاندا ایہ مڑ سٹھ نہ اوسے
قول پکا کچھ کرے عشقوں ہوتیں نال سدھاوسے

بابجوں حال نہ قال منافع قالی دائرہ خالی

ہو خالی سدھاوسے عالی ایہ ہے طبع رذالی

فرج شکم دابندہ ہو کے لافاں مار نہ موئے

نام دھریں کافور زنگی دا پرکھوں کون قبوئے

تدہ احسان کرے کوئی ذرہ دلوں جھکیں سوواری

کل احسان ترے سر جس دا چھوڑ نہیں تس یاری

لایاری پر پوری ساری جیوں ہو یوں اقراری

جے اقراروں ہیں انکاری ایہ ہے انت خواری

یار جدا کہ تیں بھیں غافل بھ دور ڈا تاہیں

دعویٰ چھوٹھ قسم کر چھڈیں جھور میں مت آپیں

اول آخردیکھ سیانے نال کدھے ورتارا

چھوڑ عزیز ذلیلاں تائیں نہ گل لاویں یارا

پوسے قدم ہو طلبوں تھاریں گلزاراں دچہ جا پے

خار ختن گلزاروں دسن شوق کھڑے دل آپے

داع لکامت جائیں ایٹھوں مرد امر دسدائیں

عشرت دیدرے پھتا وامت حسرت لے جائیں

کریں مدد اے والی میرے دخل بے دربارے

بخشیں تھان نتھاویاں تائیں فضل ترے نے بھارے

دعویٰ حق ایمانوں پکا سچا بخش خدایا

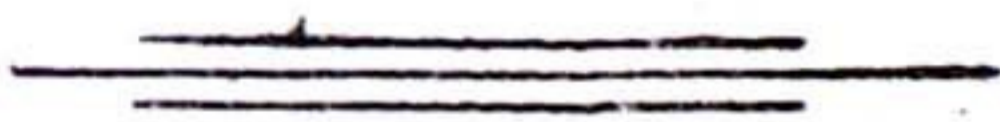
حکم اشد حبیاً للہ شان جدھے وچہ آیا

توبہ دی توفیق اساتوں دیویں پاک الایا

در اپنے دارکھ سوالی ہر دم شاہنشاہ

قدم نبی دے تچھے ساتوں یارب راہ چلاویں

اندر قوم نبیاں کیتا توں سرور جس تائیں



نعت سید المرسلین

محمد عربی بوسف بدنی صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

جو ہر عرض و بود خلاق اصل اصول کمالی
اُمت خیر اُمم داوالی تام محسبہ عالی
نبی صفی داسید سرور تے کوثر داساتی
جیس جتی خاص شفاعت کبریٰ ختم رسل اتفاقی
تا سے اشارے اُنکل جبدے شق قمر افلاکی
خیر الناس عرب دا افصح خواص بے تریاتی
مہر نبوت تال منقش عظمت صفت اخلاکی
جمع کلم و چہ حرف زبانی شاہ سوار براتی
ثابت نجم قمر تے شمسوں الورد گوہر خاسکی
جیس تے پاک قدم دی برکت فخر کرے و چہ تاسکی
رحمت عالم سایہ عالی قامت سایوں خالی
خوشبو عرق بدل سر سایہ پاک لعاب زلالی

فتح بین کمال فترضی شان نبی دی عالی
تے محمود مقام معلیٰ خاص عطا نرالی

سینہ پاک منور نشرح نور اکھیں مازا غوں

انور اکھیں مہر نبوت روشن نور چرا غوں

لے جبریل ملا تک نوری دروازے پر آیا

چاہے براق رکایے چلیا اقصیٰ وچہ پوچا یا

ایہ امامت بعد نبیاں گزر گئے افلاکوں

زمیوں سنب فلک تے وجاہ براقوں چالاکوں

فوج فرشتیاں نال سدھائی شوقاں واگ چلاتی

جبرائیل نقیب پکارے پاک سواری آتی

کھدے گئے درے افلاکوں ملک مقرب دہاتے

سن سن کے خبراں پیغمبر تعظیماں نوں آئے

لشکریاں وچہ موسیٰ علیسی کر کر فخر سدھاتے

کھوے دروچہ جنت توراں شوق زیارت پاتے

جبرائیل رہیا وچہ سدہ قوت پیروں سدھاتی

تن تنہا چلن دی داری تہ سرور دی آتی

بے بالائیوں زیروں
 یوں ندائیں ددھ محبوبا بے طرفوں پو فیروں
 صورت آفوں پاک ندائیں کلمیوں پاک زیانوں
 لکھ کر وڑاں کوہاں دوراڈے پستے و ہم گمانوں
 جو ڈٹھا سو ڈٹھا آخر جو پایا سو پایا !!!
 ہوراں نوں اٹھ دخل نہ موے مر پیغمبر آیا
 رحمت نور جہاں کھلا رے مر صتاں دلاں گویاں
 ڈبڈبیاں جانڈیاں کڈھ کرم تھیں پیریاں بنے لایاں
 اچا چیت طیب حقانی کھوے راز نہانی
 ول ول موڑ ولوں گمراہی نور دتے عرفانی
 واکاں ول مقصود چلایاں موڑ کوراہوں اونویں
 واہ سید الثقلین محمد تر گئے عالم دونویں
 سب جہان اکو دی برکت نور و نور د مکیا
 فیض منداں دل آئینہ فرشوں عرش چمکیا
 پیش قدم و چہ عالم ہو یا جس تے اوہ روح تکیا
 سینے بیکھ دھروں جس آسے اوہ شود دیکھ نہ سکیا

بہت صلوات سلام نبی تے آل سنے اصحاباں
 خاص خواص عزیزاں یاراں یار کبار احباباں
 حُب نبی دی آل اصحاباں پئے تاثیر ایمانوں
 منکر نل گیا لے دوزخ جانندی وار تہہ نوں
 جنہاں دلاں وچہ غیظ صحابہ حیف تنہاں ایمانے
 اوہ صدق لغیظ مہمردے بھاویں کسے زمانے
 یارب تال طفیل ہدایت بخش اساں بریا یاں
 عفو کرم دیاں وچہ دریاواں ساڈیاں روپڑ کما یاں
 نور ہدایت کریں عنایت خوف رجا وچہ رکھیں
 عشقوں کریں منور سینہ روشن دل دیاں اکھیں

گر غیب بہ ریشہ حقیقی و پر واز بہ عالم ارضا

(از حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ)

ساقی آب طہور طلبہ و اجام مرے بھر پائیں

دریاد ذوق محبت والا گھٹ دلاں وچہ جاتیں

مستی چشم پیارے والی جان جگر کھا جائے

درد منداندے سن سن حالے ہوں درد سوائے

غم پر ہوندے نونی اشکوں نین رہن گلناری

جان کباب نمک پر شوقوں دلوں رہے خماری

دل بے عشق نہیں دل موئے بیکری وچہ تو ابے

تن بے درد دلاں مٹی گھن رلائی آپے

عشق بنیاں تن دشمن دلائے دل دشمن تن دا

ویری تال پیادوس ویری واسا خار چمن دل

عشق بنیاں دل مردہ غافل کس گنتی وچہ آتے

عشق دلاں نون صقل غماں بھٹیں کر شمشیر دکھاتے

مُزہ نہیں بن عشقوں دل نوں نور نہیں رُشنائی

غم برہوں دی لذت باہجوں دل نوں ذوق نہ کائی

ذوق دے نوں عشق وراؤں ثابت کرے جے کوئی

اس بغافل نوں اُس درگاہے ہرگز ملے نہ ڈھوئی

وچہ حضور دوام نہ وسیانہ اُس خبراں پایاں

تاہنگاں ہور ورائے وراؤں اُس دے سہتہ نہ آیاں

دیدہ ہور شنیدہ اندر جیڈک فرق جدایاں

قالیاں حالیاں دے وچہ ایویں جداں فرق لگایاں

بے درداں تے درد مصائب درداں ہور ودھایاں

اوپا درداں درد منداں دے پھرن دیں صفایاں

عشق مقام جمع دے سٹیاں تلونیاں تمیزاں

غم خوشیاں اس دنیا والے بنے غلام کنیزاں

جھل اوسے راہ چلبندیا عشقوں ضرباں کاری

ہو طالب لاہ ویکھو نقاباں اس دی رمنز تباری

ناز نیاز و کن عمل پرٹھکے برہوندے بازارے

ایہ مڑجات بضاغت جاتاں رہن پیاں وچکارے

عشق اندھیری جاں سر تھلے کھاؤں جگر ہولارے
خودی تکبریاں غرورت جاں پلک وچہ مارے

عشق کرم دا قطرہ ازلی تیں میں دسے وس تائیں
اکناں بھدیاں عمر گوانی اکناں دسے وچہ راہیں
کریں طلب ہے صادق صدقوں تاں بھی ہے تہاوا
یاریاں وچہ دشواریاں تھدیاں رہے نہ دل پھنداوا

مشکل ایہ دکھاندی کھاٹی اوکھیاں اس دیاں اٹاں

بحر عشق ایہی بے پایاں ٹھاٹھ پر ٹھیندیاں لاٹاں

اکناں کھدیاں عمر گوانی پلے پیانہ کانی
اکناں ہوش جدو کی آئی ایہ نعمت گھر آئی

آتش عشق دکھاتا دوزخ جل بل ہوا نگیارا

ہو کے اگ سما وچہ آتش تاں پاویں چھٹکارا

یلدیاں رسن جگر وچہ لاٹاں بھکھ بھکھ شوق وصالوں

سیر رہے اک سب کچھ جاوے ٹٹ تعلق حالوں

اس دنیا دی گردن اُتے قدم دھرے لنگھ جاوے

بحر طلب دے رُپڑیا جانتا لوکاں نظر نہ آوے

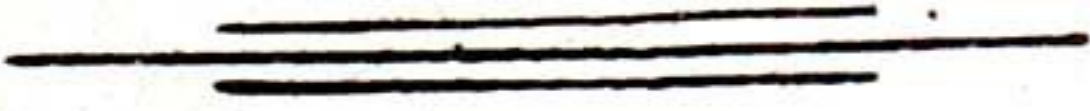
جہاں جھلے تلوار برہوندی قدم نہ موڑ ہٹا دے
 تیغ و گے پر پیر اکاہیں زخموں خبر نہ پا دے
 گنجی رمزد گے از غیبوں لٹ جگرے جائے
 کھبائیں تریکھے رٹ کے خون و گے دریائے
 چشم الارے کرے نظارے شوق رہے تن مارے
 بیہوندیاں جے زندہ ہووے جھلے برہوندی نارے
 اگ ورے سر نظر نہ پاوے بیٹھ اکلا رووے
 نین و گن دو نہراں دانگوں خون جگر ٹھنیں دھووے
 وچہ اڈیکال وقت وہاوے وصل ملن دی تانگے
 گرد غبار امکاتے سارا گزرے اکت الا پنگے
 جسٹوں عشرت کیے لوکائی ابہ اس تھیں متہ موڑے
 اس دنیا دیاں عیش بہاراں نکر صبر وچہ رو پڑے
 قلب نہ چھوڑے قالب توڑے دو دم وچہ وچھوڑے
 داکم انت ملن سکھ سارے درد جھلے دن کھوڑے
 پیوے گھول پیالے زہروں مستی پٹھے سوائی
 دُجھے تیغ کیے بسم اللہ ابہ محبوب لگائی

مرہم زخم دے دی لہے وصلوں با، بچھ نہ کائی
 کالیاں راتناں بہ بہ کٹے اندر سوزِ جدائی
 بھر بھر ویسے ذوقِ پیالے ساتی نورِ قدمِ دا
 ہر دم ذوقِ مشہودِ سخنِ دا توڑے نقصِ عدمِ دا
 بھریا نورِ منگے گھرِ خالی رہیں کٹے بہ کالی
 دامن گلے گھت شوقوں ہستہیں کالیاں زلفاں والی
 رہے اوداسی وچہ جدائی وصلِ ملن دی تاہنگے
 گردِ غبارِ امکانی سارا گزرے اکت الاہنگے
 وچہ تمارِ شرابِ وصل دے دو تین ملن پیالے
 سردی چھڈ ہوش سمجھالے پاوے ذوقِ محالے
 عالمِ عشقِ عجب من بھانڈیاں صقل کرے تلواراں
 بن عشقوں میں سنیاں کتنے گال گھتے زنگاراں
 عشق چنگا پر اوکھے پلینڈے مرد ہووے دکھ جھلے
 واٹ چلے دکھ پاؤن ویلے چپ رہے دم ٹھلے
 عشق بہارِ قدیم اجھی گلوں نہ رنگت ڈولے
 بے عشقاندیاں وچہ گلزاراں وگن نہراں دے جھولے

باہجوں عشق حیاتی تائیں دردِ غماں دی کاتی
 ایدوں بھلا یہی لکھ داری تیغِ وجے وچہ چھاتی
 واہ واہ عشق کیا تی چنگا جس وچہ کل آزادی
 اس دنیا دے دردِ غماں وچہ تھل متاں بربادی
 مردا ڈردانس نہ جاویں ویکھ چمکیاں تیغیاں
 گسے جان دے نوڈ پچھتا دے مردے نال دریغیاں
 مشہد عشق شہادت اکبر قتل ہو ویں اکوادی
 قسم دلا دھر پیر نہ تیچھے زخم اکا تھل کاری
 واہ عشقا وچہ تیریاں رمزاں جوش کھلن من بھانے
 غم خوشیاں پروارے جاو نجاں گھرین ٹھکانے
 اوچہ قرب نوڈوں چھٹ جاوے غیروں سے کنائے
 وچہ حضورِ غیور پیارے پیرت غیراں مارے
 دل وچہ غیر نہ گزے ہر گزجے لکھ سال گزارے
 غیراں وانگ وگے چھڈ ایچھے حسناٹ الابرارے
 اکھیں گوش جوارح و لوں لہر و گے اک سارے
 گوشوں دھر آغوش امیدیاں سارے بھارا تارے

آنخانت نہیں پھر اسدا دل سے رسین ہولارے
تے اس حال زبان نہ محرم دل سے راز تیارے

دبچ چمکاں میں دیریاں تائیں چھوڑ تیرے دل آواں
جے نہ نظر کرم دی بدلی تاں کیوں اوگت جاواں



اصل کہانی
پس منتظر

پس منظر

از مصنف

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى. قرآن مجید سے

رب قدیم نے مالک قادر اول آخر دائم
کل جہان نے مخلوقات اُس دی قدرت تھیں قائم

رب اگلاسی مخلوقوں تام نشان نہیں سی

پہلے بنے فرشتے۔ جن حضرت انسان نہیں سی

پیدا کیتے رب ارواح تمام افلاک بہشتاں

اسویں ارواح داسی مقام افلاک بہشتاں

رب ارواح توں پچھیا کیا میں نہیں ہاں رب تساڈا

کیا ایہ جگہ پسند نہیں میں پچھاں رب تساڈا

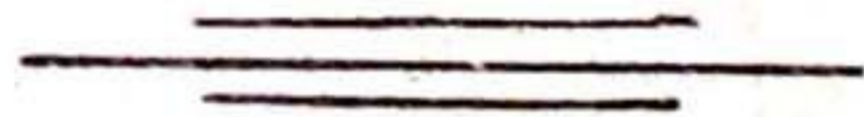
اَن دُٹھا جگہ دیکھن داسی شوق بڑا روحاں نوں

رب ایہ حالت معلوم کر کے سی پچھیا روحاں نوں

عرض کیتا تسی رب اساڈے سچے شک نہ کوئی

جا کے دوراں میں جے پھلے سمجھو پک نہ کوئی

رَبِّ الْعَالَمِينَ نُوں مَعْلَمِ بَيْسِن شَوْقِ اِنْبَانْدے
خَطْرے نُل لیکے بھی سیر کرن دے شَوْقِ اِنْبَانْدے
آدم پیلے وچہ بہشتاں بےسن لُفٹ اٹھاندے
قُرْبِ رَبِّ دِی جنت وچہ سن سوہنا وقت لنگھاندے
رَبِّ قَرَابِیَا جنت اندر عیشِش کرو من بھانا
ایسراک شجر ممنوعہ دے پاسے نہ جانا
شیطان دشمن سخت تباہا اوہ پکھے پے جاسی
ایس بہشت بریں دے وچوں دور کتے لے جاسی



فرشتوں کو سجدہ کا حکم اور ابلیس کے

انکار کا قصہ

قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدْ لِآدَمَ سُبْحَانَ

سب سجدے چہ پے گئے اک ابلیس اس گلوں تسبیح
آدم پیدا کینا سی رب خاص خلافت خاطر

شیطان دشمن بنیاسی تب خاص خلافت خاطر

حسد انا نیت نے اس نوں تا فرمان بتسا یا

آدم نوں تسلیم کرن سے راہ تے اوہ نہ آیا

رب سجد حکم دتا تعظیموں جھکے فرشتے سارے

اک ابلیس انکاری رہ گیا باقی جھکے بچارے

ایہ جین سی بد فطرت کرے عبادت ہو گیاں وانگوں

لیکن فطرت نیک نہیں بن سکی فرشتیاں وانگوں

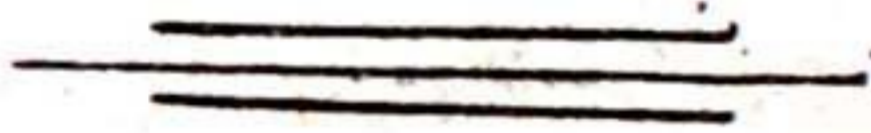
اس دیتا تے اس تے اکھیا حق خلافت میرا

میں جس لائق تے حقدار ایہ نہیں خلیفہ تیرا

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَجْهٌ لِعَيْنِ سَنَاءِ
خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينِ سَنَاءِ

میں آدم تھیں بہتر شیطاں نے اوتھے بکیا سی
بینوں اگ تھیں اس لوں خاکوں یہ خود تم دتا سی

وَكَمْ فَاحْرَجَ أَنكَ مِنَ الصَّفْرَيْنِ سَيِّئِ
نَظْرٍ أَيَّتُوهَا نَافِرْنَا نَوَارِ لِعَيْنِ سَيِّئِ



ابلیس کا مردود ہو کر غم و غصہ میں غیرت الہی
سے فائدہ اٹھانا اور مہلت اور آزمائش آدم کا

بروائے لینا

قُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

فرمایا اسی اس جنت و چہ رہن ہوا تے آدم

کھاؤں جو کچھ بی چاہے ہوا تے حضرت آدم

اودھر پڑھ شیطان دا قصہ کیونکر دشمن بنیا
نا فرمان خدا دا اودھر ایدھر دشمن بنیا

پڑھ سورت اعراب رکوع دو جا سپیاریہ اٹھواں

کہندا قال اظہر لی الی یوم یبعثون

رَبِّ فَرَايَا قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ

تینوں مہلت دتی کر ہو کرتاں بگھ کریں نہ

قال فیما اغوا بی عریض ہے رب کریم

لَا أَقْدُنْ لِحُمْرِ طَرَفِكَ الْمُسْتَقِيمَا

مینوں جیسے گمراہ کیتا میں گمراہ کراں گا
 بندے بہکاؤن لئی تیرے راہ تے میں بیٹھاں گا
 اگے ذکر ہے پھلا حملہ سی آدم ہوا تے
 بہکایا پھیلایا جاووسی پایا ہوا تے



ارواح کو امتحان کے لئے دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ

ہو گیا

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا
يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ
خَلَقْنَاكُمْ

شوقِ ارواحِ داپورا کیتا دنیا وچہ تاں گھلیاں
خدمت تے آزمائش لئی نفسانی قوجاں گھلیاں

ہر روح نوں اک خادمِ دانا نفسِ اولادِ شیطانی
ایں طرح لب نے ہر روح اس دنیا وچہ آزمائی

زہی شرافت بے حسیِ نخصلت زہی روتی دی

زہی شرافت حوصل ہوس بڑھ مخلوقِ نفسی دی

کشمکش دے تال ایہ دونوں پڑے تے پتے تُلدے

رہتا امتحان لینا کپڑے متنن کپڑے بھلدے

ہنکی یدی ظلمِ انصاف ہے دو چیزاں نہ ہوں

اک دو ہے دیاں آزمائشیاں پھر کسے طراں نہ ہوں

رنگِ خدادے عجب جدوں اُوہ فضلِ کرن تے آوے
ذَیْلِ فَضْلِ اللّٰهِ یُوْتِیْهِ صَیِّقَ یَشْتَارُ فرماوے

فوجاں روحاں والیاں وچہ لباسِ انسانی آیاں

نال سواریاں خدمتگاریاں لتی نفساں تی آیاں

ہر اک رُوح نال آزمائشِ لتی رب تے نفس نیجھے

رب ارواح بچھوئے نال ابلیسے نفس نیجھے

امتحانِ رب اوس بلی قوی دا عملوں لینا

روحِ رب نوں نہ جھلے بیج کے ہے اس گلوں رہنا

بلب روحانی ہون نورانی پیغمبر مدنی توں

تے نفسانی دیوے بلدے نال ابلیسے توں

فِصَّةٌ کَوْتَاهُ شَیْطَانٌ مَّعَهُ فُوجاں آیا دنیا تے

مَالِکٌ لِّمَمَالِکِ تُوں مہلت لیا یا دنیا تے



وہ روتی

روح اک پاک لطیف پراں شے بھس گئی نال نفس دے
 قابو پئی داد عوی کر کے وڑ گئی وچہ نفس دے
 روح خدا امر خدا دی چیر نفخت روتی
 یاد خدا ہے اس دی روزی نیکی فطرت روتی
 بند ہوئی ایہ نفس ازرا اُتے جسارانی
 امتحان دیوں لئی آئی وچہ اس دنیا فانی
 ایہ لطیف لطافت اپنی قائم تداں رکھاوے
 ذکروں غافل نہ ہووے نہ نفس دے قابو آوے
 تے ایہ ذکر خدا دی روزی چھٹ کے گند نہ کھاوے
 نفس توں بھی روزی پاکیزہ کوشش نال کھلاوے
 روح نفس توں کھل کھین دا ہے موقعہ نہ دیندا
 غفلت ایسی غلطی ایسی ہے کر نہ کرنیسا
 تے جے نفس آوارہ ہو کے گند کھا کے نہ پلدا
 زور جبر اس دا پھر روح دے اتے کدے نہ چلدا

پھر اس توں ایہ یے بس کہ کے دوزخ نہ لے جاندا
 بلکہ اس دا خادم بن کے اس دے پیچھے آندا
 وعدہ بلی کیتا سی اس کہ اپنی اصل نہ ٹھل ساں
 دنیا دے نقلی چمکارے دیکھ نہ ایویں ڈھلساں
 اوہ اصلی جگ ٹھل کے نقلی دا دھوکہ نہ کھاساں
 نفس شیطانی دے پھندے وچہ ہرگز نہ آساں
 نفس انہاں نھاریاں دے ول بھاویں کیتا کھپے
 میں اسدا دھوکہ نہ کھاساں پواں نہ وچہ بھلیکھے
 یاد تری دی رستی یارب میں مضبوط پکڑ ساں
 میٹ اکھیں ایہ بھول بھلیاں تھپتی تال گزرساں
 یاد کرے ایہ وعدہ تے پھر گل نہ کوئی وڈی
 خواہ ایہ منزل وڈی پھر بھی رحمت ربی وڈی
 دنیا دے نظامے سارے پن فریب نظر دے
 ایہ شبنم دے قطرے محض تے او دھردیا وگدے
 توں دنیا دیاں قافی پیراں خاطر رب بھلاویں
 اس وچہ شک نہیں ایہ پیراں او تھے نہ لے جاویں

جے ایتھے دل دتا غیر مجبنتاں دے وچہ پھسیا
اپنی اصل بگاڑی اتے روح غیراں دے وچہ پھسیا

نشے ایفم چرس دے باہجوں جے توں تائیں پچدا
گنڈا چوہا بن اُس پاکیزہ چشمے تھیں پچدا
جے توں ایسا ہی چاہیں کہ پاک جگہ نہ جاویں
سوچیں اے روح وقت ہے دردہ روویں تے پھنچاویں

—————

نفسِ امارہ

نفس سواری والا گھوڑا شتوخی اُس درخامہ
فطرت اس دی جنتاں والی شیطانی خلائعہ
کھانا مڑے اڑاتا سوتا شہوت رانی کرنا
ایہ مرغوب غذا تیں کھانا تے پھر شتوخی کرتا!
خواہش دے اسباب بناون خاطر کوشش کرنی
مایوسی دا نام لینا پھر پھر کوشش کرنی

اس دی اس فطرت نے اس دنیا دا باغ سجایا
 پٹ پہاڑ کڈھے زرخروں موتی رول لیا یا
 خرچ شکم دے چسکیاں خاطر کیا کیا کار بناتے
 سامان زینت بھین دیکھو کویں بازار سجائے
 عیش اڈا دن خاطر کی کچھ کردتیاں ایجا داں
 نائے سخن سجاون والیاں کی پٹیاں بنیا داں
 بڑا بے سادہ بڑا مخنتی تائے سخت کینہ
 شیطاں اس دا وڈا سہسی تے وڈا پر کینہ
 موقع ملے تے نال آزادی بڑیاں سوچاں سوچے
 نوں سو داں خاطر نویاں نویاں سوچاں سوچے
 راہ چھڈ کے اسوار اپناں لے جاتے پٹھے پاسے
 خطرے دی پرواہ نہ کرے تے جاتے پٹھے پاسے
 ہوبے قابو سر پٹ دوڑے پھر قابو نہ آوے
 تے اسوار سہم داتے اس نوں تھر دا جاوے
 اوہ ڈر ڈرا میں ڈگ مرساں اس باہجوں میں کیا کرساں
 ایس سواہی دی زن بن کے چلو گزارہ کرساں !

شیطان دھوکہ دیسی بہکاسی عقلمت وچہ پاسی
پیغمبر جتلاسی وعدہ سدھاراہ دکھاسی

سانوں بڑا خیال نساں دا مدد تے اسی کرساں

باقی خود مختار تسی اسیں ازما تیش بھی کرساں

جے او تھے دل دے کے نال نفس دے بالکل بھس گئے

جھل اپنا محبوب کسے مکار کتھر سنگ نش گئے

پھر خصمت تے خون جاسی سب نفاتی تیری

پھر عادت اے روح ہو جاسی سب شیطانی تیری

جد پھر اس دنیا بھتیں کڈھن آکے پاک فرشتے

جد واپس لیا دن گے تیلنوں ساڈے پاک فرشتے

اس نورانی حلقے وچہ پھر گندے نہیں آسکناں

غیر مجتہاں دے گندے ایتھے دخل نہیں پاسکناں

نال غلاظت گندے چوہے وانگ ہو بھریا آسی

پاک لطیف جنت وچہ اوہ پھر سرگز دخل نہ پاسی

نیاز حضور ی نوری دریا دوری کھڈ جہنم

پاک مجھی دریا وچہ تے چوہے دی کھڈ جہنم

اصل کہانی

یہ روحی اور اسکی سہیلیاں !!

آدم زادیاں بن کے روحاں پھر دیتیا تے آیاں
کئی گروہ تے لٹے فوجاں تے امتاں کہلیاں

نفسانی تو کر شیطانی سہراک نوں ملیا !!!

اس لشکر نوں حکم علیحدہ شیطاں و لوں ملیا

اک اک امت گمراہ کر اس راہ بھیس دور پٹائی

ہر امت مشرک کر چھڈی اتے کفور بنائی

پیغمبر توحید لیا دن رب دے راہ تے لادن

شیطان لشکر روحاں نوں پٹھے راہے پا دن

صدیاں گزریاں کشمکش اس دیتیا تے رہی بجاری

اکثر کھاندی رہی شکست روحاندی فوج بجاری

آخر شاہ کونین محمد یوسف مدنی آتے !

نبیاں دے سردار خدا نے آخر سی بھجواتے

روحی بڑی نیاک روح اچھی فطرت دی تھلت دی
 خواب ڈٹھے کچھ اس تے تھلک نظر آئی قدرت دی
 خواباں وچہ اس وانگ زینجا دلبر مکی ڈٹھے
 شاہ کونین محمد عربی سرور مدنی ڈٹھے

روحی کی پیدائش

و پورش بلیویں صدی کے آپ ٹوڈیٹ آزاد خیال
 گھرانے میں
 ایس زمانے اک گھرانے دے وچہ روحی آئی
 حوراں اسدیاں خدمتگاراں پریاں چیز نہ کاتی
 وچہ ماحول امیرانہ ایہ روحی رہ گئی پلیدی
 بے فکری وچہ وقت و ہا دے پرواہ نہ کدی
 وڈی ہو کے اگریزی مدر سے داخل ہوئی
 نویں روشنی دی پوری تربیت حاصل ہوئی

مُنڈیاں کُڑیاں داسا نچا مدرسہ جتھے پڑھدی
 آزادی اب ہوا وچہ ویل طرح رہی پڑھدی
 جو چاہے کھاوے تے پیوے تے جو چاہے پیتے
 زینت زیبائش آرائش خاطر پاوے گھنے
 جتھے چاہے جاوے آوے کھیدے دل بہلاوے
 اُوچی دتیا وچہ پتی وچہ دلاں مقام بناوے
 گزرے سال تے پچپن گیا جوانی پھرا پایا
 رنگ روپ اس روحی دا پھر ہو یادون سوایا
 نازیں پالی خوشیاں والی غموں نہ پایاں ساراں
 تے وچہ عشرت عیش بیماراں کردی تازہ تراراں
 ماں پیو پڑے آزاد خیال آزاد چلن مستانے
 نویں روشنی تے آزادی دے بالکل دیوانے
 دین اسلاموں بالکل کجھ نہ جان سکی بے چاری
 بھری جوانی نویں روشنی دی بھی پڑھی شماری

ایک شیطان دلال جو اپنے بیٹے نفاس خاں
سمیت روحی کے والد کے گھر میں ملا تھا اور روحی

کو اغوا کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا۔

روحی چھوٹی سی بچہ ایک نوکر سی گھر و چہ آیا

ایہ سی چکلے دا اغوائی اس نے بھیس وٹایا

اس بیٹی نوں اغوا کرنے دی نیت اس رکھی

بہکانے پھسلانے دی ہر ویلے کوشش رکھی

اس اغوائی نے نوکر دا بیسی بھیس وٹایا

روحی نوں بھدری جتلا کے اس نے پھسلا یا

اس دا بیٹا نام نفاس خاں روحی سنگ پڑھدا سی

رنگ جوانی دیوانی دا اس تے بھی پڑھدا سی

د نخل طبیعت روحی دی وچہ اس بھی کافی پایا

تے اس دے شیطان باپ بھی روحی نوں بیکایا

منڈا سی ایہ بڑا متزیر تے شوخ مکار حرامی

خدا متکاری کردیاں یاری لانے دی اس ٹھانی

سو چیا رزل کے پیو دے نال کہ دل اسدا بھرا پیتے
 جس کس طرح بھی ہووے اسنوں اپنی طرح سکھایتے
 ہولی ہولی کٹھے رہندیاں بہت تعلق ہو یا
 روحی دار روح اس منڈے دیو چہ معلق ہو یا
 سہی تے خادم زادہ دوست بنیا ایس بنایا
 روحی دے دوست دا اس نو کرنے بھیس وٹایا
 عورت دی مت گت پیچھے سو اسدی قاتل ہو گئی
 اس دے پیو دی کوشش تھیں پھر کافی مائل ہو گئی
 نوکرا یہ شیطان سی وڈا ایس یقین دلایا
 منڈے نوں اس دا شیدا تے بڑا معین بنایا
 خدمت کرسی عیش کرسی سیکھ ڈا پڑا پہنچا سی
 خادم بھی جے بن جاوے تے خادم وانگ تھما سی
 اثر صحبت کون نہ جانے ایہ متاثر ہو گئی
 کافی جھک گئی ایہ ہر اسدی بات کارگر ہو گئی
 رس مس گتے نشے غفلت دے پڑھے نہ رہے ادھو
 ایہ جوانی دیوانی دے بنے تمونے پورے

روحی نون آزادی پوری کرے جو دل و چہ آتے
 نوں روشنی دے ماتولوں فائدے پتی اٹھاوے
 ماں پیونوں نہ کوئی تعلق ایہ نجی کم اس دے
 جبر نہ کوئی من مرضی دے سارے سی کم اسدے
 ورغلا پھسلا اندر ہی اندر پکئی کر لئی !
 روحی ایس نفاس خاں نے بالکل اپنی کر لئی
 لوکی سمجھن ایہ پئے خادم اتے محافظ اس دا
 کھلے صاحب لوکاں دا کھلا کم سب نوں دسدا
 خادم دوست اتے محافظ دے کم منڈے ذمے
 لوکی اس ماتول اندر کج شک نہ کر دے لے
 شیطان نوکرنے اکدوجی گل تے اس نوں لایا
 دسیا کہ میں اک وجہ توں گھر بھین نکل آیا !
 بیٹا تال لیایا ایتھے تیری خاطر رہ پیا
 پیار تیرا اے بیٹی ہن تے مینوں لے کے بہر گیا
 جے کدی میری بیٹی میرے تال پشاور چلیں
 توں دیکھیں گی کیسے عیش تے ناز تم وچہ پلین

غلطی دے دے وچہ پے گئی بیٹی اتر اہنا ندالے گئی
آزادی اس نون آزادی والے پاسے سے گئی

ایہ نتیجہ تربیت ماحول داتے صحبت دا

ایپر رنگ اتر اہنیں سی اس بیٹی دی فطرت دا

اصلا اس دا اچھا سی تے فطرت بیسی سچی

آزادی دیاں بھول بھلیاں دے وچہ پے گئی سچی



روحی جوان ہو گئی اور اس کے والدین اچانک
فوت ہو گئے۔ اس طرح وہ آزاد ہو گئی

رب دی مرضی دو تو ماں تے باپ اچانک مر گئے
اک اکلوتی اس بیٹی توں اوہ لاوارث کر گئے
غم دھایا روئی تے حیراں ہوئی دردوں موئی
غم تھیں بہت نڈھال رہی تے آہاں بھر بھروئی
تو کرنے سمجھایا اکھیا جو صلہ سن کچھ کر توں
مرنے والے مر گئے غم نہ کر غم وچ نہ مرتوں
وقت نے آخر الم گھٹایا تے افسوس مٹایا
پھر روحی دل غفلت بے فکری نے پھرا پایا
ہن پوری آزادی ہوئی روحی آپ جوان سی
تے شیطان بڈھا اسدا بنیا ہو یا نگہبان سی
ایس طرح روحی نوں پوری پوری ملی آزادی
اپنی مرضی دی مالک سی ایہ روحی شہزادی

ایہ خاموش اتنے بے لوث تھے چنگی بلیٹی سہیلی
 خاص برائیاں دیوں خاص بدی اس وچہ مہی سہیلی
 ہاں ظاہر آزادی والا آپ ٹوڈیٹ طریقہ
 بہتا اچا دین نوں کرے جو ملیا میٹ طریقہ
 تہن مدرسہ چھڈ کے بن گئی نمر و آزاد سمجھ لے
 موزوں قامت والی اک قیامت زاد سمجھ لے
 جیسے چندوں کرن ہوتی سی کوئی سمجھ زندہ
 خواباں والی جنت دی تصویر ہی سمجھ بندہ
 گردن جوہیں گلابی ڈالی پھسل جھکائی ہوئی
 پری کوئی شرمیلی اس دنیا وچہ آئی ہوئی
 انسانی نسوانی صورت اک شاپکاراہلی
 بدتیت تھیں سوچن واسے سب بدکار گناہی
 مسلم سبھناں دا بھائی ہے سبھناں بھیناں سمجھ
 خیراں وانگوں کردی نہ سوچے ماواں بھیناں سمجھ
 گزرے وقت بڑی بے فکری وچہ آزاد پری دا
 اس دنیا دے عیش نشاٹوں دل آباد پری دا

رُو حِی کو ایک عجیب و غریب خواب نظر آیا

بِزبان

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ

اک راتیں دل پتے کمندیں اس شب دی سن کاری
تدبیاں دے مستحیاں تے فلک نے نقش لگائے کاری
رنگینی ابرام فلک دی پانیاں دے وچکارے
گھل گھل کے وچہ وگدیاں لہراں پتے چھٹن شکارے
کالی رہیں جھلکدے تارے وانگوں زخم عشاقاں
برگ گلاں دے عرق تریوں وانگ متھے مشتاقاں
بزم افروز طرب پڑھ زہرہ بجمکے پر خ کنارے
چاہیہ قدم نمر نقش عطار دیکھ لکھ دکھ بھارے
اکھیں کھول زمین دل ٹکن چو کیدار فلک دے
جگاڈیاں دل نیندر لٹے ادر جھلک پلکدے
سبز انگوریاں وچہ پیٹاں تر ہویاں شبنم تھیں
شیریں لب رخ دھوے غنچیاں آب کرم زمزم تھیں

شیره سے انگوروں سم سم نوشجری میخواروں
 لالیاں پھڑکے پیالے ہتھکھیں داغ دلاں وچکاراں
 صد ہا تود روگل داؤدی ریس کو اکب کر دے
 بوٹا ویل نہال جمالوں تاز کرن وچہ پردے
 ڈوڈیاں سبز قبائلاں دیاں جہاں منستی وچہ آیاں
 عندلیباں وچہ آہلیاں دے خواہیں ذبح کرایاں
 سنبل نشاخ کھلاڑا ڈاتی زلفاں دی ویرانی
 زکس چشم چین دی پھر دی کے نگاہ نہانی
 سوسن دے شب زندہ داراں حمد سترار زبانی
 دیکھ چتار کھڑا تھ بدھے وچہ تسبیح رحمانی
 ایسی رات سعادت والی جھلکیاں نرم ہوا تیں
 لٹ چنبہ گلزاروں بہتی باد صبا ہر جا ہیں
 جھولیاں بھر صحرائے ختن تھیں سوئے تختے ندرانے
 نازک ناز غزالاں تھیں ہے گئی صبا ہر خانے
 ناز لٹی اوہ نازک بالک و وحی بیٹی پیاری
 نیند مٹھی وچہ نرم فراشین مستی ناز کھلاڑی

میٹ اکھیں وچہ نیندر فرحت فارغ بال جہانوں
 تیر قضا گئے چل رہوں والی اس قوس کمانوں
 اوہ بے خبر کی ہوون لگا پھڑی رہوں ہتھ کاتی
 تیر چھٹا تقدیر کمانوں آن و جا وچہ چھپاتی
 لعل بے دلب باہم تے قفل دہن تے لایا
 تار زلف دو کناں تائیں کنڈیاں وچہ پھسیا یا
 ایویں ہتھ قضا و گیندی پیش اول ہتھ کردی
 دو کین دو اکھیں انگل اک لبیاں پر دھردی
 کن نہ سنن نہ اکھیں دیکھن لبوں نہ شور الاوے
 دو جے ہتھ جگر وچہ سینے کار د تیز و گاوے
 روحی سی پئی نیندر اندر دل دے پردے کھلے
 جھل دلا کچھ ہوون لگا زخم وچہ تن ڈے
 اچا چیت ڈٹھے چمکارے ڈاڈی حیرت دھانی
 کچھ سر پیر نہ آیا چھاتی بسی حیرت حیرانی
 ایسیاں دیکھ تجلیاں اوہ حیران رہی سی پہلے
 اج نورانی صورت دیکھی جو نہ دیکھی پہلے

بعد تجلیات ایہ صورت نوری پاک جوانی
نوری پیکر نوری پتھر نور و سہے پیشانی

داغ کھلا وچہ چند دے چہرے اسوچہ داغ نہ کائی

وہم قیاس نہ جانن ایڈ صفائی کتھوں آئی

تین کہاں کی ادہ کیسے سی تاز بھرے پڑیوں!

سبح سبھا کتے دگدے جان دے جھاڑ گھٹن پر پیوں

نیویں چشم نہ اپر چاتے شرم بھری پڑ کر کے

قدر ضرور کفایت نظراں پیش ورہن ڈر ڈر کے

جاں اک نور چمکدا دسیا دوہاں بھواں وچکارے

پوے جھک پر خرم فلک تے ڈب ڈب جاون تارے

دیکھ نہ سکے دیکھن والا ایڈیاں چمکاں نوروں

ساری صورت صورت نوری عیبوں پاک قصوروں

روحی جس دم جھک ڈٹھی بس کی کہاں کی ورتی

جان رہی پڑ جیسے نکل غرق گتی وچہ دھرتی

برہوں پھوک دتا اک لابو کجھ سر پیر نہ آیا

سینہ چولہا ایہ ٹکڑے شور دماغ رچایا

دیکھ تڑپ بہر عقلوں مٹھی عشق لینے لائے
 ضرب نگاہ لگی بہر کاری ٹٹ او سان سدھائے
 سفنے ڈٹھا نوری شعلہ وقت غماند سے آئے
 پھر ایہ حالے اول والے کد سفنے وچہ آئے
 عشق کٹاروں گھاٹل ہوتی موج وگی دل دردوں
 گرمی شعلہ برہوں والا سرد کرے دم سردوں!
 ایہ نا صورت برہوں دا ظالم ہون لگا سو جباری
 جس زخمے دا مرہم نائیں لگا پہلی وادی
 پھٹ سٹی غم لگا بھاری خاک رلی کر زاری
 واتے دریغے کیا ایہ صورت جس دی دید کٹاری
 جھوکاں مست اکھیں وچہ رچیاں قاتل قاسر دو توہیں
 وگ وگ جان تے مار گیاں سولٹ گیاں لے اونویں
 بھلا ہوندا میں نہ ہی سوندی وس نہیں پر کانی
 اکا دھاڑ تڑھی رمزوں چا وچہ دم تڑفاتی
 چلا گیا من موہ پیارا بدلیا پہلا حال
 بوٹا بیج گیا وچہ دل سے عمدیاں کٹھیاں والا

دم و چہ نکل آیاں اس تھیں گمہ گمہ لمبیاں سولاں
 نوکاں تیز کٹاریاں ظالم ڈنکن جان ملوگاں
 پر پر خار تے بیخ نہ میوہ بیخ و گمے تاں پیکے
 بار تبر لکھ واپاں لاون شاخ نہ ہن ٹٹ جسکے
 زلفاں دی زنجیراں والے گردن پیس پہاٹے
 کر قیدی سٹ دتا بے بس ہن کچھ پیش نہ جاتے
 جھولیاں بھر بھر قبر بلا یوں سرتے چا دکایاں
 روگ بھیر اور دکھیرا ہن کہ ملن دوایاں!
 جھوٹی عمر قصے بھارے سرتے بنھ پووائے
 توڑ پڑیں غم بھرے ہتیرے سکھ کھسے غم لاتے
 رو پڑ دتی وچہ سڑدے روغن تل تل پریاں کتنی
 آپ گتے پھٹ چھوڑ گتے پھر بیٹی ہو سر بیٹی
 سو سو واری نیند راتدہ غشیاں پے پے گیاں
 فجر ہوئی سو جس جس تلیاں آن جگانی ستیاں
 اٹھدی سار ڈٹھا پو فیرے اوہ شاہ نظر نہ آیا
 سفنہ دے وچہ صورت جسدی عجیب تما مشہ لایا

تین دو نین لہے رت جلدی دل تڑپے من گھروا
سیاں ستیاں وچہ تنہا جا پے شاہ نہ دستے پھر دا
مان تڑٹی برہوں لٹی دل وچہ کرے دُہا یاں
چھوڑ گئے کتھ کھاتل کر کے کیسیاں چوٹاں لایاں
میں وچہ تیریاں تیرنگا ہاں دانگ بھی بن پانی
تڑف تڑف جھر عقولوں گیاں میں مجبور منانی

اچا پیت پیاں سر ضرباں چلی جان ازا تیں
ناپیں وچہ زین آسماں میرے درد دوا تیں
رات کو پپی میں سر گزری سستی سدی رسدی
وچہ سفنے لٹ لیاں برہوں جاگی نین برسدی !
ظاہر شرم نہ بولن دیوے چا منہ ہتھ وکاتے
تے اندر وچہ ظالم برہوں غم دی ٹھاٹھ پرہ صا تے
دل دا بھید نہ ظاہر کھولے وچہ وچہ جھور یویں
غم اندر دل کٹ کٹ کھاوے حال رہیا پھر ایویں
جیوں غنچہ دل پارہ پارہ وچوں قطرہ نونی !
ظاہر ظاہر وچہ معنوٹی اندر حال زیونی !

اندر سپ سمندر تھلے موتی راز نہسانی
 وچہ پتھر جیوں اگ النبہ وانگوں نار نہسانی
 خار و جے وچہ دل دیاں اکھیں رڑکن عمدیاں نوکاں
 تن زندہ دل مردیاں داخل خبر نہ کاتی لوکاں !
 پر وچہ طلب مراد حقیقت تن مردہ دل زندہ
 واہ واہ عشق جتھے جھل وگدا جمع صنداں کردندہ
 قد میں دیر دیاں سلیس سہیلیاں کردیاں خدمت گاری
 پر اس نوں سی خبر نہ کاتی ایہ وچہ گریہ زاری
 ایہ وچہ حیرت تو دتھیں غافل اپنا آپ بھلایا
 اوہا نقش اکو وچہ دل سے ہو سفنے وچہ آیا
 پر ایہ راز چھپا دن کارن کردی طاس برداری
 تال سہیلیاں رسمس بہندی دلو وچہ رہے نیاری
 کلاں کرے نہ مہنے سمجھے سمجھ دورا ڈی وگی
 دل دل بھرے کلاوے عمدے بہوں چوسیک لگی
 قدم دھرے پر خبر نہ کوئی روڑ کنڈے دیباؤں
 ہوں سوایاں عمدیاں لاٹاں شوق طلب دی داؤل

دل رووے پراکھیں مسن جہناں تفر نہ آیا
 جس ڈٹھا سو مر جاوے صبر آرام نہ آیا
 جان جلے پراوہ بے خبری مجال پتے کل دسدے
 اوہا یاد دے وچہ ہر دم تیر کھبے دل جس دے
 سیاں تال کلاماں کر دی دل وچہ ہو ر معانی
 اوہو شب دیاں پھریاں وگیاں کھوین زخم نہانی
 پین لگے ایہ کیا قضیے کون کئے گا بہ کے
 کی ایہ ارج تقدیروں قاصد گیا سنبھیا کہہ کے
 ایہ کی فتنہ ہو دن لگا ظاہر دل تھیں میرے
 کون کڈھے ارج داہر و کپڑ اپیاں گھمن گھیرے
 لگے دکھ دے نوں بھارے کاریاں کون کر سیسی
 ایہ پیرا سن شہابی والاہن وچہ خاک ر لسیسی
 کل نہ نام دکھاتاں اجاں ارج رہی ہو بندی
 کہی لائی لاون ہارے واہ واہ حیرت مندی
 لکھ لکھ چاہ سی ہو کل دل وچہ بھل گئے ارج سارے
 روٹ گئے وچہ نخر نشے دے مستی بھرے نظارے

موکم گیا بہاراں والا وقت خزاں دا آیا
 نواں سیا یا نوں تکاوے رات بکھڑے پایا

پچھلے روز نوشی دے بلتے غم دی واری آئی
 تازی سنب لگایا چھاتی برہوں فوج چڑھاتی

یاپ مر اے ہوتا اوہ بھی روک نہ سکدا موے
 کون چھڑاوے اس دکھ کولوں کہ پڑا عرض قبوے

بھور دلا کر گریہ زاری وقت غماں دے آئے

روندیاں مر جاوون ویلے نین نہن پچھتاے

دین کرواے نین تتی دیو جلو بلو دکھ پاؤ

ندیاں نیرپیاں کھل جگروں رووندی پور پڑ جاؤ

تاہنگ لمی تے آس نکمی ساڑ کر یسی قانی

وگدیاں ابھیس تے نت کرنی غم دی دفتر تنوانی

کر دی رہ گئی روجی ایویں دلدیاں دیو پوہ گلاں

آہوں لاٹ چھٹے کس جا پے دوزخ و پوہ محلاں

دن سارا و پوہ غم دل گیری آپیں تال و ہایا

سورج ڈیا تالے نکلے کھتیاں جھلمل بلایا

پہلی رات ہو قبرے والی سر اسدے تے آئی
منکراتے نکر غماں دے حاضر سوز جدا تے

باندیاں رخصت ہو ہو گیاں ہو رہا سہیلیاں سسٹھے
رہ گئی روحی دردوں لٹی صبر گواچا لٹھے

بہ تھکی اوہ پتھ نہ آیا اڈیا دور و دھیرے
جال کھلاڑے کر لکھ چارے اوہ وگ گیا پرے

رٹ کے زخم نہ سوون دیوے کدایہ درد سو کھالی

نین وگن دوساوں چھڑیاں تر ہو گئی نہالی

صبر گیا وچہ قمر پیاہن خبر کیا کی ہوناں

ایہ اکھیں پر لکھیں ہو یاں سال لکھیں بہ روتاں

قطرہ قطرہ اشک دکھاں دا اتار و تار پروناں

پھٹی بہر قہر دی نہروں جھول لہو دل دھوتاں

رات سویں دکھ نوین پتے نوں روندی زار و زاری

طرف فلک تک رو رو کہندی میں طالع نے ماری

دیکھے فلک کھلے جد تارے جو میں چنبے دیاں کلپیاں

انہاں دندان دی ریس کر تے چنہاں دندان میں سلپیاں

جھل تہ سکہ ہمارے ہوندا ہن آہیں چھٹ چلیاں
 دن سارا اک اندر جلدی ہن لاٹاں بھکھ چلیاں
 لانبو شوق بلے جل دل تھیں دھواں باہر آوے
 مٹریاں آہیں سینے دپوں باہر کڈھ وگا وے
 یاد پیاسی کل داحالا رسیا زخم و دہرا !
 پیر کھیا سو کڈھن لگی ہو یا گھاہ گھنیرا
 رات گئی کج انہیں نگا دیں بوش بھری دیاں کوکاں
 عشق دھری پتنگیاڑی دل تے ہجر لگایاں نوکاں
 اوہو صورت حاضر کر کے اندر چشم خیاوں
 سر زانوئے دھر کے بیٹھی دل گریاں تن تالاں
 درد غماندے دفتر خانے بیٹھی دلبر آگے
 کرے خطاب لوے ناں اسدا پیر جھدے چھٹ وگے



مُتْرِب

اے میرے محبوب پیارے اے مقصود دلاندے
 مینوں روپڑ و گادون ولے تیرے زخم نہ جانندے
 اے میرے شب تار لوپڑے اے وچہ دید سوہاندے
 دیکھ ترا رخ نور د مکدا تارے جنبش کھاندے
 اے وچہ ثواب ترے دیداروں دو عالم مل کھوڑا
 قامت تیرا وانگ قیامت مثل نہ رکھدا جوڑا
 اے جس عکس آئینے دلدے پر قیدوں آزادہ
 تے توں آپ قیامت قامت عکس قیامت زادہ
 کی جاناں توں کتھوں آیا پھر کدھر مرط دھایا
 ایسے جانڈیاں گھت کمانے میں تے تیر چلایا
 نمبر نہیں توں کپڑے تھاؤں کتھ ٹھکانا تیرا
 خبر نہیں توں کس غلطی توں لٹ لیا گھر میرا

کی معلم توں کس داپیارا پرزہ کس دے دلدا
ہیں اوہ کون نصیبیاں والے توں ہنتاں بنت بلدا
خبر کیا توں کس زینے رکھدا شاہنشاہی
نظاف مریدیاں حال تہ بچھدا واہ واہے پرواہی
ہکی آکھاں گل ہی نہ جاوے مینوں ایسا جاپے
خبر نہیں میں ہاں یا ناہیں یا ہیں توں ہی آپے
جے تیں میں وچہ فرق نہ کائی کی ہے درد جدائی
جے توں ہو رتے میں شے کائی آخر راز کیا تئی

۱۰۲

خواب ولے محبوب سے خیالی باتیں

دلدا شوق اشاریوں کرداد مدم رہنمائی
میں دکھ بدی کدورت ہوساں توں سکھ خیر صفائی
یا میں عشق ترے دے زخموں قطرہ ہاں اک خونی
یا توں ظاہر تے میں منظر حسالوں گونا گوتی
بیخ ایہا میں شے نہ کاتی توں سب نور صفائی
دل میرے نوں پیرت دھاتی درد مندی بے چھاتی
توں کچھ پتیر سجھاں تھیں سو نہی تیری مثل نہ کاتی
میرے وہم گمان قیاسوں دور تری دڈیاتی
نام تیرا جی چاہیے میرا اور دگراں بہ راتیں
وچہ محراباں تیریاں دوہاں پڑھاں دھا صلواتیں
کچھ ایسے زنجیراں والے پیچ کیوں گھت بھارے
اک ول کھولاں دو تین پیندے دس نہ پا دن ہارے

گذریوں وچہ اکھیں دلدی ہو تلوار فولادی
 نکل گیوں پر مورت رہیاداہ ہوئی استادی
 ہتھوں چھٹ گیوں جسے میریوں دلوچہ دھیسو سکاری
 نین تیرے ادہ تھو کاں والے واسن جگر کٹاری
 نین دوگو شے ناز کمالوں تیر دتا جڑ کاری
 کھبا تیر رہیا وچہ دل سے مار نہ پار اتاری
 نہ اوہ نہ خم اجمہا لگا مر جاتی اک واری
 تے نہ آس شلابوں رہیا عمر بھاں جسے ساری

بے چینی

گزرے کر بیمار اجمہا پٹ اراروں پالوں
 نہ بیمار سکے رکھ ایہ دکھ نہ چھڑ سکے پیاروں
 کی کرتاں سردھرتاں بنیاں ہدیہ ہے اس پیاروں
 روگیاں روگ لئے تو دجبدی زلف سبہ دی تاروں
 تیری نظر لگی وچہ سفنے خوشحالی تے میری
 واہ تاثر نظر دی تیری سکھ گئے دکھ گھری

اٹکٹ نصیبیاں نے رُخ بدلیا دم وچہ ہونی ہوئی
یا بچہ ترے دیدار پلک بھر رہیا علاج نہ کوئی
بھکھ لوندی وچہ میریاں اکھیں نین جلن وچہ بھاتیں
پیر رنگیے نازک تلیاں ایہ تھل سکدیاں ناٹیں
ٹھنڈی واو لیبوں منگاں جے اوہ ملے کدایتیں

اکھیں فرش چھاواں اسدا قدم ترے دی راہیں
بخش میری بے ادبی جے میں نقش ترا دل دھریا
ایہ پرخار مقام نہ اسدا سوز الم ہتھیس بھریا
آخر با بچہ ترے دم کاٹی میں کہٹ سکدی ناہیں
دم دم کہٹ نمک بھر دھریا برہوں نے وچہ گھاتیں



بے قراری

مل مینوں تے ایہ ویرانی دیکھ مری خود اکھیں
میں ترہاتی او جڑ چلی تڑف مراں وچ بھکھیں
کیوں مرے خبریو میری دھر چنگیاڑی لکھیں
میں دیدار تراج ویکھاں ملے جے لکھیں
میں مرچکی بس کر چکی دلا دکھوں گھٹ چکھیں
توں سایاں خود دیکھ دکھاں نوں اچے در پرخ نہ رکھیں
ول چھل یاد نہ مینوں کوئی میں سادہ کی جاناں
عشق ترے دا بھار قیامت میں پر کرے ٹھکاتاں

حال زار

ایویں روندی دین کر بندی فقیہے کرے کوشٹاے
گنے ستارے آپیں مارے خاک لوے سر ڈالے
دین نہ مکے نین نہ سکے چین نہ ڈھکے تیرے
غمدیاں آپیں مک دیاں تاپیں کیتیاں غم دے بھرے

درد چہنہاں دل سولال یڑیاں نیندر انہاں نہ کائی
دم ٹھنڈا بھرا ٹھرو جی نے دندیں جیہو دباتی

اٹھ سویرے اکھیں دھویاں اشکوں میسل اتاری
پانی بک اولار دوزخ تے کیتی پردہ داری
مت کو دیکھے وسندیاں اکھیں رازمتاں کھل جاتے
لب ہسن تے باطن رووے دل نوں صبر نہ آتے
صبر گیا جل لاٹ برہوں تھیں دل جلیا وچہ درداں
تے اس چہتر لوں رنگت بھریوں درد اڈایاں گرداں

ایہ انجان کھلاڑی برہوں آن کھڑایاں زرداں

بازی ہار دتی دم پہلے داہ بھرے دم سرداں
ایہا حال رہیا دن کائی درد تھو ریواں
ایہو دن تے ایہو راتاں ایہو نیت سٹریواں
سر دم ہوندا گیا سوایا دن دن غم دو چتداں
تھوڑیاں وچہ دتاں دے روحی درد گھتی وچہ بنداں
رات دنے وچہ حیرت رہنا جیہو دبا وچہ دن داں
اکھیں تپدیاں مالا بچدیاں زرد رہن لب خنداں

۱۰۸
ہین غم دل تے جوش لیا تے مھل دکھاندیتے وا تے
رنگ برہوندے تدوں سوہاندے جاں پردہ اٹھ جاتے
پردیاں دے وچہ ایہ رنگ خونی رہن نہ مول چھپاتے
پردے جاں رنگے اس رنگوں پھر نہ چھپن چھپاتے

روٹی کی دوستوں نے اس کے غم کی
تحقیق کی کوشش کی

عشقوں تیر دیتے جتھ کاری رہے نہ زخم لوکایا
تدبیراں دے پردے اندر ایہ دکھ کدے نہ آیا
عشق ایہا وچہ ککھاں آتش بھکھ بھکھ لاٹاں مارے
عشق لوکایا لکدا تاپیں آتر جوش کھلاوے
عشق لوکاوے آپ تیرا دلدا بھید چھپاوے
پر ایہ کویں چھپایا جاوے کد پردے وچہ اوے
وچے وچہ ایہ لابنولاوے دھواں نہ دکھلاوے
بے ادہ دھواں نہ دکھلاوے لاٹ کدی چھٹ پھاوے

برہوں ویل لگی وچہ ولدے اشکوں پانی لایا
 ایہ ودھ سر چڑھ گئی درختیں حال سبھا دس آیا
 کدی کداتیں سیاں ڈٹھے نین دو نہراں وگدے
 ہتھ پلو ایہ بلٹھی پونجے چھری وگی وچہ رگدے
 کدے کدے وچہ ادھی راتیں دین ستے ہمسایاں
 ہٹھی ہتھو کے بھردی جردوں سہیلیاں ملنے آیاں
 ڈانواں ڈول رہے نت بھونڈی خالی صبر قراروں
 کھا دن پیون چھٹا بھلا گھٹ بوے گفتاروں
 ہتھ ملے تے پچھوں تاوے اکھیں نیند نہ اوے
 شنگ لبیاں تر اکھیں دونویں کھین مول نہ بھافے
 تے اوہ پچال نہ ڈیل پرانی نہ اوہ ناتر نہورا
 تے اوہ خوشی تبسم غائب چین نہ دل توں بھورا
 نہ اوہ چمک منور چہرہ نہ اوہ لب دی لالی
 نہ اوہ چونپ نہ شوخی ہا سارو دن اکھیں خالی

سہیلیوں اور ہمسایوں کی قیاس آرائیاں

بعض سہیلیاں تے ہمسایاں کچھ اندازے لائے
 اسدی اسیں ادا سی اتے بہت خیال دوڑائے
 اس نوں نظر کسے دی لگی حال سے ویرانہ
 بھاری نظر خدنگاں والی کیتی پکڑن شاہ
 کچھ بیماری ہوگ تہائی اک ایہا فرماوے
 اک کے بن عشقوں مینوں کچھ بھی نظر نہ آوے
 میں ڈٹھا وچہ اس درتارے ایہو ہوتا حال
 پہلا پہلا عشقے دلوں ایہو ملے نوالا !!
 اچا چیت جھروکے وچدی شوخ کوئی دس آیا
 بے تقصیر سٹی کر گھائل تے پھیر نہ دید کرایا
 جے مڑ دلبر ملدا رہندا نہ پوندی وچہ درداں
 گیانہ زخم نہ دارو ملیا ایہ روندی سرگرداں
 دوجی کہندی سچ ایہائی پرتوں مٹوڑی بھلی
 اس تے نوابے وچہ خیالے عشق اندھیری جھلی

سین ہار جے دس دا ظاہر ایہ کر سکدی چارہ
 دی کچھ قدموں وچہ اس نول آخر گھت نظارہ
 کون ہوندا رُخ دیکھ کے اسدا آن نہ ہوندا پردہ
 ایہ کچھ ستر خیالی ہو یا تے ایہ نہ کھدی پردہ
 جے کدی کسے جھروکے وچدی اسنوں دلبر دسدا
 چہ جھروکیاں باریاں رہندا چشم سندر دل اسدا
 سین ایہ کسے جھروکے دیول تندی تک بھی ناہیں
 اہیں اگھیں محبوب نہ ڈٹھا اس نے نال نگاہیں

کار خادِم نے ایک مکار دا یہ کو حقیقت
 مال معلوم کرنے پر مامور کیا

جی دے خادِم نے سارا قصہ اگھیں ڈٹھا
 مکارہ نول اس اکھیا کر معلم کی چٹھا
 ایہ داتی سی بڑی سپانی واقف کار چھلاں دی
 محرم مڈھوں انہاں گلاں دی بیون ہار سلاں دی

ٹٹے ہوڑ دکھاوے شینتے وچھڑیاں نوں میلے

چھڑک کلاب گیاں نوں ہوشوں نختے سرت سویلے

زخم جنہاں بگ جاوَن سیتے مرہم لاوے کاری

تے جنہاں راز کھلن دا تھورا کردی پردہ داری

جنہاں دے روگ پرانے ہوتے دیوے گھول دواتیں

تے جنہاں درد دلاں وچھناہا اتہاں کرے سزائیں

جنہاں نوں حال اودا سپاں لگن انھاند امن پرچاوے

تے بیماریاں جنہاں قدیمی روگ چھنڈے سن پاوے

وَل چھل یاد برہوندے سارے تے سب درد دلا ندے

اُس نے زمیاں گرمیاں والے ڈٹھے وقت وہاندے

تے اوہ آپ کیاں موہ چکی اس موہ گتے سزاراں

عشق مجازی اس سے اگے حقیقت سبق دس باتراں

—

مکار دایہ نے روتی کو بھروسے میں لے لیا

جا بیٹھی اوہ پاس روتی دے گھول گھتی میں داری

اے میری فرزند پیاری نہ کر یہ زاری !!

حال تیرا میں ظاہر ڈھٹھا دیکھ جے دل میرا

توں اوہ بیٹوں نظر نہ آویں بدلیبہ حال تیرا

کہہ گریاں بانکیاں چالوں تے خوشیاں دے حالے

ایہ دو لب کیوں زردیوں رنگے بھرے تنہم دالے

کس نے تینوں کملی کینتا درد کہدے وچہ بیٹوں

خوشیاں کردی نازینیاں پلدی کس آفت جھپ لیوں

کیوں مرلیوں کی کرچکیوں ہو پوں حال آوارہ

دکھاں بھریتے کیسرتیتے روگ لگاتی بھارا

کس قاتل دیاں اکھیں قابروں گھن گیاں دل تیرا

کہو کس دنی ایہ دھاڑ پٹی ہے کون لیٹرا تیرا

کس دے نین گئے کرگھائل بڑے نازوالے

کس دے شوق پلہ تے تینوں بھر بھر غموں پیالے

کس دیوانی کیتا تینوں کس نے وار چلایا

کس تعویذ راون والا تینوں گھول پلا یا

دس روجی توں نہ رکھ پرودہ کراں تری غنچاری

تے جے حال نہ کہیں زبانوں کون کرے تہہ کاری

بھید دے دا کھول پیاری کاری کر دکھلاواں

تے اوہ پچھی چو کا پاکے تیرے دام پھساواں

جے اوہ ہوگ فرشتہ کوئی بہاں وچھا مُصلا

لہ آسمانوں نال دعائیں تیری کراں تہہ

تے جے ہوگ پری داسا پہ یاد عزیمت یلنوں

پڑھ پھوکان اوہ حاضر ہو سی بھا پکڑا لوں تینوں

سارے درد گئے بہ داتی تے درماں سنائے

تے اسدے دکھ کٹنے خاطر سو تہہ پیر بنائے

کاش کئے درماں نہوسیا کارن ایس بیماری

سورۃ یوسف دادم کر دی پڑھ لیندی اکواری

آخر تجھے ہوش تری سب لٹ لٹی کس دھیا

ایہ دو تین ترے کیوں وگدے کہ کی پیا قضیا

روحی کا حقیقت افروز بیان

روحی سوچیا بیخ کہاں تے بھید سناواں دل دا
 دیکھئے بیخونکر کہندی شاید یا رساوسے مل دا
 حال سناون لگی جس دم تھپٹ گیاں سو آہیں
 روندیاں روندیاں کرتے بھنا کہندی اچھے ساہیں
 نہ تچھ مائی میں کی دساں کس دا حال سناواں
 کس تے لٹی کس تے پٹی جرم کدھے سر لاواں
 کون کہاں اوہ کھپتے تھاؤں کس دھرتی دا والی
 کتول رہندا کتھے بہندا کس پتے کس ڈالی
 کون کہاں اوہ کون نہیں اوہ باہر کون مکانوں
 کون کوئی میں کون کہندی تے کی کہاں زبانوں
 کی دساں میں دس نہ سکدی دسن جوگ نہ رہیاں
 دسن دے اوہ لیکھے والیاں ڈوب گیا سب وہیاں
 کاش نہ کیوں میں جاون ویسے دوڑا اوہاڑ پھریا
 جدوں اچانک آگھر ڈیاد دل میرا لٹ کھریا

کی دسوں اور کتھوں آیا پھر کہہ مڑ دھا یا
 تے اوہ کون ٹھکانا ہو سی جس وچہ رہے سما یا
 اسدے لائق زمین فلک تے تھاں کتے کہ ملدے
 جھوٹ کہاں ہے کہاں تھاواں تھاں اسدا وچہ ولدے
 پراوہ جد توں دل وچہ آیا تھاں اسدل داناہیں
 دل بھی تھوں گیا نس دن داین مڑ ملدا ناہیں
 میں بے کیف ڈٹھا اوہ دلبر کوں کہاں کیفیت
 جے کو وچہ کہے اوہ ناہیں جاہل بے بد تیرت
 میں ہاں محض عدم اوہ ہستی اوہ باقی میں فانی
 میں معقول تھی وچہ شنائی اوہ محسوس عیبانی
 اوہ مشہود مشاہد آپے میں ناہیں شے کاتی
 میں مقید ہاں اختیار می مطلق اوہ صفائی
 کس واسطے چھس توں میں تھیں میں عابری کی جاتاں
 میرے وچہ گمان خیالوں اس دادور ٹھکاناں
 وچہ پریاں داملن سو کھالا ایہ اس تھیں دکھ بھارا
 جس دانام نشان نہ ظاہر حال کہاں کی سارا

مکار دایہ کا جواب

سُن داتی وچہ تیرت ڈبی کچھ سر پیر نہ آیا
کچھ تدبیر نہ کھلی ظاہر انت ایسا فرمایا
بس دھیان چھڈ ویسی بھڑے مفت نہ مر ہو کھلی
ایڈنیا بس خوابیں ڈبے سے مست ایسی عملی
وہم تیرا اصغاث اعلاموں بوڑا اشکال لیا یا
توں طفلک نے بیخ کر جاتا اپنا آپ گویا
لکھ ہزاراں خواب ایسے وقت بو تھی آون
عاقل کتھے انہاں تائیں دچہ خیال لیا وون
وچہ قوائے بدن دے رکھدا وہم سپہ سالاری
جتول وہم دھرے رُخ انوں دگے طبیعت ساری
کوڑا نقش خیال ترے وچہ وہم ترے گھر دھریا
توں او داس ہوتی اس نقشوں تے دل عم قیں بھریا
جس شے تے توں عاشق ہو یوں اے ناہیں بن تیرے
خارج وچہ و ہونہ اس دا بھاویں بھ پویرے

وہمی نقش مجھ کرتوں کر کہ مشفق پکا یا
جھوٹا نقش دماغ دھریا کاہوں کوہ بنایا

دامن عقل مندا پھر تھیدے وہم اوڈیسی آپے
جاں تک عقل نہ کرے دلالت تینوں کچھ نہ جا پے

جھوٹی خواب تری ہے بی بی اس وپہ شرح نہ بھولا
کھاو ک بیوں چھٹ گیائی دل کیتا کمزوردا

رُوحی کا جواب یا صواب

روحی اکھیا جھوٹیاں تائیں اُون جھوٹیاں خواباں
میں سچی دی خواب نہ جھوٹی جھوٹا پے کدایاں
وہمی نقش مرا ان ہو یا عقل تیری بتلایا
کافر عقل تری لاچکر چاہے شمس چھپایا
وہم بچارہ نقش ایسے کہ گھڑے کدائیں
نہیں صفت حسن تک جبدی ادہ کی کرے اتھائیں

ادہ بے مثل اجہا سو درج پردیاں بھیں اک تھائے
عقل و ہم جے اڑن اویدے ول دو ہاندے پر ساٹے
جے ایہ سفنہ تھوٹا ہوندا کیوں کر دا غم ہے
ایہ تے کاتی سچیاں رمزاں آن پیاں میں پلے

دا پیر رخصت ہوئی

دائی کہے تہیں جے تھوٹی تاں بھی تھوڑے آوے
ہتھ نہ پہنچے جس مطلب نوں تھٹ عاقل ہٹ جاوے
ایہ یے و ہم دلوں تھڈ اس نوں پھر اسنوں سمجھاوے
من پر چاتوں کھیل سیاں وچہ و ہم دلوں اٹھ جاوے
روحی بولی آپے و ہمی توں گل سمجھیں ناہیں !!
ساڑ نہیں مت و ہم تیرے نوں ساڑ گھناں وچہ آپیں
اثر نصیحت کر دی ناہیں جان گئی سودا تہی
سرنیویں ہٹ گئی پچھا ہاں گھرنوں واپس آئی

بلدیاں دیکھ برہمنوں دیاں لاطاں اپنا آپ بچایا
 جس لگیاں اوہ نس نہ سکے غم تھلے سر آیا
 دن راتیں روحی غم کر دی تے نیندر نہ آوے
 لاک بلی غم سینے وپوں ہوش دے غم غمش کھاوے
 لے ہن جھور دلا دکھ بھر باواٹ برہمنوں دی ملی
 آئی خواب عذاباں والی ماں دکھاں دی جھی

اکلا سا لم سال غم کی نذر ہوگی

غم و اندوہ کے بارہ ماہ

روز پنجہ ہزار ویسے دارات ایسا ہے باقی
 وہ اک جام صبر دا بھریا گھول گھتی میں ساتی

سال ایسے روزاں والا سر پر کواں کر دا
 دیکھ نماں دا وقت دورا ڈا جگر جے دل ڈردا

تورت رہن غم والے پھر دیاں جاسن بہاراں
 تگ برنگی دس دیاں دس غماں دیاں گلزاراں
 پڑھیا چیت پتاراں دلبر بلبنوں نظر نہ آدے
 دل وچ ہر دم او ہاؤسدیانہ وچہ چشم سماوے
 میں تیری ہو رہیاں بندی توں کیوں نظر نہ آویں
 پتوں پتوں دل وچ میرے پھر کیوں بن چھپاویں
 تاہنگ تیری میں آمد ویسے جہات گھتاں جندواراں
 بال لبے کتھے ٹکیوں میریاں سنیں پکاراں
 میں جس شے نوں میں کرجاتا وچہ ضمیر وچاراں
 توں کر کہندی دور نہ رہندی ڈر ڈر تیج نتاراں
 کھل بسیا کھ پیاں گلزاراں جھلیاں باد بہاراں
 سنبل شناخاں تال سہاوے توڑ زلفدیاں تاراں
 دل میرے خم زلف کیدی پاتے تیج نیراں
 میں وچ تیج کھسی کھسی مرناں یار نہ لینیاں سماراں
 گل گل دے سر بلبل بوسے مالی دے گلزاراں
 تے میں بھدی ڈالی ڈالی مالی دے چمکاراں

بیٹھ سوائیں سیدہ ساڈن وانگ جھور پویں یاراں

کون اوہا جس میں غم کھتی کس گھن پچھاں ساڈاں

اے محبوب محبت تیری کیڈک آفت بھاری

صبر لٹے تے ہوش لٹاؤے جان کھڑے کڈھ ساڈاں

دل میرے وچہ توں ہی آیا بہ بہ گھن جھاتیں

ساعت بھر ہوتا ہر دیکھیں نین مرے بہ گھاتیں

ہاڈ مہینے سر پر گڈرے دھپ وچھوڑے والی

سورج غم دے پڈیاں مغزوں کر دکھایاں خالی

شمس دوپہر دے وچہ سینے جیوں اچ چمکاں مارے

یوہیں نہ غم نہ اچ میرے سینے دے وچھکارے

توں سفنے وچہ روندی پٹ دی چھوڑ گیوں کر میرے

جے اک وار ملیں مر واراں بند قدم وچہ تیرے

ساون چڑھے بدل سر آون ندیاں تیرا چھالے

نین میرے نے لہریں ڈب دے مگر فراق وچلے

ب سرون وپہ رٹھریا۔ یارا چند پلک یا گھڑیاں
من متار و کشتی بابجوں نین ڈلو وچہ وڈیاں
کالیاں گھٹاں سوہایاں سر تے آپہں جوش کھلاڑے
یار ملے میں تے لگدی ملے پلک وچہ تارے

بھاووں بھامرے دکھ بھارے تپے دماغ بخاروں
لوتے ترین دا تختہ گھیا میری گریہ زاری
روون دا ورتار امیرا نین وکساون جھڑیاں
بل مینوں میں تیرے بابجوں سختیاں پایاں بڑیاں
حال میرے دی مشکل بھاری دیکھ کدی اکواری
خوش اقبال اوہا جس تیرے جہند قدماں وچہ واری

اسوں آس دورا ڈھی مینوں روندیاں جگ وہانے
سوہنے والیاں اکھیں اوہا کو ہندیان زور دھگانے
دن روواں میں راتیں جھوراں نالے کراں سیاپے
دن ماتم میں رات قہیے ایہ دوزخ سر جا پے

جے پئے عشق تیرا بھلیا تھی نل بہشت نہ کافی
جے پئے برانہ دوزخ حاجت کافی ارج جدائی

کتک کٹک برہوندے آئے سینوں لٹ سدھانے

ادہ دلبر دے تین ترکھے وگ ول کاری آئے

دیکھ لوواں سن، قسمت اپنی مڑ کدھے پیارا

کر گھائل چھل جاناد م وچہ ایہ تھدا ورتارا

کر پھراد کھلے ہوتے مڑ کھپیاں وچہ دوری

سینہ پر تے جگ تھرا کے تن من ہو یا پوری

مگھ ماہ عمل دے پالے تیریاں واہ رشنا تیں

مدت جلی جلی میں دردیں میں تے آمل جاتیں

رتوں نقاب اتار کرم تھیں سفنے روپ دکھاتیں

کینوں گھر گھڑی بھڑ بھڑی نیند اکھیں وچہ پاتیں

میں تیری توں کس تھیں چھپنا کس تھیں گھٹیں پردہ

پاس ہوتوں ایہ درد ستیدوں واہ دردا واہ دروا

بوہ مہینہ ٹھنڈا چڑھا جسکو ودھیرا سٹریا
 ی رات فراقاں والی یار نہ مٹر گھڑوڑیا !!
 گھر میرے توں پیر نہ پاویں دیکھ دکھاں دیاں آہیں
 ایہ آخر دکھ لاتے توں خود من کیوں ہٹیں بچھا ہیں
 یہ تو ہیں دکھ تیرا بہتوں ہیں تیری توں میرا
 توں ہی دولت توں ہی مالک توں ہی آپ لیٹرا

ماگھ مکھائی دل دی آتش جان گئی ہو میرے
 بیوں جیوں کراں علاج دکھاندا تیوں تیوں ہوں ودھیرے
 کر گھائل توں مٹ نہ بلیا تے ایہ دین نہ سکے
 کاٹھ ہو یا تن من میرا سک مطالعہ نہیں نہ سکے
 جے اکوار ملیں میں بچھاں بعد سلام دعایاں
 توں میرے تیناں وچہ ندیاں کتھوں روپڑو گایاں
 چکن ماہ قراقوں روندی پتے اکھیں وچہ روہے

واہ وا عشق تیرے نے مینوں دکھ دیتے سیکھ کھوپے

ہن ایہ اکھیاں سوئدیاں تاہیں نیند گیوں لے تاہ
 آن دکھا اوہ شعلہ نوری کھلیاں تینتاں واہ
 دلدا خون اکھیں تھیں وگدا غم دیاں وگن کٹاراں
 وچہ قضیاں تیریاں روئدیاں گئے ہسینے باراں
 ایسے حال بچاری روتی سارا سال وہایا
 نہ آیاں ادہ نینداں مڑکے نہ محبوب دسایا
 قوس زبانون تیر دعائیں دن وچہ لکھ لکھ واہے
 آخر تیر نشانے لگا کوک سنی درگاہے

رُوحی نے دو سر عجیب و غریب خواب دیکھا

بھر ساتی دیدہ دوجی واری پھر نشے دا کاس
 خودی تکبر مان غرورت رے جہنم واس
 سو دایاں دی حیرت مندی آگے تھیں ودھ جاوے
 کرے علاج تو پوے قضیہ دل دتھے غم کھاوے
 جے بوے تے بول نہ سکے چپ رے رہے جاوے
 دکھ خریدے درد دہا جے نخر قرائیں نہاوے
 وصل منگے تے بے جدائی یار منگے تے دوتی
 اس منزل وچہ حاصل ہووے اندر عشق ثبوتی
 ایسا منزل مشکل بھادی ادکھیاں اسدیاں واٹاں
 ساہ بھر بندیاں نظری آون جگر جلیندیاں لاٹاں
 رہوں سوز گدازاں لٹی بھر ستانی ہوتی
 روحی مان ترٹی ہوتی بین نہو بھر روتی

شام آئی پھر اوپا چہی کالیاں زلفاں والی

خون بھراتے دامن والی وچہ ^{شفق} دی لالی

نبلی چادر تان فلک نے بڑا بڑا شیشے لائے

کوہ قافاں تھیں رنگے ہوتے گل پیرا بن پاتے

پیا موڈن بے نو وہو کے غفلت بھرے حجابیں

تیرا نوم پکارن سفنے چشماں دے محرابیں

لوک سنتے تے ہور پھیلتے جنگل باغش بلا تیں

چھیاں دی کچھ تیرنہ ایٹھے کی کرن دریا تیں

اک اگلی روجی جاگے زاوٹے سر دھریا

سر خالی دانا یوں ہوشوں دل درداں تھیں بھریا

نیر دگاتے مہر رڈھاوے اپنا آپ کھپاوے

تے وچہ درداں کھدی جاوے رو رو کے خرابوے

واہ دردا اوہ کی شے ہو سی میں میں مار گزار ی

واہ قسمت ایہ کیسے طالع کیسی ہے ایہ یاری

کیوں دوبار نہ ظاہر دسیں تے کیوں نظر نہ آویں

سفنے وچہ بھی میرے کولوں کیوں ہن لکس لکاویں

جس دن داتوں خوابے درسیوں ملینوں تہ بند نہ آئی
 جس دن داتوں چھوڑ سدا پلوں ملینوں سرت نہ کائی
 میں راناں نوں کلی بہ بہ پیش دھرے غم تیرے
 میں جاگاں تے طالع نستے واہ واطالع میرے
 کبھی کبھی میں نال پیارے بستر خار کھلا رہے
 ایہا ملینوں سون نہ دیوں دکھ دلیدے بھارے
 تہینج کراتیں دیکھ پیارے دو چشمیاں دے کارے
 کیڑک زخم لگاتے بھارے برہوندے پیکارے
 مارگیوں کر چارگیوں توں ٹکڑے میرے دل دے
 ہوتے زخم پرانے دل دے تے سن مول نہ بلدے
 ایہا اس دی گریہ زاری ایہا غم فریادوں
 تاں تہ بند دا جھولا وگیا لگیاں من مرادوں
 روندی روندی اکھیں اتے جھمنیاں جھل پیاں
 دونوں اکھاں میٹیاں گیاں بنجہ قضا تے لیاں
 اوہو وید دکھا تڑا آیا جس لاتے قحہ بھارے
 اوہو شاہ جہدے وچہ درداں رور و وقت گزارے

اوہو پتہ نہ دسین والا بلیسا دوجی واری
 اوہو جس دیاں وچہ قصیاں کیتی گریہ زاری
 دیکھ چھٹے گھاہ خون نوارے اٹھ قدم سردھری
 رو رو پکرہ قدم دیاں تلیاں عجز ہزاراں کردی

درد ناک فریاد

اسے دلدار کمنداں والیا محسوبا میں واری
 تیرے تاز کر شمیاں اتوں میں تیریاں بچاری
 جے کر تیریاں درداں باہجوں میں تے گھڑی وہانی
 منصب عشق حرام مرے پر تے میں بختیاں کھانی
 میں وچہ فراق ترے دکھ تھلے بھان غماں وچہ گالی
 جس دن دا توں پٹ سدھاپوں میں نہ سرت سکھالی
 روندیاں تون جگ داد دیں نین رنکے وچہ لائی
 نال تیرے غم برہوں واسے دل بھریا ہتھ نغالی

نین میرے پرانچواں تھیں نے جیوں اصداف لالی
 وچہ فراق تیرے دے میری جان دکھاں تے کالی
 جس دن داتوں میرے اتے عشقوں تیر چلایا
 مینوں صبر آرام تسلی تو ابے نظر نہ آیا
 جس دن دا میں تینوں ڈٹھا اپنا آپ بھلایا
 جس دن میں تینوں پایا خود نوں روپڑ وگایا
 جس دن دا میں تینوں جاتا جاتا ہو گویا
 جس دن دا میں تینوں بنیادل تھیں غیر اوڈایا
 میں وچہ درد تیرے دے کس ہو نہ درد چھاتا
 مرن چنگا کر لکھ لکھ واری اس جیوں تھیں جاتا
 لکھ پناہ میں کون بچاری تے وچہ کس شمارے
 وچہ مخراباں تیریاں دوہاں بنو ندیاں کوٹاں چارے
 ترف ترف میں مردی رہیاں مرنوں پرے پارے
 نین میرے دور روون ہارے نہ سکے جڑھ مارے
 جڑھ سکی رس و سیندیاں شاتھاں واہ برہونڈے کارے
 تن من پیرا ہو یا جل انگیارے نین وگن دکھیارے

نہ میں موتی نہ میں زندہ پیکر دپے لٹکائی
سال تپھے بن کر مکیا بودتی آن دکھائی

رُوحی کا پیر معنی سوال

تیر اندازہ نیرہ باز اشوخا تند صیا دا
شاہنشاہ بے پروا ہا خوش قامت شمشا دا
سیح کلام صبا توں صادق صاف گہر دی آہوں
روشن نوروں شیریں شہدوں خوشبو تاک گلابوں
صدقوں بھرے کذب حقین خالی در دیں پاؤں واے
کون کوئی توں کہہ پڑے تھاؤں اسے کوئی بڑے نرالے
دسبیں زینے یا آسمانے چند ہودین یا تارا
یا توں سورج یا توں بجلی یا توں کچھ نیارا
یا توں صرف پر ہوتا شعلہ یا آہاں دیاں لاطاں
یا توں داغ غماندا روشن یا فرقت دیاں واٹاں

یا پھر عارف منتہی دے نور دے دایا پیرا
 یا توں گوکب درمی کاتی نور و نور پسارا
 یا فی النفسکم دی رمزوں تیں دل کرن اشارہ
 یا ہیں حالت منتظرہ دے دل دادد انگیارہ
 کی پیدا آتش کبھی جھڑی جھسوں کی کچھ ہیں شے کاتی
 کدھر آویں پھرے پاویں مطلب تده کیا تی

سراپا نور کا جواب

سن ساری ایہ گریہ زاری انت ایہا فرمایا
 میں اوہ جس نوں لہجن والیاں آخر گھر وچہ پایا
 جیوں توں میریاں درداں اندر دور وکریں ہائی
 اونویں میں بھی شوق تیرے دی آفت بالکل چائی
 جے توں عاشق میرے اتے میں کہ عشقوں عالی
 ایہا دام مرے گل گو تھی نیریاں زلفاں والی

ہے تیرا وہ شوق مرے دے دردیں وقت وہایا
 آنر میں وہ شوق تیرے دے ہاں وہ درد سوایا
 جاں اسماں نال ترے خود پہلے دل تھیں سجیاں لایاں
 ساڈیاں لایاں تیں دل آیاں تیں لایاں اسماں پایاں
 ہے اسیں تہہ دل رُخ نہ کرے توں آید ہر جھکدی
 ہے اسیں حال ترانہ چھدے توں دردیں مکدی
 یاد رکھیں مت ساڈے باہجوں ہو رس نوں کھل دیں
 عشقوں ہرگز ٹل نہ جاویں ثابت قدم لگاویں
 ایہ امانت عشق اسماں اپورا پار بنھاویں
 سٹ وچکار نہ ہاویں توں جاویں متاں آزاہیں
 دھرت اکاس کنن جس پاروں چا پوچھتیں چاہتیں
 ہن اس تھیں منہ موڑ نہ جاتیں ڈردی چھوڑ نہ جاتیں
 ہے لایاں لا توڑ نہ جاتیں جیوں کیوں توڑ نہ جاتیں
 تے عشقے نوں بیک تہلا تیں دارع لگے تہہ تاتیں
 ہے وہ شوق وگن سر نیغاں ات دل نظر نہ پاتیں
 ادھییاں گھاٹیاں منگل پینڈے دیکھتہ قدم ہٹاتیں

دو دم دے دکھ تھلن و لوں دلوچہ غم نہ کھاویں
 بدخواہاں دے طعناں و لوں نہ دل فکر لیا ویں
 میں تیرا توں میری ہو کے تن من خاک رلا ویں
 تے غیراں دل جھات نہ پاویں پیروں چان چھڑاویں
 جے میں چھوڑ جھکیں دل غیراں میں نہ بلاں کداتیں
 تے جے تینوں میں نہ بلیا تیرا واس بلا تیں
 اکدم دور نہیں میں تیں تھیں توں بھی دور نہ جائیں
 ہاں میں دل تھیں نیڑے تیرے پوریاں کریں وفا تیں
 میں ٹھیک نہیں گل جھوٹی مناں یقین ڈولائیں
 خواب خیال نہیں ایہ گلاں مت کرو ہم اڑائیں
 تے میں عہدوں کدے نہ ہاراں توں بھی ہاریں نا تیں
 تے جے ہاریں غار کھلا ریں خود اپنے وچہ راہیں
 کچھ مرے کوئی لبھیں نا تیں لبھ پواں گا تینوں
 میں بھی یاد رکھاں گا تینوں یاد رکھیں توں مینوں
 رکھتا چھان اسادی صورت بنھ نقشہ وچہ دل دے
 یاریاں والے سخت کوشا لے یار نہ سوکھے بلدے

پھر کیا ہوا

اس گل بعد اودہ نور نہ دستیاتے پھر نظر نہ آیا
روحی خوابے اندر بے خود پورا برسر نہ پایا

پر نگلاں دے نازک معنے ہو ہو کے تلواراں
وگ گیاں وچہ دل سے ڈونگھیاں کھلے زخم ہزاراں
صبح ہوئی گھبرا کے اٹھی اٹھ اٹھاں جھمکایاں

سفنے والیاں نازک نگلاں یاد دے وچہ آیاں

بی طاقت ہو نعرے مارے کرتے لیراں لاپہیاں

زیور توڑ گنوائے چہرے ترست چہرہاں لایاں

بھلا ہوندا میں اٹھدی ناہا کد سے قیامت تائیں

تاں ایہ شے نہ چھلکے جانندی ملتوں چھوڑ کدائیں

کیوں میں اسدیاں نوری چمکاں دیکھ نہ ہوئی میرے

طالع انت جگاستنی لوں آن ستے تھاں میرے

پتہ ہوندا کہ ہوں ہارا داغ ابھسا گئے
تاں جاگن تھیں اگوں مردی مردی مرنوں اگے
مار گیا پر پار نہ کیتی پکڑ ویسے لٹکاتی !!
عشق پیار ادھار بھناعت جان گئی وپہ سائی
رائیں یار پراناں ملیا نوپیاں گلاں والا
روپہ گویا توڑا ڈایا ایہ دل سلاں والا
دوڑ گھروں دیوانیاں دانگوں دروازے دل آئی
نس گئے لوں بھ لیا داں ایہ دل آس لٹکاتی

رُو حی کے شیطان خادم نے اب تو اس
 سے بات چلائی اور اسے بھلا دیا۔
 روحی دے شیطان خادم نے پھر اس نوں بھڑایا
 بچھیا بیٹی دس تے سہی ارج خواب بھلا کی آیا
 روحی اس عالم توں بالکل ناواقف بے چاری
 سمجھ نہ سکی کی شے کر دی پتی اشارت کار می
 خوابے والا اس نے حالاً سارا کھول سنا پایا
 اس شیطان روحی نوں ایسے عجب طرح بھگایا
 سن کے حالاً فوراً اس نوں اس مکار بھلا یا
 آکھیا مینوں معلم تیرے خواب اندر جو آیا
 سچا اس دا عشق سی جس آنر تینوں بھرمایا
 دل دے آیتے دچہ اوہ ہن تینوں نظری آیا !!
 جس دے توں چمکارے دیکھیں میں دساں اوہ بندہ
 شہر پشاور اندر ڈیرا تیرے دلبر سندھ

شق ترا ہے سچا راہ دلاں دے سین دلاؤں
 کی جانیں تیری خاطر دکھتے کیاں نوں
 اوہ میرا بیٹا شمشاد خدیناں وچہ سدا دے
 توڑ نہ سکے جس نوں اس دا عشق زنجیراں پاوے
 یا لکل ایسے ہی اس نوں خواہیں نظری آئی
 لکل ایس طرح ہی اکدن سی اس گل سنائی
 ایسی ہی بے حالی اسدی تیری خاطر دیکھی
 جو جو اوہ سنائی دسی اوہ میں آخر دیکھی
 سچے آکے نوکر باپ ترے دا میں بن گیا
 بہ سنجوگ ملاؤں خاطر میں بردہ بن گیا
 تینوں ایہ گل نہ دسی توں سمجھ نہیں سی سکدی
 ہن دساں جد اس دی کشتی ^{توں} اٹھ اٹھ نس دی
 وچا بہت گھرانہ ساڈا دیکھیں تے من جاویں
 ساڈوں پیو پتریاں نوں اپنے سچے خادم پاویں
 بیٹی توں کلی ہیں بھرتی جوانی ہے دیوانی
 شادی ہو جاتے تے تیری مرض ختم ہو جاتی

ایہ حقیقت جس لوں میں سی بہت تھپایا ہویا
حالت تیری دیکھ کلجہ منہ لوں آیا ہویا !!!

بیٹی توں بس آکھے لگ مقصد تب تیرا
کراعتبار کریں نہ شک تے مطلب تیرا

روحی سوچیا اک دو دن پھر آخر میں کھلوتی
بڑا اثر سی اس شیطان دا بس پھر من کھلوتی

بس اجازت منگی اس تے کہ میں گھروں جاووں

یوسف تیرا تیری خاطر میں جانے کے آواں

اے قیمت توں عجب اچنہیا کدے زنجیر پواویں

لٹ لیجائیں عقل کدائیں موڑ کدی دے جاویں

کدے کدے سکھ و سدھیاں تائیں عمر گھنیں ویرانی

اُڑیاں مڑ پھر و ساویں کار ترے حیرانی

گردا بے گھت کشتی ڈوبیں ڈبیاں تے لاویں

پھر کدی ہڑ ہور لیاویں مڑ کے رو پڑ لہجیاویں

روحی بھل گئی تے اس دی ہمت مڑ کے سوں گئی

شہر پشاور والے پاسے کدھروں کدھر بھوں گئی

حی دھوکے میں آکر لفاس خاں ہی کو اپنا خاوند
 لیتی ہے۔ بعض سمجھانے والے خیر خواہوں کی
 بات کی اس نے پرواہ نہ کی۔

خان نون اس شیطان نے لاڑا چا بنایا
 کہ دتا جیسے کوئی حساں و ڈیرا آیا
 روحی بھوری ہین اتھ مسافراں دانگن رهندے
 کوئی رشتہ دار قریبی نہیں سن جو کچھ کہندے
 پایاں یاں ہمدرداں نے کچھ کھوڑا سمجھایا
 کے دے وچو بیٹی اس نہ ہووے تینوں پایا
 روحی آکھیا ایہ میرے ہمدرد تینوں
 اپنا کم کرو ایہ میرے کہو نہ کلی مینوں !!

سبھتے ہمدردی تے ایہ تشادی ہوگی۔ ابڑیا لاپور پشاور دی آبادی ہوگی

رُوحی مغالے کا شکار ہو کر نفسِ خاں کے
ساتھ خوشی خوشی رخصت ہوئی

وکی دواغ کرن رو رو کے اچ قراق اپنا تیر

تے ایہ ہیں ہیں دلوچہ کھندی ظالم روپو تا ہیں

رو رو کے ہیں وقت وہا تے اچ خوشیاں دا حالا

ہن ہن دے دیے آتے روون دا منہ کالا

کہو مبارک ڈولی پاؤا اکھیں نیر نہ چھانوں

ہو اچ میرے دل وچہ خوشیاں تھیں نہ راز چھانوں

کو نہیں مرجانیو سیتو پاس مرے بہ تار ہی

خوشی مری تے روپو تا ہیں ہوش کو ا کواری

میں بتر لستاں وچہ آہی آس سچن دی دھرد

اچ دربار چلی میں اسدے دلوں جہدی میں برد

تے میں جہنیاں مراد اں کارن رو رو سال گزارے

اچ سجتاں سنگ رل و سنے دے آون نظر نظارے

جہیں دل و لوں پروکیاں تا ہنگاں اچ چلی اسوار

بے رضوان چلے ول جنت شمت دھری عمار کی

چھڈو تھ سہیلیو میرے بہ کرو نہ زاری !!

گتے غماندے وقت وہاں تے ہن خوشیاں دی واری

شادی دیو چہ سوگ نہ گھنوا یہ کوئی ماتم تاہیں

جان دیو میں ہمدی جاواں خوشیاں والے زاہیں

کھارے شکن سوہاگاں والے مینوں چاہر نہلاڑ

جائے پہنچے میرے پاؤ خوشبو نوب لگاؤ!

کراسوار اول دی منزل خود مینوں چھڈ آؤ

پاس مرے کر گریہ زاری خوشی نہ دکھ بناؤ

چلی سبناں ول چک ڈیرے مقصد حاصل آتے

بخت سوئے قاصد گھلے خوش پیغام لیا تے



روحی کو لپٹا اور پہنچ کر پتہ چلا کہ اس کا نوکر زادہ

نفس اس خاں اس کا خاوند بن بیٹھا تھا تب

روحی کے حسرت بھرے بین۔

ویکھیا رستے وچہ اچانک تاں سمجھی سب کا را

اس خور شید فلک دے تھاں ایہ ملیا کی تا کا را

پاک نخلی میں جو ذیکھی اوہ کتھے ایہ کتھے !

میرا نوکر نفس خاں خاوند بن لگا متھے

اوہ خود نوہ ایہی اندھیرا شہید اوہا ایہ نکھتی

ایہ کتھا اوہ گل تھیں نازک جس وچہ خوبی رکھی

اوہ شربت ایہ کوڑا پانی۔ اوہ حلوا ایہ موہرا

اوہ شعلہ ایہ دھواں بے سرا اوہ چنبہ ایہ بھورا

اوہ رحمت تے ایہ بیماری اوہ مرہم ایہ کاتی

اوہ گوہر ایہ سنگ غصیب وا آن وچا وچہ چھاتی

اوہ بے عیب تھے یہ پر عیبیں اوہ دلبر ایہ دیرگی

اوہ عاقبت خیر تسلی یہ غم دکھ بد بھیری !

اوہ محبوب میرا نورانی ایہ ظالم ظلمانی

اوہ تسکین آرام دے دا ایہ حیرت حیرانی

اوہ محبوب مرا جمعیت تھے ایہ سمر گردانی

اوہ سامان خوشی دا میرا تھے ایسے سامانی

قسمت ظالم نال فریباں مینوں پٹ گویا

نہ میں اگے تھے جوگی دکھ تھے درد سوایا

اگے کچھ امید تسلی سن اوہ رہی نہ کاتی !

جے اگے سی درد جوگرد چہ جاں بسیں سن آتی

مجھی نوں ہتھ پاؤں لگی ناگ مرے ہتھ آیا

توڑن لگی پھل گلابوں کندے زخم لگایا !

مرہم دھری دلیدے زخمے ساڑو تا سو سارا

کراں تلاش علاج کتھاؤں درد لگا سو بھارا

قسمت دے ہتھ تیر پھر پھریا دھری امید شکاروں

تس میری دوچہ چھاتی ماریا کٹھ گزایا پاروں

اسے قسمت توں نال اساڈے کیوں پئی لڑیں لڑائی
 میں جاتا کچھ سکھ دیس میں تاں تیرے در آئی
 میں رکھ پیٹھ توفدی تشنہ دیرانے ڈگ پیاں
 زہر سپوں پہنچان نہ سکیاں آب سمجھ پی گیاں
 میں جنگل وچہ تن تنہائی ساتھی شیر رلا پتو
 راہ دا توشہ طلب کیتلے سپ آستینے پاپتو
 عاجز بکری گرگوں ڈردی آن وڑی وچہ تنہیاں
 تے ایہ درد نہ ہن ہک سکے عمر اں زار کریہاں
 بھکی بھکی شہید پیالے لین تولے آئی
 پر جڑ رہے تے لتاں باہاں زلیست امید نہ کائی
 میں بے حال گئی بھل راہوں وڑی بلا دے گھاتیں
 نخت افسادون لگی ایپر جان چلی اک جھانہیں
 داتے دریغ مری واہ قسمت کیوں تاہیں مر گیاں
 نازک زلفاں بھدی تاہیں عمدیاں کتھیاں پیاں
 کی کراں ہن کی کر سکدی چلی راہ اوڈے
 آپے تنغ چلائی گل تے ہن کچھ پیش نہ چلے

بھلا ہوندا میں غم وچہ مردی ہو ہو کے دل بیرے
 ہن ہوتا تانی کیوں اچ پھسدی وچہ دکھاندے گھرے
 ایس سہاگوں خوب رنڈیا مرگ بھلی لکھ واری
 نہ میں نال دیا ہیاں رلدی نہ میں رہی کتواری
 دل زخمی تے جگر دوپارہ دو حبا دیس پیرایا
 تے غمخوار نہ واپرو کاتی خاوند ظالم پاپا
 کیا کراں ہن کدھر جاواں تھاں نہ رہیا ٹھکاتاں
 میرے دانگ ہتیں اچ کوئی عاجز حال متاناں
 چیکے ویسے نہ رہ سکی ساہوریاں گھر سیلے
 پھلیا تھاوند بنیا میرا مٹھ نہ اون ویلے
 ماپیاں دے گھر تیرے قضیے وچہ رہیاں دن راتیں
 تے ہن واسا ہوون لگا غمدیاں وچہ آفاتیں
 میں گھائل دل درداں والی بڑے قضیاں والی
 آس غلط دھرنسی آتی رہی مرادوں خالی
 اچ امید نہ رہیا کاتی گیتا واسطے تکھی
 واہ حسرت میں غم دی گھڑی کرائی کیسی لمھی

عشق اجاڑ چھڈی میں دلیوں سٹی پرے پرے
 چیکے رہندی اوہو سہندی ادہ سن دکھ بہتر سے
 واہ قسمت میں کی کچھ دیکھیا اپر کی کچھ پایا
 خالی رہی مرادوں روندی دکھ دونا سٹخو آیا
 فصل کرم تھیں پاراں منگیاں پتے پلے تن کا تے
 نئے زخم لگے تن میرے غم دکھ درد پرانے
 کیساں بیٹوں خواہاں آیاں کیساں سختیاں پایاں
 میں بھل کے کس راہے پیکے پے گئی و س قصایاں
 تنے میں بھیں دل چھل ہوتے تنے سخت سیا پے
 یار نہ ملیا ویری ملیا تے ویری دے مایے
 تنے دکھ پتے سہر میرے تنے مشکل بھارے
 میں رونا دکھ کسے نہ سنا و گئے زخم قوارے
 تنے بیٹوں یگاں لگیاں تنے گھٹ نہ کاتی
 دہرت پرانی درد چھاتی . ظالم کونت کساتی
 تنے بیٹوں نیرے لگے تنے سخت سترائیں
 ملیا غیر سجن رُس بیٹھلے گئی واس بلا تیں

تنے ساتھی ساتھ للاتے تنے روپڑ وگاتے
 دل دکھیاتے جگر دو پارہ نین فراق جلا تے
 تنے میرے دہر دے دیری تنے بنے ویسے
 تن بالن من بل والا بنو رتوں نین ر نیگے
 تنے حرف طمع دے آسے تنے نقطیوں خالی
 میں خالی ہتھ میرا خالی قسمت ہے جیوں خالی
 تنے حرف ہوا ہوس دے تنے خالی ساسے
 انہاں تیاں میں ملکوں پٹی لالا کوڑے لاسے
 خالیاں نال پیادہ میرا میں بھی خالی ہوتی
 ہتھ میرا مقصودوں خالی تے سن واہ نہ کوئی
 بھر میرا دانایوں خالی تے میں درداں والی
 ایویں درد میرے دیاں اگلیاں بیتاں نقطیوں خالی
 دھردا ہولا کرم اسادا اس دا کھلا ہاڑا
 ساڑ ولا گھر دردالم داکھ سٹ اسدا ہاڑا
 طالع کوک کوکارا کردا واہ دردا واہ دردا
 دُور مراد ڈہکی دکھ اوہا اگلا محرم گھر دا

اوکھا دکھ دوا ڈا وعدہ آو مہر کھا تو ا
 اوہ دلدار دلاور رُسار لیل صلح کرا تو
 علم عمل دا عالم عامل داد عدل داد ادا
 محکم کار مکرم اکرم عہد اپدا اک لارا
 دل کٹر اسہ سکدا آہا آس سوا دکھ ڈا ہڈا
 آس گواکد ہووگ اوڑک سوکھا حال اسا ڈا
 دو دم ویم دوا ہو لگا بل سُکا گھاہ دل جدا
 رو دردا اس دکھ دادارو ویم سوا کد بدلا
 ہر دم رو دل دیر دا آہا آس وصال کو ساللا
 اوڑک ہر کھلا کد بدلا اصل وصال سوکھا لا
 اوڑک کا کاؤل اس گل رو دے آکھ سلام ہمارا
 عہد ہوو س معلوم اول دا محکم وعدہ سارا
 دس احوال کمال الم دا اس یم سیدک عدم دا
 کہ کر مہر کرم کرا بل دکھ کردکھ اس دم دا

—

رُوئی دردناک فریاد کرتی ہوئی
 بے ہوش ہو گئی۔ اس عالم میں غیبی آواز نے
 اسے تسلی دلائی اور دین کی طرف متوجہ کیا۔

سفنہ دے دچہ اون والے پتے چنگے پرکاٹے
 تن من نون لابنوسٹی برسوں دیس پر اٹے
 نال اسالیے سفنہ دیوچہ ول چھل بیت کماٹے
 غیراں دے ول قصد کراٹے اپنے راز چھپاٹے
 سفنہ دے دچہ کر پکیا یاں پکے قول پکاٹے
 ایہ پر پتے نہ دسے پکے خوب بھلیکے لاٹے
 لا لابنودچہ پردیاں لکیا لاٹاں چاہر ہواٹے
 خود غیراں دچہ سٹ اسانوں ملے جھگڑے پاٹے
 آہ میری سن وگدی رہتی وانگ ندی دیاں لہراں
 دن میرے سرہن گزارن گے دچہ فرقت دیاں قہراں

میں مرناں پر روندی روندی کس روناں بہ قہر کے
 قبروں نیر و گاندے زمین میں میرے لیے صبر کے
 کھن گے گل قبر مری تھیں عمدے کندیاں والے
 شرماون گے داغ برہوں تھیں باغاں دے گل لالے
 گل گل دے سر بلبیل روندی دیکھے گا جگ سارا
 ہر بلبیل دی ہر ہر آہوں راز کھلے گا بھارا
 تے ادہ راز دلاں وچہ اتر کر سی درد پوکارا
 سینے تھیں مجروح دلاندے وگسی خون قوارا
 تڑپ تڑپ میں جد تک زندگی رور و حاصل بھرنا
 میں مرنا دکھ تے دکھ تے دکھ جرتا بھارہ برہوں سردھرتا
 بے مقصود چلی میں بالکل توڑ امید جہانوں
 مرجاندی وچہ گورہ روپساں پٹی عشق مکاتوں
 خشت بنام ندیاں خاک مری تھیں بہ روناں کر آہیں
 جس گھرنوں اوہ خشت لگے گی اوہ گھر دستاں ناہیں
 لازم درد ہوتے متعدی قسمت واہ اسانندی
 ذات صفاتوں اسم خطابوں میں ارج گزری بجانندی

گرد غبارِ جگت و چہ چہایا میریوں حال ملا لوں
 وچہ افلاک اٹھتالی شکلاں رو دنیاں میرے حالوں
 مراں نہیں تے جیف میرے پر ایڈ قینے والی
 ایہ گل بول جھڑی غش کھا کے رہی تو اسوں مثالی

غیبی آواز

بے ہوشی وچہ غیبوں سنیاں ہوش سچھالی روحی
 آپے پایو نو دنوں ایسے حال ملا لیں روحی
 ایسے ہی کدی ملی تینوں اوہ محبوب جہا ندا
 جس دی رحمت تینوں بنی دے پاسے لے آندا
 اوہ محبوب ملے ہن تینوں آخر اکدن ایسے
 جلوے جس دے نالے جس دے ربدے توں کجھ دیکھے
 جاں ایہ غیبوں سنی بشارت پئی تسلی کاٹی
 اپنی غلطی اپنی بھل تے پھر روٹی پچھتاٹی

چہ آوازہ آیا دل بلوں صاف سنے گل ساری
 نئی گھٹیا رسم محبت والی نہیں ہم ساری
 ایڈے پاک اشارے دیکھے تاں بھی کچھ نہ سمجھی
 توں اک گندے بندے توں دلبر ساڈے تھاں بھی
 بیڈی بے عقلی تے ایدھر الفت والا دعویٰ
 یچھے لوڑ سچائی دی تے عبت ہے تھوٹا دعویٰ
 ظالم نال ملوث ہوتاں سانوں ملنا سمجھیں
 عجب جہالت ساڈا درجہ بالکل ہی نہ سمجھیں
 ایس کینے دی بن آلہ کار اسانوں بھالیں
 شان اسادی توں کی جائیں گلے سانوں ٹالیں
 جان توائے اسدے کر کے ساڈی خاطر روویں
 ساڈے کم کے نہ جھڑے موتی پتی پردویں
 دنیا والیاں قافی پاریاں کچھ معنے نہ رکھن
 گندے کپڑے کیونکر پاکیزہ خوراکاں چکھن
 ہور بے ہوشی آئی روحی نے جد ستیاں گلاں
 دل نوں پارہ پارہ کیتا انہاں نویاں سلاں!

روحی نون پھر ایس حال وچہ اوہ شاہ نظری آئے
 جو پہلے تو اباں وچہ پن تک صاف نہ نظری آئے
 فرمایا توں کی پڑھیا جو سانوں بھی نہ جانتیں
 اتنی مدت کی سکھیا جو سانوں نہ پہچانتیں
 رسم رسوماں تھیں سانوں پہلا کے خوش بھی سمجھیں
 نہیں دے سردار اسی پر توں نہ کشش بھی سمجھیں
 ساڈے دین دا مسلم بیٹی خوب مخول بنایا
 حیرت ہے کیوں اج دیاں بیٹیاں ایڈ مخول اڑایا
 تیرے جیسیاں پڑھیاں بے پرواہیوں مگروں لاہیا
 ان پڑھیاں نے ٹھوٹھیاں کونڈے بھر کے کم مکایا
 ساڈی فاطمہ بیٹی جس بیٹی لئی گھاسا تل ہوتی
 چپ چپاتی نوں روشنی دل اوہ مسائل ہوتی
 اوس نوں روشنی نوں تعلیم تچھے ہی پے گئی
 جہڑی اس نوں ساڈے کولوں دور بہت ہی لے گئی
 اچی سو ساٹیٹی تیری نوں واقف ہاں اسی ڈا ہڈے
 کر چھڈے جس بہت کھو کھلے شرم حیات ساڈے

فس خاں جو نوکر ہو کے گھر نیرے سے آیا
 میں روشنی نے اسنوں تیرا رخا و تدرینا یا
 کسے نہ پچھیا کی کر دی دھی توں بھی عقل نہ ورتی
 اس اچی سوساٹھی کتنی گندی کیتی دھرتی !
 رپ پتھے لگے نے اچی سوساٹھی و اے
 ری طرح اچے نکلن گے ایسانی دیوانے
 آزادی دا جو مفہوم لوں روشنی دسیا
 مسلم پورا عمل اچے نہیں اس اتے کر سکیا
 جے ثقافت دے شوقیناں کم بڑا بے کرنا
 مسلم پورے کافراں و اے کہاں ول بے کھڑنا
 ناج رنگ بے دینی فحشس تے زینت بے حیاتی
 پوری طرح اچے نہیں مسلم بیٹی تے اپنی
 بیٹی دس پڑھ پڑھ کے شنا پد توں ہو سیں ہڑھ گئی
 لیکن سانوں مشن بدے کس دے اڈے چڑھ گئی
 نام اساڈا روشن کافی مالک ساڈے کیت
 دشمن بھی جانن جو کم اساں دنیاتے کیت

بیٹھی پڑھیں سواخ ساڈے بہت ملن گے تینوں
جے نہ بھلیں گی گل ساڈی بھاگ لگن گے تینوں

پہلے جو چمکارے سی اوہ سی مالک دے جلو

دل تیرے توں جھل نہ ہوتے اُس خالق دے جلو

پھر حکموں اسماں تیری خاطر خود تشریف لیاے

مطلب سی اک بیٹی سدھے رستے دل آجاتے

اوہو مالک کل جہاناں توں میں اس دے بند

تھوڑے بندے چنگے باقی بھلے پھر دے گند

اسدا عشق ہے مقناطیس جو اس تھیں کھج بلاوے

خوش قسمت بندہ جو نیک بنے کشش و قح آوے

اَلَسْتُ بِرَبِّكَ رَبِّ تَحِيًّا نَبِيَّ اَكْهِيَا تُوں بھی

وَعْدَه اِيْذَا وُذِّا كَرَكِي خُوْب بھلایا توں بھی

اِنسا بھلیاں تیرے جسیاں کرہیں رب اپنے نوں

وہم گمان خیال ہی سمجھن لگیاں رب اپنے نوں

دیکھیاں اصلی چمکاں پھر بھی توں مطلب نہ پا

پھر بھی شیطاں دے بیٹے نوں توں خداوند بن

تیری نشان نہ سی ایہ بیٹی کیدا قہر کسا یو
 تینوں شیطان تے پھسلا یا ساڈی قدر نہ پایو
 تیری دنیا واسے کہندے گت تچھمت زن دی
 چھیتی نال ہی بیٹی حوادی بن گئی دشمن دی
 توں سا بھیں نہ واقف ہوئی ساڈا رب کھسلا یا
 ساڈا حال معلوم کریں جے ہن بھی چھیتا آیا
 چتھاں نعرے چھٹے جد روحی ایہ گلاں سنیاں
 کیوں میں اُس آقا دیاں گلاں نہ پڑھیاں نہ سنیاں

رُو تھی نے اگلی صبح بازار سے حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سوا نوح حیات کی کتاب منگا
 کر پڑھی تو وہ ششدر رہ گئی

وقت فجر دے جاگی روحی درد غماں وچہ مردی
 اپنے غلطی اتے وچہ وچہ سیا پے کر دی
 کر فرمائش اک سوا نوح دی کتاب منگائی
 پڑھ کے یوسف مدنی دے احوال رہی سودائی
 خواباں دیوچہ اون والے کیڈ نواز شش کیتی
 بے خبری غافل جاہل تے ایڈ نواز شش کیتی
 حال پڑھے اکھیاں کھلیاں بس روئی تے پچھتائی
 غفلت وچہ جو عمر گزاری اس تے حسرت آئی
 گمراہاں توں جس راہ پایا میں اس نوں نہ پایا
 اس دی اُمت وچوں ہو کے اس دا پتہ بھلایا

میں بگڑی تے اوستے پہنچی جھٹھوں مُشکل مُڑٹنا
 پہنچے شیطاناں دے پھس کے کیونکر اس ول مُڑٹنا
 اپنا آپ حوالے بن دشمن دے کر بیٹھی میں
 تے اپنا محبوب حقیقی غصے کر بیٹھی میں
 دلبر نوں صدمہ پہنچا کے ہن کی کس کرناں میں
 ظالم نفس خاں دے بے سخے وچہ ہی پھس مرناں میں
 اس دے دل وچہ لاٹاں بالن قول سبحن دے پکے
 مست الست پریم نشے نقیل زہر پتے اک تھکے
 ہن ایہ صبر قراروں لنگی منزل چاہد اگیرے
 شوق طلب دی لاٹ دیوچہ بلدی شمع اندھیرے
 داغ برہوں داروشن ہو یا کھلی چمک چو فیرے
 جاں ہو دود گئے اندھیرے کھٹے راز دھیرے
 ہن ایہ دل وچہ نظریاں کر کر آپ تیاں نہیڑے
 جس دلبر نوں باہر بھدی اوہ شناہرگ نقیل نہیڑے
 دانگ آسید زدہ اوہ بے خود چاہیڑی سہ عشق خمار
 سمجھ نہ آوے اچھے کسے توں اسدی ایہ ہمساہی

حسرت اور افسوس کے دریا بہا دیتے

میں کتھے کتھے تے اوہ کتھے جس میری حسان جلاتی
 جس دے کھل بھلیکھے میں بن قیدی ایٹھے آتی
 وچہ اڈیکان اسدیاں سردم میں کرساں ہن تارہی
 جے اوہ کدی ملے اکوادی پٹ سی تاں بیماری
 مینہ منگیاں اندھیری تھلی واؤٹھندی تھیں لویاں

ہا سے ایڈمڑل سے پائے نین ہو بھر رویاں
 میں اکھیں لئی سر مرہ منگیا تے توں خار پتھاتے
 میں پیراں لئی موزے منگے تے توں پر دھاتے
 رونے دی بیماری اتے میں دریاں پتھاتے
 وپندیان نیناں دیوچہ تہیاں توں طوقان پڑھاتے
 جہاں میں روز خوشی دا منگیا شب فرقت غم لاتے
 رات دھال منگی میں لیکن دکھاں دے دن آتے
 میں ترہائی شربت منگیا خونی جام پلاتے
 منگیا صبر علی بے صبری سکھ منگے دکھ پائے

جاں میں ٹھنڈا کھیں دی منگی تاں توں نین جلائے
میں آرام تسلی منگی توں سب بند ہلائے

میں چاہیہا ڈرد فراقوں جان میری چھٹ جائے
توں فرقت دے درداں والے پکے عہد پکائے

میں چاہیہا دیدار تیرے تھیں اڈن مرے دکھ وائے
توں دم بھر ہو کھڑا مقابل نین دونوں تر فائے

میں جاتا غم برہوں مکدا جان تیں دل جھک جائے
توں کچھ راز بڑے فرمائے میری سمجھ نہ آئے

میں چاہیہا میں وچہ بھلیکھے نہ پھیں مراں کوٹھائیں
توں کہ گیوں کہ کچیاں دا توں ناہیں بن داسائیں

میں چاہیہا یہ عہد برہوں دارو پڑ گھتاں دریا تیں
توں کہ گیوں نہ ہلیں قولوں جا دیں متاں ازا تیں

میں چاہیہا میں تینوں آکھاں زخم فراق گنوائیں
توں کہہ گیوں جے زخموں نہیں داغ لگے تده تائیں

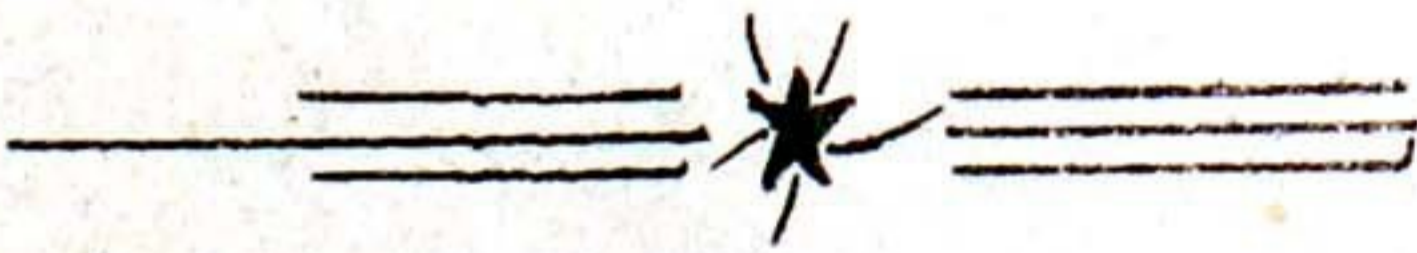
میں چاہیہا سکھ و ساں سیاں وچہ کھیلاں نرم ہوائیں
توں کہہ گیوں وگن سر سیتجاں اتوں نظر نہ پائیں

میں چاہیے بے قید رہاں تے وسوں بلند سرتیں
 توں کہ گیتوں جے مینوں ملنا تن من خاک رلاتیں

میں چاہیے مل کہاں کسے نوں مینوں صبر ملاتے
 تہاں کیا ہو غیراں ہلسی ساڈے دل نہ آتے

نہم دوا ایہی لاتی، ایہ ناصوروں رسیا
 پیر پھکے سی غم دی جالی پر پھکے گل پھسیا

اک دل پیا کھلاون لگی، تیج گیاں سو گندھیں
 دگدا پانی روکن لگی چھل تکتی چڑھ کنڈھیں



اے وچہ خواباں آون والیا

اے وچہ خواباں آون والیا رات براتی آویں
وقت نزول تراشب پھلی جاں جلوہ فرماویں

بے پرواہ نظر دی رمزوں سینوں دل لے جاویں

جاں توں پکی یاری لاویں اک بلدی وچہ پاویں

جاں ہفتاد ہزار حجابوں رخ تے پردے پاویں

تاں بھی دلیں اہلے لاویں تو دیاں ساڑ بھاویں

چا پردہ ہے جھات وگاویں پتھراں توں اک لاویں

ہر ہر برگوں لاٹ جھڑاویں لکھ لکھ طور جلاویں

باد صبا دس اس دلبردا کدھ تھساں ٹھکانہ

جس دا درد میرے تے کردا مڑ مڑ زور دھگانہ

اج طبیب نہ تیں بن کائی میریاں درداں والا

گھول پلا پوسقے اندر مینوں نہ ہر سپیالہ

اول والے زخم اتے توں ادیو مرہم لاتی

جس تھیں ہوش حیاتی والی رہی امید نہ کائی

تھاں تیرے دے پتے نشانی پچھ نہ لئے زبانوں
 تاں میں جا طواف کرتی سی صدق ایمانوں
 زندیاں دیوچہ واسا میرا مزدیاں وچہ شماروں
 اح بیزارا پراتے سکے میری گریہ زاروں
 واہ وادرو انہاں دا جہناں لگی عشق کٹاری
 جہناں دلاں وچہ درد نہ ہوون مرن بھلا لکھ واری
 عشقا چل صبر گھر نیڑے منزل ابھے دورا ڈی
 پانی چھڑک کرم داک دم جلدی جاں اسا ڈی



روٹی نے یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک خادم کی لکھی ہوئی دینی کتاب

میں اسلامی اقرار نامہ کلمہ پر یہ عجیب نظم

پڑھی اور اپنی لائمی پر بہت پریشیمان ہوئی

تازہ صدمہ دیکھ روٹی دارک سے اوہ کنجر

کچھ دل دھراؤ سے اس خاطر چپ رہے اوہ کنجر

ایسے شرارت والے مقصد نہ معلم روٹی نون

کیا کریں نال اسدے کچھ نہ معلم روٹی نون

پڑھے کتابوں حال احکام اس یوسف مدنی والے

زخم لگن جاں دیکھے رنگ جگ دی بد چینی والے

کی کچھ دسیا اس شاہ نے تے دنیا کتھے پھر دی

رب ہی جانتے اس حالت نون خلقت جتھے پھر دی

جا بازار قرآن مجید اک سی لیاندا روٹی نے

علم عرفانوں اک رسالہ بھی لیاندا روٹی نے

پڑھن لگی اک خادم یوسف مدنی کی کچھ لکھیا
دیکھتے روحی کی پڑھیا خادم سی کی کچھ لکھیا

اقرار نامہ کلمہ

بن سوچے بن سمجھے ساڈے وانگوں کلمہ پڑھنا
ایہ گویا بن پوڑیوں پٹ کے کوٹھے اتے پڑھنا
ایہ کلمہ اقرار اسلامی فوجی بھرتی والا
نیکی نوں پھیلانا کرنا بدیاں دامنہ کالا ! !
رب دا کلمہ پڑھ کے بے پوجا سی جی دی کرنی
اپنے جھوٹے کلمے دی تکلیف نہیں سی کرنی
کلمہ تے سچا سی لیکن توں جھوٹے نے پڑھیا
ایسا سچا موتی کیونکر رول دتاتی اڑیا ! !
کلمہ ستا ملیا سانوں قدراساں کی کرنی
کچھ جنہاں نوں جان کلمیوں پتی تلی تے دھرتی

نال خدادے جھوٹا وعدہ کرنا کلمہ پڑھنا
 جرم نہیں کوئی چھوٹا دوزخ و چہ پوے گا لڑنا
 آپھر سوچ سمجھ لے پن بھی سیدھے راہ تے آتے
 جھوٹے کلمے تھیں نہ ایڈمی ہستی توں بہلا تے
 ادھا کلمہ ہے کہ رب تیرا اللہ توں پڑھیا
 اسدے نال محمد الرسول اللہ توں پڑھیا
 ادھو ایڈمی وڈی ہستی و چہ وکیل بنا کے
 پاس لحاظ نہ کیتا ڈھٹ ہو یا توں بھل بھلا کے
 پاک نبی داسو پینا دین اسلامی جے توں منیا
 خوش قسمت ہیں ڈاڈا راز ایمانی جے توں منیا
 یعنی پاک نبی دے کلمے تھیں توں مسلم بنیا
 حق قانون انہاں دامن کے ہیں توں مسلم بنیا
 ایس شرع نے مسلم قوم دے نال دلایا تینوں
 ورتہ دنا عقد کرایا سال دلایا تینوں !
 سب کچھ ایٹھے پایا اودھر جنت دی چاہ رکھیں
 گل تے ٹھیک ہے مسلم ہیں توں کیوں نہ وی چاہ رکھیں

دو جے پاسے بھی دیکھن دا .. سکن آیا ویلا
 پے کچھ حق ادا کیتا یا محض ٹپا یا ویلا
 کیا اس خاطر کہ ہن رب رسول نظر نہ آندے
 خود مختار ہیں پھن والا کوئی نہ وچہ دتیا ندے
 توں سی ناسب غیر ملک وچہ غیراں دے سنگ زیا
 بھل گیا کہ کتھوں آیتے کس کس ڈھنگ گھیا
 سب کچھ پاکے سب کچھ کھاکے توں مگر یا پھر دا
 یعنی اپنے اصلی وعدے توں ہیں پھر یا پھر دا
 جو دستور خدا نے تیری خاطر آپ بنایا
 اوہ چھڈ کے جو لوکاں کڈھیا توں اس توں اپنا یا
 لوکاں دی مرضی کرنی توں یا پھر اپنی مرضی
 لب دی مرضی نہ کرنی نہ پاک بنی دی مرضی
 دیکھ بغاوت سخت جرم ہے سخت سزا بھی اس دی
 جو فوجی باغی ہو جاوے دیکھ سزا کی اس دی
 دنیا دے سب قانوناں وچہ باغی پاوے پھانسی
 گولی تال اڑا دیندے یا عمر قیدتے پھانسی

رَبِّ دَا بَا غِي هُوَ كَيْ تَبْجِئِينَ كَيْ رَبِّ تَبْجِئِينَ
 اودھر پاک نبی فرمادون رَبِّ تَبْجِئِينَ رَبِّ تَبْجِئِينَ
 ایہ فرمان سمجھ کے جھوٹے توں پرواہ نہ کر دا
 بیسججے کہ من دا کیسے توں پرواہ نہ کر دا !
 توں ایمان خداتے رکھیں کہنا نہ توں منیں
 عجب ایمان تیرا یسے بھائی عجب طرح توں منیں
 کلمہ ہے اقرار اسلامی قوجی بھرتی والا

کلمہ پڑھ کے بندہ بن در نہ ہو سی منہ کالا !
 إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ
 وَأَمْوَالَهُمْ بِآبِئَانٍ لَهُمْ وَآبِئَانَهُمْ تَكْرَهُنَّ
 مومنوں کو لوں انہاں دے جان تے مال خریدے اللہ
 ایس طرح کہ انہاں دے بدلے جنت دیسے اللہ
 مومنوں دے مال تے جاناں اللہ جیساں تائیں
 اس دے بدلے جنت اوہناں دیسی اللہ سا بیس
 تے جے ایہ چیزاں ہن ہوراں نوں وچین ٹر پتے
 بلکہ رب نبی دے دشمنوں نوں وچین ٹر پتے

دشمن دی فوجاں وچ بھرتی ہو عرباں تے چڑھے
 ترکاں مصریاں نال بھی بہت بہادر بن کے لڑیتے

کل اٹھاراں روپیاں تے دہی جی حسابان دو بارہ
 اولی الامر انگریزاں نوں جدتوں منیاں سی یا رہ

ایہ مجبوری دسیں گاتوں روزی دے مسئلے نوں

ویسے بن مجبوری بھی توں وک سکدا پیسے توں

پکا مسلم جس د امرنا چیناں اتے تمنازاں

لغرض محبت دیا لینا نالے نذر نیازاں

خالص اللہ خاطر ہوون تے ایہ مخلص ہووے

منے حکم خداد سے پاک نبی دا عاشق ہووے

قُلْ اِنَّ صَلَوَاتِي وَنُسُكِي وَمَحَابِي دِمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ اُقْرَبْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

مشرعی فقہی قانونی ایمان خواہ ہو سی سوکھا

پیکن اللہ دے گھر والا ایمان کافی اوکھا

ایسے منہ دے لفظ تے ظاہر دا دھوکہ بھی چلدا

اوکھے تینتوں عشق تے اخلاصوں ہی سیکہ چلدا

معمولی اقرار زبانی تے ورتش جسمانی
 تے ادنیٰ مالی قربانی رہی ایسا نشانہ
 ایہ کم کافی جنت خاطر و اعطاء صاحب دستان
 بعضے ویلے باہجہ انہاں دے بھی وچہ جنت گھن
 ایسے اللہ نال تعلق ایڈی سستی شے نہیں
 ایسے غلط بھلیکھے وچہ کدی اسے بھائی توں پے نہیں
 شرعی ایماں دے فائدے اسیں اے حضرت اٹھانڈے
 مسلم سوسائٹی وچہ دُسدے اتے مفاد اٹھانڈے
 شادی ویاہ میراث تے کیا کیا اس ایماں دا بدلہ
 رشتہ داری لینا دینا اس ایماں دا بدلہ
 جے فرماؤ جنت خالی گلاں تھیں مل جائے
 رب دا قرب زبانی رسمی چالاں تھیں مل جائے
 وانگ کفاراں اللہ ولوں لا پرواہی ہووے
 ساڈے کسے شمانہ اندر نہ حکم الہی ہووے
 مسجد وچہ کدی جا کے عمر اندر نہ ڈٹھا ہووے
 روزے حج زکوٰۃ نماز و حکم اک ٹھٹھا ہووے

بلیک ملاوٹ دھوکہ رشتوت سب کچھ جائز ہووے
 ہر بریاتی دی کرسی تے مسلم فائز ہووے
 رسمی کلمہ پڑھ کے رسمی طور مسلمان ہونا
 ایسے لوکاں دا کی درجہ اللہ دے ہاں ہونا
 انہاں لطور مسلمان کیا تموزت تا تم کیتا
 کافراں تھیں مجموعی طوروں کیا اچھا کم کیتا
 ایسے مسلم لوکاں تھیں رب سوہنا کیوں خوش رہندا
 پھر عیسایاں اتے یہودیاں تھیں ناں کیوں خوش رہندا
 بندیاں خاطر نفساں خاطر بندے کیا کچھ کر دے
 اوہ کتھوں دے مسلم جو رب خاطر نہ کچھ کر دے
 نفس لئی اسی کی کچھ کر دے لوکاں خاطر کی کچھ
 رسماں خاطر کی کچھ کر دے دنیاں خاطر کی کچھ
 اللہ خاطر کی کر دے ہاں کی کچھ کرنا بیسی
 ہر بندہ جے ٹھنڈے دل تھیں ایسا جائزہ بیسی
 سمجھ سکے گا کہ دراصل اوہ ہے کس کس دا بندہ
 رب دا بندہ یا غیراں دا یا پھر نفس دا بندہ

آؤ سے دل تھیں کلمہ پڑھ کے راہ تے آیتے
دنیا و پون شیطانی دھوکے تھیں نبی کے جایتے

روحی نے اسی رسالہ میں نئی روشنی کی
شیرانی بیٹیوں کی صدر اپوا کی ایک تقریر کے جواب

میں یہ نظم پڑھی تو بہت متاثر ہوئی

صدر اپوا مرداں نوں واہ خوب نصیحت کیتی
دل تے نظر ایں پاک کرن کیا خوب نصیحت کیتی

ایہ بھی فرمایا بربایاں وچہ نے مہری بندے

پاکستان وچہ مسلم ہی تے ایہ مہری بندے

مختر گل ٹھیک ہے ایسرا ددھر بھی سمجھاؤناں

کارج دی کڑیاں تے بے غم بیگماں نوں فرماؤناں

ادہ بھی ہوش کرن زینت تے کھے نہ رٹریاں جاون

چھڈ مدینہ مکہ یورپ دل نہ کڑیاں جاوت !!

چست لباس تے میک اپ ننگے لہرتے تویں دوپٹے
 یا سوہنے بھر کیے برقعے کالے نیلے کھٹے
 شاپنگ کر دیاں شاپاں دی آرائش کر دے پھرتاں
 زینت زیبائش دی خوب نمائش کر دے پھرتاں
 ایہ اسلام کتھوں دا ہے کچھ سالوں بھی بتلاؤ ناں
 ایہ یورپ دا مذہب ہوسی کاسنوں سی اپناؤ ناں
 پیغمبر دی پیاری بیٹی دا اسوہ سی پڑھتاں
 ناول افسانے ہو پڑھدیاں رہندیاں اوہ بھی پڑھتاں
 ذرا تقابل ہو جاسی اپنا تے اس سیدہ دا
 حجت دی سرداری والا عہدہ جس سیدہ دا
 پتہ لگے کہ سادگیوں فقروں کی درجے پاتے
 تے تہاں نیک نمونے اونہاں دے کہہ پڑے اپنا تے
 دعوت بد نظریاں نوں دیوں خاطر جو بھٹی نکلن
 کیوں تا پاک نظر تہ اونہاں نوں دیکھن لئی نکلن

رُوحتی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مشن اسلام کی یہ محمل تعریف پڑھی
 تو اسکی تیرانی کی حدتہ رہی

میں کی دستان میں کی جاننا نشان نبی سرور دا
 کاش کدی توں جانیں سوہتاں نشان نبی سرور دا
 رنگ وطن دیاں سداں توڑیاں پاک نبی تے بھائی
 اک خدادے بندے سارے اکو قوم بنا لئی
 چنگا جو عملاں دا چنگا آنحضرت فرمایا !
 گورے کالے سارے بھائی سارا فرق مٹایا
 پنج بناء اسلامی اچ بھی اس مذہب دی کتنی
 سمجھ حقیقت چھڈ گراہی پھر مطلب دی کتنی
 دیکھ نماز پریڈ محمدی لگیاں دیکھ قطاراں
 تے تنظیم اتحاد اتفاقوں بھیاں دیکھ قطاراں

روز عیاشی داد دشمن سختی سہن سکھاوے
 بھکھ دامزہ چکھاوے بھکیاں توں باخبر رکھاوے
 ٹیکس زکوٰۃ امیراں اپر خاسا طراہیاں غریباں
 دولت دین امیر برادر خاسا طراہیاں غریباں
 حج اسلامی دنیا دا کھٹھ سال بساے ہوتا
 مسلم بین الاقوامی جلسہ ہر ساے ہوتا
 یورپ اس بھلے دیاں ہے ایسے نقلان کردا پھردا
 مسلم بھولا انہیاں دیاں نقلان تے مردا پھردا
 کلمہ ہے اقرار اسلامی فوجی بھرتی والا
 تنگی نوں پھیلانا کرنا بدیاں دا منہ کالا !
 توں انگریزی لوریاں سنیاں نے کان دینٹ سکولیں
 شاہیں بچہ برڈل بتسپارل کے سنگ مھوئیں
 پڑھ تارینخ اٹھا کے اپنی دین اخلاق بنا توں
 تے فن چنگے یورپ کو لوں بھاویں سکھ سکھا توں
 نیاز ساڈے نبی محمد توں کہہڑا ہے چنگا
 پے صدقے اتہاں دے قدماں توں جہڑا ہے چنگا

روحی نے قرآن مجید کے بعض مقامات کے مندرجہ ذیل
ترجمے دیکھے تو اس کی پینچیں نکل گئیں۔

سینا ۲۰۱
سورۃ تکوین: اَلْهٰکُمْ وَالتَّکٰوُرُ وَحَتٰی زُرْتُمْ وَاَلْمَقَابِرَہُ کَلَّا سَوَفَ
تَعْمُوْنَ مَرًّا کَلَّا سَوَفَ تَعْمُوْنَ کَلَّا لَوْ تَعْمُوْنَ عَلٰمَ الْیَقِیْنِ
تَشْرُوْنَ اَبْحَمَ مَرًّا لَتَرَوُنَّهَا عِیْنَ الْیَقِیْنِ مَرًّا لَتَسْتَبِیْنَ
یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ط. (ترجمہ)

غفلت دے نہیں نشے اندر گٹ رہو حرمی بند یو
ایویں قبریں تک خالی ہتھ ویسو حرمی بند یو

پھلتی معلم ہو سی ہے آج پتہ نہیں پیا لگدا
پک ہو جاسی جد دیکھو گے ہے آج پتہ نہ لگدا

دیکھو گے دوزخ پھر عین یقین تساں ہو جاسی
پھر فائدہ کی جبر آج یقین تساں نہ آسی !

بچھاں گے پھر تساں تھیں اپنییاں نعمتاں دائل بند یو
کھا کھا مفت ہو کر دے رہے ناشکریاں غافل بند یو

بادبجوں شان نزول ایساں سوورتاں پیکر آیاں
 تیری خاطر نہیں آیاں تے کس دی خاطر آیاں

سپارہ ۱۸ - سورۃ: النور
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ه
 وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ
 الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ه وَلَوْ
 لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِّنْ
 أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ه وَاللَّهُ
 سَمِيعٌ عَلِيمٌ ه - (ترجمہ)

اے ایمان والو! شیطان دے پیچھے جاؤ
 جے کوئی شیطان دے پیچھے جاتے تے بتلاؤ
 اس نے بریاں باتاں بے حیاتی دل سے جاناں
 ایس طرح تال اپنے دوزخی کھاتی دل سے جانناں
 جے کر فضل خدا داتے اس دی رحمت نہ ہووے
 کدھے بھی سدھرنہ سکدا کوئی جے برکت نہ ہووے

جس لوں چاہے رب سنوارے ایہ ہے اس دی مرضی
ہے سمیع عظیم خداتے کردائے اپنی مرضی

—

سپارہ ۷۰ - سورۃ مائدہ

وَإِذَا سَمِعُوا صَافِرًا إِلَى الرَّسُولِ قَدِمَ
أَعْيُنُهُمْ تَفِيضٌ مِّنَ اللَّهِ مِمَّا غَرَبُوا مِنَ الْحَقِّ
يَقُولُونَ رَبَّنَا أَصْنَفْنَا كُتُبَنَا صَحاحًا شَاهِدِينَ ۝

(ترجمہ و مفہوم)

حضرت یحییٰ کو لوں قرآن مجید شاہ جہتہ سنیا
سورۃ مریم وچہ مریم علیہ السلام سنیا
بعد ازاں ستر نو مسلم علیاتی کہی آتے
انہاں آکے ڈیرے سی وچہ مسجد نبوی لائے
سن قرآن انہاں بھی میل دلاں دی رو رو دھوتی

ایہ آیت ہے انہاں پیاریاں بابت آتی ہوتی
سنیا جس دم رب جو نازل کیتا سی تہی اُپر
دیکھو اکھیاں وچہ انہاں دیاں آنسو لیلے کیوتکر

ایس دچہ توں کہ حق نوں پہچان لیا سی ایہناں
 یوںے ایس ایمان لیا سے شاید سالوں لکھناں

سپارہ - ۹ سورۃ - انقال

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَجِلَتْ
 قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ
 إِيمَانًا. و ترجمہ مفہوم،

مومن اوہ جنہاں دے اگے رب دانناں جد آوے
 خوف خدا تعالیٰ دا اوہناں دا دل لرز اوے
 جدوں خدا دیاں آیتاں اوہناں اگے پڑھیاں جاوون
 تانہ لتے زیادہ انہاں دے ہوا ایساں جاوون
 اوہ بندے جو قائم کرن نماز تے مال خرچدے
 ایہ سچے مومن تے اچھے بندے اپنے رب دے

سپارہ :- ۲۷ سورۃ النجم

وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ
أَجِنَّةٌ نِي يَمْضُونَ أَمْهَاتِكُمْ فَلَا تُرْكَوْنَ آءَلْفُسُكُمْ هُوَ
أَعْلَمُ بِمَنْ تَقَىٰ ۚ

اَزِفَتِ الْأَرْفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ
أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا
تَسْبُحُونَ وَأَنْتُمْ لِلْعِبَادِ كَافِرُونَ وَاللَّهُ يَعْبُدُ وَأَنتُمْ

(ترجمہ و مفہوم)

رَبِّ تُوَدِّعُ تَرْجَانِ نَبْدَه كُدَّهِيَا جَدُوں ز مینوں
تے جدماں دے پیٹ اندر سو پیٹیاں دیو مکیںوں
بہتا پاک تے صاف ہوں دے نہ کوئی دعوے مارے
معلم سائوں جو کوئی ساتھیں ڈر دے رہے بچارے
آپہنچی نزدیک قیامت ہوئے آنے والی
کوئی ہستی نہ باہج خدا دے کھول بتانے والی
کیا اس محل تے کرو تعجب اے منکر انسانو
تے سیدے ہو روندے نائیں کافرے ایمانو

کھیل محول سمجھدے ہو تپیں ہوش کرو کتارو
سجدہ کرو خدادی بندگی کرو تے دم نہ مارو

سپارہ ۲۷ سورۃ:

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْتَمَزَتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُونَ

د ترجمہ و مفہوم

رَبِّ وَاحِدٍ ذُكِرْتُمْ حَتَّى كَفَّتُمْ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

تہ چھلے گھرتے گھٹ یقین ایمان جنہاں گندیانہ سے

اللہ باہجوں ہوراں دی تعریف ہے ویسی ہود سے

مشرک دلاں نوں دیکھو کیسی نوشی حقیقی ہود سے

رَبِّ نَبِيِّ دَاذْكَرْ قُرْآنِ حَدِيثًا جَدِوًا سَنَاءِي

تنگ ہودوں نفسانی سوچن کیونکر جان چھڑاے

ایہ علامت دل دی بیماری دی جو ہے غافل

اسی دا کریں علاج کریں پرہیز بھی کھلے غافل

سیارہ :-
سورة
وَصَادَقَ رُؤُوسُ اللَّهِ حَقَّ قَدِيرِهِ كَالْأَرْضِ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ ط سُبْحَانَكَ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ط

مفہوم

رَبِّ فِرَادِی قَدْرِ اِنہاں تہ ساڈی اصل جانی
کتن سوکھا سمجھیا کفرِ شرک تے تا فرمانی
روز قیامت کل زمین اس دی اک مٹھی ہو سی
تے پٹے آسماناں دی سبھے ہتھ مٹھی ہو سی
پاک خدا کی مطلب کوئی شریک بناؤ اس دا
خلقت دی کمزوری دیکھو رتبہ پاؤ اس دا

سپارہ ۲۲، سورۃ الدھر ۳۹، رکو ۴۶

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَىٰ آلِيبِ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ
 بِمَحْبُوطٍ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ
 فَاعْبُدْهُ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ه

ترجمہ و مفہوم

حکم تساننوں تائے پہلیاں توں سی صاف اساڈا
 بشرک کرو گے عمل اکارت جاسن پاسو گھاٹا
 بس اللہ دی کرو عبادت نبیو شا کر بندے
 جو اس راہ تے نہ آون اوہ مشرک دلہے گندے
 پہلا حکم نبی توں خاص مخاطب کر کے دسیا
 تیرے سمجھاون لئی اس پیارے توں کی کہ چھڈیا
 غور کریں توں بت نفس دا پوجیں زور و زوری
 شاید توں سمجھیں ایہ تیری معمولی کمزوری
 سب توں وڈا بت نفس توں اللہ تود فرماوے
 اَجکل مسلم اس توں بے فکر اہو پوجی جاوے

أَقْرَأْتِ مِنْ أَخَذَ لِحْمَةٍ مَهْوَاهُ

أَفْضَلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ دَامِطِيبِ كِرَوَاةٍ

سپارہ ۴ رکو ع مانہ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ. وَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(ترجمہ و مفہوم)

اے رسول پہنچاؤ جو رب و لوں پیغام آیا
جے ایسا نہ کر سو سمجھو نہ پیغام پہنچا یا
رب حفاظت کرسی لوکاں کو لوں تساں بچاسی
ناشکرے کفاراں نوں نہ طرف ہدایت یاسی
پہلے بند و بست حفاظت حسانی داسی کیتا
چھڑ دتا ایہ فکر جدوں ذمہ رب نو دسی لیتا

—

سیپارہ ۲۴ سورۃ زمر
 قُلْ يَعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا
 مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُمُوا
 لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ
 وَابْصُرُوا أَحْسَنَ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ صَنِيعَ رَبِّكُمْ
 قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ لَعْنَةُ وَالْمُنْكَرُونَ
 أَنْ تَقُولَ لَفْسٌ يَغْفِرُ لِي مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ
 اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّخِرِينَ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ
 هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى
 الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةٌ فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ بَلَىٰ
 قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ
 مِنَ الْكٰفِرِينَ هَذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا
 عَلَى اللَّهِ وَجُوهَهُمْ صٰوَدَةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
 صٰوِيٌّ لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ه

ترجمہ و مفہوم

کہ دے پیارے میرے بندیاں نوں جہناں ظلم کماٹے
 اپنے نفساں اُپر گناہوں لیکن پھر پچھتاٹے
 رب دی رحمت توں یا یوس نہ ہو ون توبہ والے
 نختے گا رب کل گناہ جے ہو اسدے متولے
 رب غفور رحیم خدا ہے واسع بخشش والا
 کچھ پروا نہ او تھے بندہ ٹھیک کرے جے چالا
 رجوع کرو رب اپنے دل تے کرو حکم برداری
 پہلے اس توں کہ آجاوے کتے عذاب خواری
 پھر نہ کوئی مدد کرسی یاد رکھو گل ساڈی
 کھول سنائی اسال حقیقت خاطر محض تسادی
 اتنے اعلیٰ عمدہ حکم نے اوں جناب اتارے
 منو بے خبری وچہ ہی نہ کتے عذاب اتارے
 مت پچھاوے پھر کوئی حسرت وچہ نہ رُپڑا جاتے
 کہ کیوں رب دے باسے کوتاہی وچہ وقت گنواٹے

ہاتے میں تے ہا سا سمجھیا تے پرواہ نہ کیتی
 ایڈی ہستی دی میں قدر نہ جانی چاہ نہ کیتی
 یا پھر آکھے اللہ کدی ہدایت میتوں دیندا
 میں بھی منتقی بن جاتا ارج دوزخ وچہ نہ پیتدا
 یا آکھے اک واری جے ہن موقعہ مل جائے میتوں
 نیک بتاں میں ڈاڈا ہے رب ارج چھڑاوسے میتوں
 لیکن آکھیا جاسی ہو چکا جو کجھ سی ہوناں !
 ساڈیاں آیتاں نوں جھٹلایا سمجھیا توں کی ہوتاں
 منکر ہو یا کافر بتیا تے چا تر توں بتیا
 کم عقلا توں اس نوں سمجھیا جس نے سا توں متیا
 روز قیامت دیکھو گے جنہاں رب سچا جھٹلایا
 کالے مہے ہوسن ادنہاں دے قدر جنہاں نہ پایا
 سن لے بھائی سوتھ سمجھ کے سورۃ زمر پڑھیں توں
 جے اسیں دادھا گھاٹا کیتا سا توں ان پھڑیں توں

سپاره ۲۹ سورة الحاقة

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ
وَالجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً فَيُؤْصِدُ أَرْضَهُ
الْوَأْقِعَةَ وَأُثْقِتَتِ السَّمَاءُ وَهِيَ يَوْمَ صِيدِ الْهَيْبَةِ
وَأَمَّا مَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَ صِيدِ الثَّمِينَةِ يَوْمَ يُؤْصِدُ عُزْرَتُونَ لَأ
تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَذَا مَا قَرَأْتُ
كِتَابِيهِ إِلَى ظَنَنْتُ أَنِّي صُلِقْتُ حِسَابِيهِ
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا
فُضَاءٌ أَبْيَضَةٌ كَلُؤًا وَأَشْرَبًا هُنَّ بِمَا أَسْلَفْتُمْ
فِي آيَاتِنَا مِنَ الْعَالِيَةِ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ
بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يُلِيَّتَنِي لَمَّا أُوتِيَ كِتَابِيهِ
وَلَمَّا أَدْرَمًا حِسَابِيهِ يُلِيَّتَهَا كَانَتْ الْقَاضِيَةَ
مَا أَغْنَى عَنِّي صَالِيَةٌ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَةٌ

خُذْ ذَا فَغُلُوهُ ثُمَّ الْحَبِيمِ صَلْوَةً ثُمَّ فِي
 سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ إِنَّهُ
 كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَلَا يَعْصِي أَمْرَ
 الْمَلَائِكِينَ فليَسْ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَمِيمٌ وَلَا طَعَامٌ
 إِلَّا مِنْ غَشِيلَيْنِ ه

روز قیامت دا احوال قرآنوں کھول سناواں
 سورة الحاقة وچہ رب سچے دے حکم دکھاواں
 جدوں صور وچہ اک چنگھاڑ اچانک پھونکی جاسی
 زمین بموجہ پہاڑاں چٹک کے اُتوں پھینکی جاسی!
 ریزہ ریزہ ہو جاسی ایہ جدوں قیامت آسی
 فلک بہت کمزور رہو کے بالکل ہی پھٹ جاسی
 ہوسن ملک کتاریاں پراٹھ ہوسن عرش اٹھائے
 گویا عرش نظر آوے گا اس دن فلک بجائے
 اس دن سب دی پیشی ہو جاویگی اللہ اگے
 چھپیا ہو یا راز نہ کوئی چھپسی اللہ اگے

نامہ اعمال جنہاں دا پکے ہتھ وچ ملیسی
 فخر وں دکھلاسی اوہ نامہ جدا سنوں اُتھ ملیسی
 آکھے گا پک سی میتوں رب بدلہ پورا دیسی
 سوایہ بندہ اعلیٰ زندگی پاسی عیش کرسی
 وچہ بہشت بریں جتھے میوے تھیں ٹہنیاں جھکیاں
 آکھیا جاسی بدلہ تیرا ہے کھاپی کر خوشیاں
 تے نامہ اعمال جنہاں دا کھے ہتھ وچہ ملیسی
 آکھے گا اے کاش ایہ نہ ملدا روسی ہتھ ملیسی
 کاش نہ میتوں معلم ہوندا میرا کچا چٹھا
 کاش ختم ہو جاندا میری ہستی والا قصہ
 میرے مال منال نہ میرے کم کسے بھی آئے
 میری سلطانی کھسی گئی وقت بڑے ہی آئے
 ایہ پچھتاںدا ہوسی اودھر حکم بلیگا پکڑو
 اس منکر گناہگار بندے نوں وچہ زنجیراں جکڑو
 ستر گز لمبی زنجیر لپیٹ اس نوں لے جاؤ
 دھکے مار کے اس نوں وچہ بھکدے ہوتے دونخ پاؤ

رَبِّ عَظِيمِ الْبِرْتَةِ وَنِيَا وَجْهِ اِيْمَانِ نَه لِيَايَا
 مَحْتَا جَانِ نُوں دِيُونِ وَا لِيْ پَا سِي كَدِي نَه اِيَا
 اَنجِ هِرْ كَزِي نَه دُو سْتِ كُو تِي اِسْ نُوں اِي تَه لِي هَسِي
 كَهَادِنِ پِيُونِ پِي پِ گَنَاهِ گَارَاں نُوں اِي تَه لِي هَسِي

سپاره ۱۷ سورة الحج ركوع ۱۰

وَجَا هِدُ وَا تِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا
 جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّسَلَّةً
 اَبِيكُمْ اَبْرَاهِيْمَ ط هُوَ نَسَبُكُمْ وَالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ
 قَبْلُ وَفِي هٰذَا اِيْكُوْنُ الرَّسُوْلُ مَثْبُوْتًا
 عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَا ءَ عَلٰى النَّاسِ
 فَاَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَآتُوْا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا
 بِاَللّٰهِ هُوَ صُوْلُكُمْ فَنِعْمَ الْمُوْكَلَّفُ وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

ترجمہ و مفہوم

محنت کرو خدا سے راہ و چہ حق جیسی محنت و
 چتیا تسال نون دین تسادے وچہ تاں نہیں زحمت دا

باپ تساڈے ابراہیم دا ایہ مذہب بھی لو کو
 انہاں نے مسلم نام تساڈا خود رکھیا سی لو کو
 پہلے ایہوناں چلیا آیا ہے اس مذہب دا
 اس قرآن بھی ایہوناں چلایا اس مذہب دا
 ساڈا شاید نبی دین اسلام تساں سکھلا سی
 تے شاید امت ایہ اگے پھر لوکاں سکھلا سی
 بس نمازاں پڑھو زکوٰۃ دیاں دیکھو پھر اللہ توں
 ادہ مالک ہے سو سنا مددگار کہو اللہ توں

سپارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون - رکوع ۱۶

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ
 وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ صَغُرُضُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ
 لِلزَّكَاةِ فَعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ
 إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِلَهُمْ
 غَيْرُ صَلْوٰتَيْنِ. فَمَنْ ابْتَغَىٰ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ
 هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِنِهِمْ رَٰعُونَ
 وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولٰٓئِكَ

فِيهَا خَالِدُونَ. الَّذِينَ يَرْتَوُونَ الْفِرْدَوْسَ وَ حُصْنَهُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ترجمہ

مومن جو ہو گئے بس سمجھو اوہ چھٹکارا پا گئے
دلوں نمازیں جھکنے والے مقصد پیارا پا گئے
مومن بندے ساڈے لغویاتوں کرن کنارا
دین زکواتاں تے خیراتاں دا کردے ہن چارا

تے قابو شہوات اتے نے پورا پورا رکھدے
بیویاں لونڈیاں بابت کج الزام ایسے نہ رکھدے

ہاں جے انہاں سوا کوئی ہو برائی دا راہ لکھے

پھر سدھیں بڑھنے والے ایسے مجرم سمجھے

ساڈے بندے عہد امانت دے بھی ڈاڈے سچے

آپنیاں صلواتاں دے بھی ہاں محافظ نکلتے

ایہ وارث انہاں لوکاں دے جو پہلے جنت لے گئے

رہن اس دے وچہ ہمیشہ جہ جنت وچہ پے گئے

—

سپارہ ۳۰ سورۃ النفاط

يَا أَيُّهَا النَّاسُ صَاغِرًا كَيْ بَرَّبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي
خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ إِنِّي إِلَهٌ مُّؤَدِّعٌ مَّا تَشَاءُ
رَبِّكَ كَلَّا بَلْ تَكذِّبُونَ بِالَّذِينَ

(ترجمہ)

رَبِّ كُنُوزٍ بَدِيَا كَيْ شَيْءٍ نَسَى تَلِينُوهَا بِرَبِّكَ يَا
رَبِّ بِنَا سَنُوَا رَجُو تَلِينُوهَا اس صَوْرَتِ وَجْهِ لَمِيَا يَا
كُلُّ هُوَا كِي هُوَا سِي تُوَا مُنْكَرُ رُوَا جَزَا دَا ! !
عَالَمِ غَيْبِ دَا مُنْكَرُ بَلْكَ مُنْكَرُ غَيْبِ خَدَا دَا

=====

سیارہ ۲۵ سورۃ الذخرف
 وَمَنْ يَعْتَشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ لَقَبِئْضٌ لَّهٗ شَيْطٰنٌ فَخُو
 لَّهٗ قَرِيْنٌۢ وَاَنْتُمْ لَبِيْذُوْنَ
 اَنْتُمْ مَّخْتَدُوْنَ ط

وَمَنْ يَعْتَشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ لَقَبِئْضٌ لَّهٗ
 شَيْطٰنٌ فَخُو لَّهٗ قَرِيْنٌۢ اٰیۃ پڑھ لو
 وَاَنْتُمْ لَبِيْذُوْنَ اَنْتُمْ عَنْ السَّبِيْلِ مَخِيْطُوْنَ
 وَجٰسُوْنَ اَنْتُمْ مَّخْتَدُوْنَ تَكْ بھي پڑھ لیں
 جو کوئی بندہ ذکرِ رحمنی اٹھیں وڑ جاوے

اسیں لگاندے اس دیتال شیطان جو پھر جاوے
 راہِ حق تھیں روکن انہاں نہ پرواہ اسے سمجھن
 آکھن اسیں ہدایت والے خود نوں راہ تے سمجھن

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَاَنْتُمْ اَعْلَمُوْا
 پڑھ سے آیت تا اول المؤمنین و بیجہ

تسیں سمجھ لیا یوں چھڈ دیساں تے نہ آزمائساں
 حالانکہ اللہ نے تے اچھے کیتیاں ہئیں آزمائشاں
 کون ادوہ جہناں جہاد کینتا سر دھڑدی بازی لائی
 چھڈ کے ربّ بنی نوں کس غیراں سنگ یاری لائی

سپارہ ۳۰ سورۃ اعلیٰ
 قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ
 بل تُوَفِّرُ وَنْ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ خَيْرًا وَابْقِيَا
 اس چھکارا پایا جس نے رب دا اسم پکایا
 پڑھی نماز تے اپنے اللہ کے ریس توایا
 ایس دنیا دی زندگانی نوں تسی دل تھیں چاہندے
 حقیقی باقی رہنے والی مڑ مڑ منوں بھلا ندے

اعلموا انما الحياة الدنيا لعب و لهو و زينة و تفاخر
 بينكم و تلك اثم في الاضوال و الاولاد كمثل عنت
 الخب الكفار نباته ثم يهيج فتراه مفسقا
 ثم يكون حطاما و في الاخرة عذاب
 شديد و مغفرة من الله و رضوان و ما
 الحيوۃ الدنيا الا صاع الغرور سابقوا
 الی مغفرة من ربکم و الجنة عرضها
 كعرض السماء و الارض اعدت للذین
 امنوا بآیة الله و رسله و ذلك فضل الله یؤتیہ
 من یشاء و الله ذو الفضل العظیم

ترجمہ

یاد رکھو دنیاوی زندگی ہے اک کھیل تماشہ
 زینت فخر و رخ اموال اولاد اول زیادہ
 جیسے مینہ داسبزہ سو بہتا دے کساناں تائیں
 اٹھے پیلا پوے سکا گھا بن رُل جاتا راہیں

زندگی داہے ایسا حشر تے ایہ آخر ہو جیاسی
 اوتھے پھر بخشش یار صتا یارب دی پھر تارا صنی
 دنیا دی زندگانی سمجھو تیں فریب نگاہ دا
 بخشش جنت لوؤ جو زمیاں فلکاں طرح کشا دا
 کیتی گئی تیار انہاں لئی ہو ایمان لیا تے
 اللہ اُتے تے اُپر اللہ دے نبیاں لیا تے
 ایہ ہے خالص فضل خدا دا دیوے جس نوں چاہے
 اوہ بڑیاں فضلاں والا رب بخشے جس نوں چاہے
 وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

ترجمہ

کہ برداشت معافی دینا کم بڑی ہمت دے
 ایسے بندے حقدار ہوندے ربدی رحمت دے

نیاز الدین نیاز غفرلہ

عام فہم ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے بعد
 روحی کو یوسف مدنی کی یہ احادیث
 دیکھنے کا موقع ملا۔

عام فہم ایہ مطلب پڑھ کے بہت اثر لیا روحی
 پھر حدیثاں والا اک رسالہ پڑھیا روحی
 کچھ حدیثاں ڈھٹیاں تے روحی نوں حیرت دھانی
 ایڈی وڈی دولت توں یں ہاں بنے خیر نمائی

حدیث شریف: (مروئی عن علی علیہ السلام) رواہ البیهقی
 در دلائل النبوة

ایک یہودی کا اسلام

اک طویل حدیث علی رضی اللہ عنہ دسن
 اک یہودی عالم داسرورہ ہر قرصہ دسن

اک دن کیتا اوس تقاضا تے پاک نبی فرمایا
 کول نہیں کجھ اس ویلے بہت اخلاقوں جتلا یا
 کیا یہودی جد تک نہ مل سے یس پرے نہ ہٹساں
 نال رہاں گا نہ چھوڑاں گا کوئی لحاظ نہ کرساں!
 فرمایا پھر نال ترے اسیں ہاں تو دیٹھے رہندے
 تیرا کہنا پورا کریتے اسیں ترے سنگ بہندے
 ظہر عصر مغرب تے رات تے فجر گزاری او تھے
 اصحاباں پروانیاں وانگوں کٹی رات کھرو تے
 اسنوں سمجھایا دھمکایا اے پر ہولی ہولی
 پتہ لگاتے حضرت روکیا ایہ گل دسی ہولی
 فرمایا رب میرے مینوں ایہ فرمایا ہو یا
 حق والے دا حق نہ دبتا ایہ جتلا یا ہو یا
 دن چڑھیا تے اوس یہودی دتی آن گواہی
 مومن ہو یا بیعت کیتی سی پرستان گواہی
 اللہ دے رستے وچہ ادھا مال اُس پیش کرایا
 عالم بھی اوہ وڈا سی پھر فقہ اوس ستایا

میں ازماون خاطر سب کچھ کیتا سی دانستہ
 ہن آزما کے نال تساڈے بوڑیا دل تھی رشتہ
 وچہ تورات بشارت پاک نبی دے حق جو آئی
 میں اک عرصے توں تکداسی آخر خود آزمائی
 پاک محمد بن عبد اللہ مکے پیدا ہو سی
 ہجرت کر کے یثرب وچہ اوہ چند ہویدا ہو سی
 اس دیاں صفتاں اخلاقی تورات اندر جو آیاں
 اخلاقاں دیاں اعلیٰ شانناں رب اس وچہ دکھلایاں
 بڑا امیر یہودی سی اوہ جد ایمان لیا یا
 بنیا شاہد رب نے پاک نبی داستان ودھایا



ثوابِ محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف :- عن انس ابن مالک قال قال ربح

درواہ البخاری ۱

حضرت انس روایت کر دے ایک بندے آپ چھپا
کہوں قیامت آسی حضرت تھیں اُس نے آپ چھپا
فرمایا توں محشر خا طر کیتی کی تیاری
کہن لگا کہ عم لال دی تے نہیں اتنی تیاری

ناہیں بہت نمازاں روزے صدقے میرے پلے
رَبِّ نَبِيِّ دِي الْفَتَّ الْبَتَّةِ يَوْمَ مِيرِے پلے

پھر فرمایا ناں انہاں دے ہو سیں روز قیامت
جس توں چاہیں ناں اسی دے ہو سیں روز قیامت

حدیث شریف :- راوی انس ابن مالک

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمُ مِنْ أَحَدِكُمْ حَتَّى
أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ترجمہ

حضرت انس روایت کیتی پاک نبی فرمایا
 رواہ ایشخاں ہے پھر ایس حدیث لٹی بھی آیا
 جد تک ساڈے نال محبت سب توں ودھتہ ہووے
 باپ کنوں بیٹے توں سب لوکاں توں ودھتہ ہووے
 مومن نہ ہو سکدے تساں جنہاں توں مومن کہندے
 ایویں زور زور رہو دوہ ہیاں توں مومن کہندے

مزید احادیث کا ترجمہ بھی روٹی نے دیکھا
 حدیث (۱)

پاک محمد سرور عالم نے فرمان سنایا
 جس مسلم نے اپنا کوئی پڑوسی جان ستایا
 اہل سمجھے کہ ایہ تکلیف سی اس نے سناووں دتی
 سناووں جے دتی تے سمجھو اس خدا توں دتی
 نال پڑوسی دے ہو پڑیا نال اساڈے پڑیا
 نال اساڈے پڑیا سمجھو نال خدا دے پڑیا !

حدیث (۱۲)

فرمایا جو مسلم بھائی دے کم دپہرے ہو تدا
رب تعالیٰ ایسے بندے دے کم دپہرے ہوندا

حدیث (۱۳)

فرمایا کہ شرم جیا ہے بات اک ایماں والی
تے ایماں پھیرے دپہر بہشت سے جادون والی
بے شرمی بد خوئی والی گل سمجھ لیوسارے
تے بد خوئی لے جا سٹے دوزخ دے وچکارے

حدیث (۱۴)

فرمایا کہ شفقت تائیں رب پسند کریندا
زرمی بہت پسند کرے زرمی تے نعمت دیندا !
سختی نال پسند خدا نون ہو سختی کردا ہے ! !
رب بھلایاں تون اس ظالم نون خالی کردا ہے

حدیث (۱۵)

فرمایا خوش خلقی ایس طرح گناہ پگھلا دے
نون دے پتھر نون ایہ پانی جیسے پیا گھلا دے

بد خلقی دی عادت کرے نراب عبادت ایسے
ہر کوئی جاتے سرکہ مٹھا شہد و گاڑے جیسے

حدیث (۱۶)

عرض کیتا کسے جنت وچہ ہو گل لے جاوے دستو
فرمایا غفہ نہ کر سوتے جنت وچہ دستو

حدیث (۱۷)

فرمایا کہ چپ بندے نوں آفتاں کنوں بچاوے
ذکر خدا دا کرتے نہ کوئی صنائع وقت گنوائے
چھوڑ ذکر نوں گلاں کرتا دل نوں سخت کرتیدا
سخت دلاں نوں رب سچا اپنے توں دور رکھتیدا

حدیث (۱۸)

فرمایا وڈیائی اتے تکبر چا در رب دی
رائی جتنی وڈیائی بھی دور خدا تھیں رکھدی

یہ موتوں کی جالی چالیس چھوٹی چھوٹی احادیث
 بھی روتی کی نظر سے گزریں

- موتیاں وانگوں بھریاں دیکھیاں بے شمار حدیثاں
 کیتا جان جگنووں ٹھنڈیاں سی مزیدار حدیثاں
 اک اک مصرعے وچہ حدیثاں دا ترجمہ کر کے لکھیا
 عربی نہ سمجھن والے بھائیوں دی خاطر لکھیا
- (۱) رکھنا لوں یاد تے رب حفاظت تیری کرسی
 - (۲) یا رکھیں گا رب لوں تینوں سامنے رب نظر سی
 - (۳) راحت وچہ رب نہ جھلویا وچہ مشکل نہ بھلے
 - (۴) دنیا وچہ مہمان طرح رہتا ایہ گل نہ بھلے
 - (۵) کامل کرو وضو شیرازہ قائم رب رکھیں
 - (۶) اولاد اداں دی عزت کرسی مسلم ادب سکھیں
 - (۷) غلطی نظر انداز بزرگاں دی کرنی حد شرعی
 - (۸) توڑن جیکر کہنا پے گا نہ توڑن حد شرعی

(۸) پاک صاف سونے دی جیکر عادت تلساں بنا سو

درجہ تلساں شہادت والا ملسی جلد مر جا سو

(۹) عزت و ڈیاں دی کرنا چھوٹے تے رحم کماؤ نا

روز قیامت بیشک ساڈی ملاقات لتی آؤ نا

(۱۰) تسیں معاف کرو گے تلساں معافی دتی جا سی

(۱۱) اہل زمین تے رحم کرو رب فلکوں رحم کما سی

(۱۲) میری اُمت وچوں جس نون بلو سلام کرو تے

اپنیاں نیکیاں وچہ اضافہ ایسے تسی کرو گے

(۱۳) گھٹ گناہ کر سوتے موت آسان تلساں لتی ہو سی

(۱۴) دھوکہ کھاندے دیا دار کہ موت ہو راں لتی ہو سی

(۱۵) کسے دی مشکل عالم کنوں جے کوئی حل کرا سی

روز قیامت قدم کبن جدا وہ تھٹ پیل لنگھ جا سی

(۱۶) دعوت با تھجے کھانے خاطر کوئی وارد ہو یا

نکلیا وانگ لیرے پور طرح سی وارد ہو یا

(۱۷) چالی روز دی مدت جے کسے نال اخلاق گزار سی

حکمت دے پتے ول دیوں ہون زبان تے جاری

- (۱۸) پشیمان داکوئی جیکر معاف گناہ کر دیسی
 روز قیامت اس دی لغزش مولا معاف کرسی
- (۱۹) تنگدستی جے کوئی بندہ کرے خرابی پیدا
 روز قیامت رب اس خاطر کرے کشادگی پیدا
- (۲۰) خیمروں جے دروازہ کھلے کسے لئی رب دلوں
 سمجھے وقت غنیمت بند بھی ہو سکدائی رب دلوں
- (۲۱) ناپستد گناہ جس نوں اپنے اس معافی پائی !
 بھاویں بھل وچہ صاف انہاں خاطرہ معافی چاہی
- (۲۲) جو رب نوں بلنا چاہے رب اس نوں ملن چاہے
 رات نمازیں جو کٹے دن نوں خوش رُوبن جاوے
- (۲۳) جس دے تال بھلائی کرنا چاہے رب تعالیٰ :
 سمجھ دین دی اس نوں بہت دلاوے رب تعالیٰ
- (۲۴) جو رب خاطر عاجز ہو سی رب بلند کرسی
 معاف جو کرسی کسے نوں رب اسنوں خور بند کرسی
- (۲۵) اوس ہلاکت پاتی جس وارث لئی دولت چھوڑی
 آپ بریاں بیکے ایجنہوں داگ سی واپس موڑی

(۲۷) حاکم جہدوں بتائے جاؤ احسان کر دے رہتاں

(۲۸) چھٹی تیرات خداداد عقدہ ٹھنڈا کر دے رہتاں

(۲۹) رشتہ داراں سنگسار نیکی زندگی طولانی کر دی

(۳۰) حیرت مآواں دے قدماں نھلے بہن تیری مرضی

(۳۱) درمیان اذان اقامت رد دعائے ہودے

لیکن بھائی ادہ دعائوں کی ساڈی طرح نہ ہودے

(۳۲) مومن دا ہتھیار دعائے تھم دین واجباً نو

بے شک تھی دعائوں نور آسمان زمین دا جانو

(۳۳) مومن ڈر ڈر وارے انے سائل رب دا تخفہ

مومن بناتے رہے توں بن کے سائل رب دا تخفہ

(۳۴) عزت والیاں گلاں وچوں سوہتیاں توں ایہ جایتیں

یدی کرے جو تہہ تقیس اس تقیس توں نیکی دی ٹھانیں

(۳۵) دیویں اتہاں عزیزاں توں محروم رکھن جو تبتوں

معاف اتہاں توں کریں جو تلمو سنگ کر چکن تبتوں

(۳۶) اعلیٰ اخلاقاں دیاں خداں اسی دکھا دن آتے

شان اللہ دی رحمت دی اک نویں دکھا دن آتے

(۳۷) کامل ایمان ہیں انہاں دے خلق جہناں دے اچھے
نال اپنے گھر والیاں دے نے خلق جہناں دے اچھے

(۳۸) بے اچھے اخلاقاں والا بہت پسند خدا توں

دن روزہ تے رات عبادت سمجھ توں اب اسدا توں

(۳۹) پچھیا کے کہ سب توں اچھی نعمت حضرت کیہڑی

فرمایا کہ نیک اخلاق دی دولت دسسی جہڑی

(۴۰) لو کو مال تساڈا نہ کافی سب لوکاں تاہیں ! !

خوش خلقی اخلاق تہیں وٹسکدے سبھاں تاہیں



رُو حنی نے یوسف مدنی کی ان تبلیغی مشکلات
کا مطالبہ کیا تو روتے روتے بے ہوش ہو گئی

اک رسالہ کیسے تیار مند دا لکھیا پڑھیا
اس وچہ حال بنی دی تبلیغی کوشش دا پڑھیا
ایہ لفظ کج واقعات دا درد و دردوں چھا ہویا
حرف حرف بے غم درداں وچہ چیا چیا ہویا

بنی ہاشم کی دعوت کا دن

بنی ہاشم دی دعوت کیتی پاک نبی سرور نے
کل برادر بولتے تے اج گھر پیغمبر نے

دیکھو نبی پیافرماندا سنو برادر سارے !!
کم بڑا میرے ذمے لایارب اکبر پیارے
کون ہے جو امداد کرے کسی وچہ اس کم دے میری
اللہ پاک جزائیں ویسی مدد کر دے میری

نیویاں پائی بیٹھے سارے کسے نہ سنخن الایا
دیکھے نبی خدادا کسے عزیز نہ ہتھ اٹھایا !

اک بچہ دس سالہ اٹھیا ساری محفل دپوں
بولیا ایہ جو تھوٹا کمزور اسی محفل دپوں
میں امداد کراں گا حضرت پورا ساتھ دیاں گا

عمر اں تک جدا نہ ہوساں ایسا ساتھ دیاں گا
نام علی رضی اس بچے دا جس ایہ برأت کیتی
شیر خدا لقب اس بچے دا جس ایہ ہمت کیتی

ہس پتے سارے تے ہس ہس کے پھر عدمہ پہنچایا
کسے برادر ایس ہم وچہ ذرا نہ ہتھ اٹھایا
یعنی خاص عزیزاں تے بھی کوئی ساتھ نہ دیتا
نبی اودا اس کھڑے دیکھن جد کسے بھی ساتھ نہ دیتا

کی کچھ پڑھیاں لٹھیاں دل وچہ کون کرے اندازہ
عدمہ پہنچیا حضرت تائیں کتنا بے اندازہ
اسیں سمجھدے تریج پھلاں دی تخت نبوت والا
جس اتے بہ حکم دنیا یک لخت نبوت والا

ابو جہل کی ایک ظالمانہ حرکت

اکھیاں بند کر یک بک جھٹ بھراسد نیادی چھڈیتے
 دل دے دچوں غیر خیال ذرا دنیاوی کڈھتے
 وچہ تصور دیکھو مکے دے وچہ اک پاڑا سے
 کٹھا ہو یا مجمع دیکھو بندے کتنے سارے
 اک ظالم نے اک مظلوم دے گل وچہ کپڑا پایا
 وٹ دے کے گل گھٹ دا ظالم ترس ذہ نہ آیا
 اوہو! ایہ تاں نبی محمد سرور دو عالم دا
 پھٹ گیا لکھنے تھیں پہلے صدے تھیں جگر قلم دا
 نہ صدے تھیں گھاٹل ہو ویں اس دل دوزخ تیر تھیں
 جھوٹے دعوے الفت والے گردا رہیں فخر تھیں
 کیا قصور اتہاں نے کیتا نہیں کسے تے پچھیا
 آخر ابو جہل نوں ابو بکر نے آکے پچھیا

ایڈ انٹراف بندے تے ایڈے ظلم توں کردا رہندا
 ایہیں قصور دوں کہ اللہ نوں اوہ سب دا رب کہندا
 ایہ محبوب پیارا رب دا ایہ آزمائش اس دی
 ویسے رب نوں کتنی پیاری سی آسائش اس دی
 ایہ دھرتی دے او دھرتی دے گھر وچہ عزت دیکھو
 سختیاں ایڈیاں ایڈیاں دیکھو غم تے کوفت دیکھو
 ایسے مجھ دے تیج پھلاں دی تحت نبوت والا
 جس اتے بہ حکم دتا یک تخت نبوت والا

الوجہ کی ایک اور شرمناک شہادت

ایسے طرح تصور اندر کعبے دے وچہ آؤ

بڑھے نمازاک نوری پتھر دیکھو فرحت پاؤ

ادہو پتھروں اوچھری گندی اک ظالم نے سٹی
گندھیں بھریا جہم مبارک کافر لعنت کھٹی

ایہ نے نبی محمدؐ ان سب جنہاں دے شیدائی

کلمے تے بے بس اس ویلے کوفت سخت اٹھائی

فاطمہ بیٹی خیر سنی تے گھر تھیں دوڑی آئی

سجدے دے وچہ ڈٹھے حضرت گندگی اتہاں اٹھائی

پانی لیا کے دھوے بیٹی رووے تار و زاری

مینوں تینوں خیر نہ کس دکھ وچہ ادہ گھڑی گزاری

اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تخت بنوت والا

جس اتے یہ حکم دتا یک تخت بنوت والا

طائف والا دردناک حادثہ اور مکہ میں
ظلم و ستم کی انتہا

تصور دے دچہ چلدے طائف اول مڑ آئے
پاک نبی تے پتھر برس غم دردوں رہا جاتے
سینہ پھٹ جاتے جے عاشق پاک نبی داہوویں
سچا ہوویں تے توں رو داغ دلیدے دھوویں
سندے غنڈے پچھے لگے ظالم پتھر مارن
دردوں بلٹھن پاک نبی تے باہوں پکڑ کھلا رن
لکے توں بابوس ہوتے تے سی طائف اول آئے
انہاں نوں سمجھون کہ شاید مہر انہاں دل آئے
ظالم سی سردار شہر دے انہاں آکھ سنا یا
اپنے شہریاں نوں سمجھاؤ تاں سی ایستھے کیوں آیا
شہروں کافی دور سٹ گتے کر بیہوش نبی نوں
خونوں بھرے نعلیں مبارک رہی نہ ہوش نبی نوں

کرین اندازہ ایہ کی بنیاً سوچ کدی اسے بھائی
پاک تہی دی ایڈ مصیبت ہے کدی سنی سنائی

اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تخت نبوت والا
جس اتے بہ حکم دتا یک لخت نبوت والا

ہجرت کی رات

آہجرت دی راتے کریتے مکے داتھارہ

قتل کرن لئی گھیرا پایا کویں کفاراں یارا

ابو بکر اتے حضرت وچہ چٹا ناں جانڈے دیکھیں

وچہ اندھیرے ٹھوکران لگن تے اوہ کھانڈے دیکھیں

اسیں کدے بھی ذکر سننے نہیں حضرت دے دکھانڈے

تعتاں سن سن معجزیاں دیاں لیس تیرک کھانڈے

اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تخت نبوت والا

جس اتے بہ حکم دتا یک لخت نبوت والا

روحی نے فقیر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کی شان کا مطالعہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ غریبوں کی خاطر حضورؐ بمعہ اپنی آل کے عمر بھر کے لئے فقیر بن گئے۔ ازواج مطہرات اور سیدۃ النساء کی سادگی سے بغاوت کر کے آجکی مُسَلَّم بیٹی کس طرح زیب و زینت آرائش و زیبائش۔ رسم و رواج۔ لباس زیب و زینت اور محلات کی حسرت میں اپنا اطمینان کھو بیٹھی ہے۔ اور اسی کے لئے رشوت۔ بلیک۔ ملاوٹ

یسی ظالمانہ لعنتیں مسلمان نے جائز بتالی ہیں :-
عیش امیرت کر دیاں غربت دا مسئلہ حل کرنا
بھائی ایس طرح مشکل ایسا مسئلہ حل کرنا
پاک نبی نے محض زبانی نہ مسئلہ حل کیتا

ڈاڈے بھارے بھارے اٹھائے تاں مسئلہ حل کیتا
آپ فقیر بنے تے غربت دے وچہ عمر لنگھاتی
اگ فقرہ فخری فرما کے غربت فخر بتاتی

اس مسئلے لئی پاک بنی نے جو تکلیف اٹھائی

واعظ صاحب کبریٰ اسانوں کھل کے نہیں ستائی

پاک بنی دے فقرد اچلو نقتہ د تیکن چلتے

پھر تیرہ سو سال پچھے اوہ فقہ دیکھن چلتے

مکے وچہ خدیجہ کو لوں وڈا سی گھر کھڑا ! !

د سو بھلا اینہاں بھیں وڈا، بیسی تاہر کھڑا

جد قدماں وچہ پاک بنی دے اوہ شاہ یا تو آئی

دولت اپنی کر خیر اتاں ہستھیں آپ مکائی !

نال فقیراں لئی فقیری دولت رخصت کیتی

شان گمان تجارت تائے حسمت رخصت کیتی

پاک بنی دی خدمت اندر ساری عمر لنگھائی

دنیا وچہ اوہ دنیا چھڈی نہ مرے منہ لائی !

اس گھر وچہ نہ چولہا سلگے دوتے تن ماہ گزرن

چار کچھو راں دو گھٹ پانی دن تے راتاں گزرن

تنگیاں لنگھیاں وچہ مدینے وقت چنگے مرے آتے

ایسر دنیا تے اس گھر وچہ دخل نہ پھر مرے پائے

جد ازواج بنی نے ہو کے تنگ غریبی کو لوں
 عرض کیتا التسانی فطرت دی کمزوری کو لوں
 حضرت سب لوں زرد وند دے اوسالوں بھی دلواؤ
 جائز خرچہ دے کے سالوں ہووے تو اب کساؤ

پڑھو قرآن خدا اس ویلے کی کچھ سی فرمایا
 دنیا چاہوتے نال نبی دے ساکتہ نہ تسان تبھایا
 اِنَّ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا رَبَّ فَرِيَا
 فَمَا يَكْفُرُ اَنْ تَصْطَلِحُوا اَنْتُمْ تُحِبُّونَ اَيَا

کہ دیو پیار سے انہاں تابتیں جے لتیں دنیا چاہو
 دولت سے کے ساڈے کو لوں بھی رخصت ہو جاؤ

فاطمہ بیٹی لونڈی منگی کی جواب آیا سی
 بیٹی توں تے پیش نمونہ کرتا فرمایا سی
 روز وقاتوں پہلی راتے بہت رہی بے چینی
 بی بی عالیثہ پھیا حضرت کیوں اتنی بے چینی
 فرمایا تباری ساڈی ہوئی دل دلبر دے
 تے اے عالیثہ توں چند درہم رکھے نے وچہ گھر دے

درہم دولت دتیا والی گھر وچہ رکھ کے جاواں
 ہاں شرمندہ اللہ اگے عذر بھلا کی لیاواں
 عالیشان رستی اللہ عنہا یہ سن کے پچھتاٹے
 صبح سویرے اٹھدیاں پہلے اوہ تیرات کراتے
 توری چہرہ چمکیا سن کے گھر دنیا توں خالی
 فقر نبھایا آخر توڑی اس دو جگ دے والی
 توں تے میں دتیا دے بندے گلاں مفت تہاندے
 گلہیں باتیں وڈے بن کے دتیا توں دکھلا ندے



روحی نے ایک کتاب میں خدا کے بندوں
 کی یہ صفات بکجا پڑھیں جو قرآن مجید
 میں جگہ جگہ آئی ہیں تو اسکی نئی روشنی
 سے چندھیائی ہوئی آنکھوں میں نورانی
 بصارت آگئی۔

بد سے بندیاں دیاں صفتاں روحی قرآنوں پڑھیاں
 تویں روشنی تھیں چندھیایاں اکھیں تہہ اگھڑیاں
 دجاہدونی سبیل اللہ داسکم قرآنی
 ہر اچھی گل خاطر کوشش کرنی تے کروانی
 لفظ جہاد بڑا پڑ معنی سادہ محض نہ سمجھیں
 اسلامی جہادوں محض جہاد سیف نہ سمجھیں
 خیر امت جہاں کٹھالیاں دپوں سرور کٹھی
 بے کر سوچیں غور کریں توں آکھیں حد کر چھڈی

ساڈے جنگ تے عام لڑائی کجھ ایسی مشکل نہیں
 اوس جہاد محمدی دے پاسنگ بھی ایہ بالکل نہیں
 بندہ اک محاذ کئی پروقت ہی قسم قسم دے
 نہ بھلنا نہ اف کرنی نہ غدر ہی قسم قسم دے
 ہر خوبی پیدا کرنی ہر بدیوں تیج کے رہنا
 وڈی توں وڈی آزمائش وچہ بھی بیج تے رہنا
 نیکی کرنا کروانا تے نیکی توں پھیلانا !
 کسے موڈ تے ہمت چھڈ کے کدی بھی نہ بہ جانا
 ایہ جہاد اسلامی رب دے راہ وچہ کوشش کرنی
 جاتوں مالوں عملوں حب ضرورت کوشش کرنی
 وَالْقَانِطِينَ تَابِعْدَارِي دِي نِي عَادَتِ دَا لِي
 صَابِرِينَ صَبِيْتِ اَنْدَرِ صَبْرِي عَادَتِ دَا لِي
 وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْاَسْحَادِ اَوْه كَهْرِي مَعَاْفِي خَاطِرِ
 وَالْمُنْفِقِينَ رَب دِي رَاه تِي خَرِيح كَرْنِ لِي حَاضِرِ
 وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظِ بُوْنِي صَبِيحِ خَفِيهِ كَر سَكْدِي
 وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ بُو مَعَاْفِ خَطَا كَر سَكْدِي

لَا يَخَافُونَ يُومَهُ لَأَنَّهُمْ لَكُم يُومَهُ لَأَنَّهُمْ لَكُم

راہِ خدایا وچہ نہیں ملامت کو یوں ڈرنے والے

عابدوں خدایے کی کرن عبادت پیارے

تائبوں توبہ دے چکے پابند بچارے !

حامدوں حمدادیاں حمدیں کرن ہو قدرت تکون

اَرَ اَكْبَرُونَ رَبِّ دَمِي ذَاتِ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ

وَ اَلْحَاقِقُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ بِنْدَةِ اللّٰهِ وَ اَلْحَاقِقُونَ

ہوں محافظ حد الہی دے رب دے متوالے

یعنی اللہ دے حکماں دی ہتک جے اوہ دیکھن

ہتھیامندہ تھیں روکن تے نہ چپ کر کے اوہ دیکھن

وَ اَلَّذِينَ يُولُوا بِالْمَعْرُوفِ حُكْمِ اِجْمَاعِ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ

وَ اَلَّذِينَ يُولُوا بِالْمَعْرُوفِ حُكْمِ اِجْمَاعِ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ

الَّذِينَ يُولُوا بِالْمَعْرُوفِ حُكْمِ اِجْمَاعِ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ

ربدے وعدے پورے کر دے چلن اتہاندے اعلیٰ

لَا يَنْقُضُونَ مِيثَاقَهُمْ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ اَكْبَرُونَ

اقراروں نہ پھر دے خواہ اوہ مشکل وچہ بھی گھر دے

وَإِذَا سُرُّوا بِاللَّغْوِ مَرَّو كَرِ اصْصَا بِرُؤْهِ لَوْ
لَغَوِيَاتِ كُنُوتٍ كَزَلَنَ چپ چاپ نظارہ کر لو

لَا يَشْهَدُونَ الزَّوْرَ كَدِي نَه كَر دے غلط بیانی

جھوٹ گواہی جھوٹیاں خاطر انہاں نہ دیوں جانی

مُهْمٌ نَفْرٌ حِصْمٌ حَافِظُونَ رَهْدَے پاك زنا تھیں

مُهْمٌ عَنِ اللّٰغْوِ مَعْرِضُونَ بچدے لغو گناہ تھیں

يَجْتَنِبُونَ كِبَا تَرِ الْاِثْمِ وَانْفُوا حَشْشَ يَعْنِي

انہاں گناہاں بے جیا یاں کو لوں جان چسانی

الْاِبْرِدُونَ عُلُوسًا فِي الْاَرْضِ وَلَا فسادا

کہ کی زمین تے اوہ فساداں دا نہ کرن ارادہ

أَمْرٌ هُمْ شُورَى بَيْتِهِمْ بِهَمْ عَادَتِ اوہاں دی

یعنی اہمیت سمجھن پس دے مشوریاں دی

وَإِذَا خَاطَبْتَهُمْ الْجَا حِلُونَ قَالُوا سَلَا

جابل پٹھالوں بول اسلام انہاں لنگھ جاتا

وَأَلَّا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ

قتل ناحق نہ کرن حرام فعل جو دسیا اللہ

نُهِمُّ لِأَمَانَتِنَا تَجَمُّعَهُمْ وَعَمَّضِدْهُمْ بِرُطْبِ رَاعُونَ

عہد امانت دا اوروہ خاطر خلیا کرن گے کیوں نہ

يُسَادِرُ عَوْنُ فِي الْخِيَرَاتِ هَيْسَ اَكْ صَفْتِ اِهْنَا دِي

تیک کماں وچہ پہل کرن دی ہے عادت اونہاں دی

روحی پڑھ قربان رہی قرآن کلام اللہ توں

ہوئی شیدا بہت فدا اُس پیارے تام اللہ توں

یہ با محاورہ منظوم ترجمہ اذان اور نماز کا مفہوم
پڑھ کر روحی کو دلی سرور حاصل ہوا۔

مفہوم اذان

اللہ اکبر اللہ اکبر ہست و ڈا اللہ

ہست ہی و ڈا ہے اللہ سب دا و ڈا اللہ

میں شاہد معبود نہ کوئی باہجوں ذات ربی

میں شاہد اُس دے بند سے نے نبی محمد عربی

أَوْ طَرَفَ نَمَازٍ بَعْرًا وَحَتَّىٰ عَلَى الْقَلْوَةِ
أَوْ طَرَفَ بَجَلَاتِي بُو كُو حَتَّىٰ عَلَى الْقَلَارِحِ

اللہ بہت بڑا ہے مگر کے پھر اعلان کراں میں
اس دے باہجہ معبود نہ کوئی صاف بیان کراں میں

مفہوم نماز

ثناء

تیری ذات ہے پاک خدایا حمد ہے ساری تیری
تیرا نام مبارک یارب شان بلند بہتیری!
تیرے باہجہ معبود نہ کوئی ہو یا نہ ہو سکا
تیری حمد ثناؤں پاک گناہوں ہاں ہو سکا

تعوذ و تسبیح

اپنے رب دی میں پناہ منگاں شیطان رحیموں
شروع پیار سے نام اللہ توں تے رحمن رحیموں

فاتحۃ الكتاب

رَبِّ جَهَنَّمَ دَائِبَةً اللّٰهُ سَبَّ تَعْرِيفًا اسْتَوَى
بِطَّارِ جَهَنَّمَ بَطْرَامَهْرِيَّاتٍ سَبَّ تَوْفِيقًا اسْتَوَى
مَالِكٌ رُوْزِ جَزَادِ تَيْمِرِيٍّ اَسِيْنَ عِبَادَتِ كَرْدِ
تَيْمِرِيٍّ مَدَدِ مَنَكَّةِ هَرْدَمِ اَيْسِيٍّ عَادَتِ كَرْدِ
يَا رَبِّ سَا تَوْنَ بِمِيْ اَوَّهْ سَدِيْهَا رَسْتَهْ هِيْ دَكْهَلَا تَيْسِ
تَسَا اَنْعَامِ دَتِيْ جِسْ سَدِيْ رَسْتَهْ وَا لِيَا تَنَا تَيْسِ
مَنْغُو بَا كَمْرَا هَا دَسْ رَا هُوْنَ يَا رَبِّ بَجَا تَيْسِ
خُوْد سَكْهَلَا يَا هُو بَا فَعْلُوْنَ كَرِيْ قَبُوْلِ دَعَا تَيْسِ

سُوْرَةُ اِخْلَاصِ

كَلِمَةً رَبِّ اَكْبَلَا بِيْ غَرَضِيْ كَمْرَا سَدِيْ
نَهْ يَحْنَهْ نَهْ جَنِيَا كِيَا نَهْ كُوْنِيْ هَمْ سَرَا سَدِيْ

تکبیر و تسبیح تعظیم

اللہ اکبر دل تھیں آکھاں آپ میرا رب ودا
سبحان ربی العظیم ہے پاک میرا رب ودا

سمع اللہ لمن حمدہ

جس دیاں میں تعریفاں کردا اده میرا رب سن دا
سمع اللہ لمن حمدہ میں کہندا رب سن دا

تسبیح سجدہ

سجدے وچہ میں تینوں پاک خدایا اعلیٰ آکھاں
اللہ اکبر کہاں عظیم کہاں یا اعلیٰ آکھاں

الْحَيَاتِ فِي الشَّهِدِ

سَبَّ عِبَادَتِ مَالِي بَعَانِي رَبِّ تَعَالَى خَاطِرِ
مِيرَا اِيه نَمَازُوں تَحْفَةُ مِيرِے مَوْلَى خَاطِرِ
مِيرِے پِيَارِے كَرُو دَرُو دَسْلَامِ قَبُولِ نَبِيِّ حَى
رَحْمَتِ رَبِّ دَمِي بِرَكْتِ رِيْدِي هُوْكَ رَسُوْلِ نَبِيِّ حَى
اَسَاں تِے هُوْكَ سَلَامِ تِے سَاَرِے نِيكََاں بِنْدِيَاں اُنْے
يَا رَبِّ فَضْلِ كَمَا وِيں مِيرِے جِيْسِے كُنْدِيَاں اُنْے
مِيں شَاهِدِ مَعْبُوْدِ نَهْ كُوْنِي يَا بَحُوں ذَاتِ رَبِّي
مِيں شَاهِدِ اَسْ دِے بِنْدِے نِے نَبِيِّ مُحَمَّدِ عَرَبِيِّ

دُرُودِ شَرِيْفِ

يَا رَبِّ بَعِّجْ سَلَامِ نَبِيِّ نِے آلِ نَبِيِّ نِے اِيْلِيْے
اِبْرَاهِيْمِ نِے آلِ اِبْرَاهِيْمِ نِے بَعِّجْ جِيْسِے

تسوں تمید مجید سلا ہے ہوئے توبیاں والے
میں عاجز دی عرض اتنی ہی ہے اے توبیاں والے

دُعائے نماز

یا رب میں اولاد مری بھی بنے نمازی بیگی
کریں قبول خدایا عرض اسادے دل دی سچی
مینوں میرے ماں تے باپ تیں سب مومن بخشیں
روز قیامت صفت غفاری تھیں سب مومن بخشیں

دُعای بعد نماز

یا رب توں سلام سلامتی تیری ربوع تیرے دل
نال سلامتی لے چل ہن دار السلام اپنے دل
برکتاں والا بڑیاں بھارتاں والا توں رب ساڈا
کیا بزرگیاں تے وڈیاں والا توں رب ساڈا
تممت

روحی کی قسمت اس مصیبت کدہ میں ہی
جاگ اٹھی۔ اور شاہ کوئین کے دربار میں
انسی پاک محبت قبول ہو گئی

روحی بہت حیران رہی پڑھ حال نبی دے سارے

دینی علموں پاتے اُس نے کئی عجیب نظارے

بایسوں علم فقیری کرے تے کافر ہو سکدا ہو

ایہ عرفانی مسئلہ دل اسدے جاوے و سدا ہو

بہت پریشان شیطاں اتے نفاس خاں سی ہوتے

رہن منتظر گریہ زاری تھیں فارغ بھی ہوتے

دہشت ایسی دھاتی کہ نہ چھڑیا بہتا اوہناں

چپ رہنا تے وقت دیکھتا بہتر سمجھیا اوہناں

ایہ اغوائی کنجراں دا بے ہر دم فعل کمادون

طرح طرح اغوا کرن گڑیاں نوں تے بہکاون

روحی دے گھر ایہ شیطاں اغوا خاطر آیا سی

بے چاری نوں نفس خان دینال دیاہ لیا یا سی

کچھ رُو حیاں کھسکا کے دولت سی ایہ مارلیا یا
 نفس خاں تے اسدے بھائییاں دا کم کار چلا یا
 کارو بار چلاون روحاں کنوں آگتہہ کراون
 اس روتی دے بارے پر وچہ حیرت ڈیدے جاون
 روتی لوں موقعہ ملیا تے دھونے دھون لگی
 زحمت خانے دے وچہ رب دی رحمت ہوون لگی
 اک دن اس نے رو رو ہوش چھو اس گنوا تے سارے
 دل دے اکھیاں کن کھلے تے پھیر پاتے نظارے
 شاہ مدنی دی اج کچھری اس نوں نظری آئی
 اج زیارت یوسف مدنی دی پھر روحی پائی
 آنحضرت دے دربارے آوہ آن مقابل ہوئی
 پکھیا نڈے پر چل دے جتھے او تھ گئی بل ڈھوئی
 وچہ مقام ادب کھلیا ری دلبر دی خوش روتی
 جے خود حسن نہ کرے سیاست ورجیاں رکے نہ کوئی
 غوطے گئی غشی نے لٹی اُس عالم دھپ آئی
 جتھے دلبر مدنی تے اج صورت پاک دکھائی

شاہ کونین کی توصیفِ حسن میں رُوحتی کا سوال در سوال

پچھن لگی کی شے ہوتیں کس ننگ بنائے !
 کس ایہ صورت سازی کیونکر نوری رنگ چڑھاتے
 کس صانع نے توڑ چڑھایا پیشانی پر تیرے
 صاد صناد بکھے کس دونوں زیبا نین بٹیرے
 کس معمارے کچھ پر کاروں ابرو طاق بنائے
 وچہ کمنداں زلفاں والیاں ایہ کس نے دل پائے
 تے کس نہروں پانی ملیا گل تازہ رخساراں
 لعل لبیاں توں کس سکھلایاں ایہ شیریں گفتاراں
 گوہر سلیک دنداں دیاں لڑیاں کس پرودکھایاں
 سرخ کتاریاں دوہاں لبیاں دیاں کس رنگین بنایاں
 قاتل نبتاں بھواں کماناں کتول کھچیاں ہویاں
 تے مرزگاں کس جنگ دی خاطر ریزے چک کھڑویاں

ایہ دو اکھیں تریاں بھریاں شوق کدھے وچہ رویاں
 جھمنیاں نے نیزے نوکاں کس تے کسیاں ہویاں
 کالیاں زلفاں زیب دراں نوں کیونکر رنگ پڑھایا
 قد لتساں دا باغِ دلاں وچہ کس نے سرو لگایا
 زلفاں ہیٹھ ایہ چہرہ الور کس دن رات بنایا
 تے ایہ کپڑی حکمت کارن ظلمت نور دلایا
 ایہ کس نے نورانی چہرہ کر سورج چمکایا
 نصف الیٹوں مغرب توڑی فرق کوہیا پایا
 جذب تاثیر نکل تساڈی دچہ کی آن سمایا
 کس تے ٹھاٹھ جمال حسن تے سبھو کچھ رڑھایا
 ایہ کی ہے تاثیر لتساں وچہ جدھر پھرا پایا
 درونداں دیاں اکھیں دیوچہ رپڑ دا دیس وسایا
 تے تیسیں ایڈ جمال رنگیلا کتھوں لٹ لیا ندا
 ہور کسے نوں جے ہتھ آندا اوہ پھر کوں پچا ندا
 دیکھ لتساںوں ہے رپڑ وگدا موج لہو و تیح سیناں
 کون بناون والا تینوں دس اے ماہِ بجیتاں !

شکل مبارک تیری و چہ می کس دا نور چمکدا
 بالی لاٹ حسن دی کس نے جو کوئی دیکھ نہ سکدا
 کس نے سازی ایسی صورت سوہتی حد بیاتوں
 میں پیدا کش خاک زمینوں یا کاشے آسمانوں

شاہِ کونین کا فرمانِ بلاغتِ نظام
 صانعِ حقیقی کی صنعت کی پر زور تعریف

یوسف مدنی غوطہ لاون وحدت دے دریا میں
 اوہ ہے اک جہد میں بندہ کھندے روحی تائیں
 صانع پاک بناون والا میرا حسن دلارا
 جس دی صنمِ قلم واقطرہ سورج دا انگیارا
 اے بیٹی میں بندہ جس دا اد سے واجگ سارا
 میں اک نقش کروڑیں نقشوں تے اوہ سر جنہارا
 وچہ سمندر قدرت والے پترخ حساب نکارا
 اک اک یونہی کرم دے بحر ہر روشن تارا

میں بے چارے تے جگ سارا کن دا گل پارا
 اوہ فی الذات غنی ہر شے تھیں اس بن ہر بے چارا
 ہر ہر وقت چمکدا ہر جا قدرت دا لشکارا
 نور اکھیں نوں مات کریندا حکمت دا چمکارا

توں وچہ ٹھاٹھ برہوندے دہندے مت کھا جھڑیں ہولارا
 سرت سمحال نہ جائے اوگت رات اہمیا بھارا
 دیکھیں حسن جھڑیں عشق کھاوین ملے نہ رات اشارا
 مستیاں عشق گفتن دل جھوکاں اس دا اثر نیارا
 کیہڑے عشق گواہوں عقلموں کیتیاں ایڈ سنایاں
 کس گوشے تھیں رمزاں وگیاں تیری سمجھ نہ آیاں



بچہ بچہ حسن قریب حسن انسانی میں مُبتلا
 ہے اس کی حقیقت محض آنکھوں کا دھوکہ
 ہے :-

جنہاں اکھیاں تھیں نظر و گادیں ایہ ملیاں تابیتے

جنہاں اکھیں وچہ معنے چمکن اوہ نوری آیتے

ایہ نہ چشم نظاریاں کارن جس دی دھیری کالی

ایہ خود قانی قانی دیکھے دیکھ رہے متوالی

ایہ آیتہ ظاہر والا اس وچہ صقل جھلک دا

مغزوں رسا کڈھے ایہ باہر جاں ظاہر ول تگدا

دل آیتہ باطن والا ملیں آب بقاؤل

اس پر زرخ دارخ دھر اتول جتول چمک صفاؤل

داغ نہ گھت سفیدی اندر رکھ لگاہ غیاروں

گرد اتار صفا وچہ جھلکے نور قدم اسراروں

مت صورت ول دیکھ پیارے معنیاں تھیں ول پاویں

بھلیوں بھلی صورت پر معنی کس کس نوں گل لاویں

صورت لکھ اگا پر معنے غور کریں جے تکیں
جاں تک بے اشارت تاپیں توں کچھ سمجھ نہ سکیں
صورت دیکھ نظر دھر معنے رازا سے وچہ سارا
تے معنے بن صورت تیں پر ہون نہیں آشکارا

چشم ضعیف تے سورج چٹا تاب نہیں جھل سکی ہی
اکھیں لوں وچہ ڈھپ بھی بجایے اُسکی لاٹ چمکی ہی
چشم مقابل سورج چام تڑاک جے کدی ٹکاوے
سرگز اس دا انت نہ پاوے چشم نظر جل جاوے
ایسی چشم ضعیف ضعیفوں تالیش ڈھپ نہ چھتے
کھوے نظر تڑاک جھڑے سو تار یکی وچہ چھتے

تالیش والے سورج والی اس نوں خبر نہ کاٹی
رات سیاہی جاتے آکھے دن نوں ایہ رشنائی
ایہ کمزور نظر بے چاہی سورج دیکھ نہ سکے
اپنی کمزوری دے پاروں سورج دل نہ تے

اس چائن اندھیرا ڈٹھا سورج ایہ کی جانے
نہ ڈٹھانہ دیکھ سکے پھر کیونکر ایہ پہچانے

سورج بابت ایہ جہ قیاس لڑا دے ٹیوے لا دے
 اُس دے ٹیوے کوئی عاقل پھر کیونکر من جا دے
 رُب دیاں صفتاں فانی اکھیاں نال جنہاں نے ڈٹھیاں
 محض صفات حسن دے بارے کچھ گلاں تے سیکھیاں
 ذات الہی دے بارے اوہ کی جانن یے چارے
 وہم گمان قیاس انہاں دے عابز ایٹھے سارے
 صورت سوہنا برقعہ عیب چھپا دن والا پایا
 جیس برقعے دا دھوکہ کھا دا عیبیاں توں گل لایا
 اُس صانع توں بھل کے فانی صنعت توں دل دتا
 خالق مالک توں چھڈ اُس دی خلقت توں دل دتا
 اُنھے واہ بن سوچے سمجھے ایہ سودا جس کیتا
 نور حقیقی چھڈ کے اوس ملے توں پھر لیتا!
 جیندا رہن نہ دس ٹکانے اس تے مٹ دی جا دیں
 چاروں پنڈ دھپ وچہ چلیں ماہیہ سٹ دی جا دیں
 چلدی دا ڈکلا دے گھٹیں رہن دو نویں ہتھہ تعالیٰ
 کسدے شوق بھرے دم ٹھنڈے جان کدھے غم گالی

ایہ محسوس اشتیاق و اہمیت تے اس لائق ناہیں
راہے جانندیاں انہاں اتے سٹیرا کرن لگا ہیں

متاں پیاسے جھاگ دو بونداں وگرا بحر اگا ہیں

جھر قطرہ دل خاک نہ رہی بحر کتے سر ناہیں

جیس وچہ کوئی اک خوبی دیکھیں اسدی رمزیں بولیں

جس دیاں توہمیاں حد نہ کوئی اسدی حمد نہ بولیں

سوچیں جھرتے ایہ اک بھی کتھوں ظاہر آتی

بہ ہزار بے اک دچے پھر تدرہ طلب کیا تی

آرسیاں جگ صنعت خانہ صالح دی داناہوں

آپ کرم تھیں ہر ہر ذرے دتی چمک صفایوں

ایہ ذرات نہیں کسے لائق نہ مختار و بولوں

ذاتوں پاک اسے تھیں روشن ہر محسوس بنو دوں

آرسیاں وچہ ہر ہر جاتیں کامل نظر دکھائیں

جو تیں طلب اوہا کچھ پاویں سن بھلی نہ جاتیں

جو وچہ دل سے من موہے ایہو جھلک پیارے

ایہ سرایت فعل فعالوں اس وچہ تازہ اشالے

تر نشان اثر دے والی ہوتیں نظری آدے
یہ خود کچھ نہیں سب کچھ اس دارا دکھلے دل جاوے

نا بیتالیوں ہے جھک آیوں ظاہر دے دربارے
وائے تیرے پر ہے نہ پائے باطن دکھ چمکائے
فعل حکیم نہیں بن حکمت ہے سمجھیں تے پاویں
حسن سبھا وچہ قبح نہ کاٹی دیکھ سبھا اک بھاویں

انسان محض ظاہری حسن کے جال
میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور صانع حقیقی
سے بے خبر رہتا ہے۔

بعض رنگاں تے مرم جاویں بعض تکیں وٹ کھاویں
بعض نہیں تے بعضیوں منکر منصف کوں سداویں
میٹ اکھیں ایہ ظاہر والیاں گزر گیاں انصافوں
باطن والیاں کھول ^{اکھیں} تاں بے نجات خلا فوں

ہو طالب وچہ طلبے صادق ہے من چاد دھیرے
جس حُسنے دل مُٹھا تیرا انت ملے وچہ تیرے
ہے وچہ وہم ڈہیں گی پاویں مفت نہ کر دل میرے
توں حُسنے دی طالب آیوں حُسن نہیں وس میرے

چھڈ مینوں لہو صاحب میرا اوہو صاحب تیرا

اس خاطر ہے مینوں چاہیں پھر کم صائب تیرا

وائے دریغ کھسے غم اسدا جو شے کدی کداتیں

لہجیس اوہ جس حال تغیر کدے ہو دے کدے ناہیں

میں محتاج کھڑا در اس دے دس بوند جمالوں

اک قطرے دل دیکھتہ رہیں جا دیں اوگت حالوں

دھرتوں نظر غمی د در دل پاویں لکھ ترانے

ہے توں چاہیں غموں آزادی آس ملے درگاہوں

ہے توں چاہیں ہر دم خوشیاں بھل نہیں اس راہوں

ہے توں چاہیں عشق ہولا رے ددھ ملن امیدوں

ہے توں چاہیں ذوق مدامی دیکھ نہ عمروں زیدوں

ہے توں چاہیں توں سُکھ پاویں چھڑ دے دنیا ساری
 ہے توں چاہیں فخر ہزاراں چاہ خودیوں بے زاری
 ہے توں چاہیں وصل زیارت اکدم رہیں نہ خالی
 ہے توں ڈریں و تھوڑے کو لوں نہ جادو رسوالی
 ہے توں چاہیں ملے حیاتی زندہ گزرتوں
 ہے توں چاہیں ملے تسلی ہٹ جادو ہم گمانوں
 ہے توں ادس پیارے خاطر ہر شے تھیں چھٹ جاویں
 جو توں چاہیں سو توں پاویں ہر ہر تھاں وت پاویں
 جو چاہیں سو ملے اتھائیں ایہ در تھوڑ نہ جاتیں
 ایہ چھوڑ چلیں در کدھرے خبر ملے نہ ناہیں
 جس تھیں خبر نہ رکھیں اکدم اوہ دم غافل ناہیں
 اوہ ہے پاک ہوندا ہے غافل ہوندیوں نہ کدراہیں
 پلیں جدے وچہ ناز احساناں اس تھیں خبر نہ پاویں
 ہے خود دافگ ملے کا صورت دیکھ جھڑیں غش کھاویں
 پھر دیکھیں کہ سب کچھ اس دانہ تیرا نہ میرا
 کتنوں نسبت کریں پکارا تیرا حسن گھنیرا

انتہا

ہر مصنوعہ نہیں بن صانع میں مصنوعہ پے چارا
 ونگے آت بندے دیاں نہ لقاں نقش قدم دا کارا
 ابرو طاق کچھ پرکاروں تینوں نظری آئے !

ایہ پرکاروگی کس طرفوں کیوں ایہ رات نہ پائے
 ساد ضاد دو آٹھ اکھیں دے سمجھ انہاں لوں اونویں

سے دفتر جس کاتب لکھے وچہ لکھے ایہ دونویں

گوہر سلیک دندان دیاں لڑیاں جس پرود کھایاں

کا ہکشاں گل ہار فلک دے تس دتیاں زیبایاں

تے جس نہروں پانی ملیا تازہ رخساراں

اس دے فضل کرم دی لہروں پلہرے باغ ہزاراں

زکس چشم نہ دیکھ چمن وچہ ایہ وچہ کسے نہ لکھے

جھڑن طیور اتھائیں نفاقل جتہاں نہ گلشن دیکھے

اے بیٹی میں تیرے دانٹوں بندہ ہاں رحمانی

میں بھی آدم دی نسلوں پر رتگ پڑھیا نورانی

مال مثالاں گلاں سنییاں رکھدیاں فرق و ڈیرا
 تے اوہ پاک مثالاں کولوں اس دا شان اُپیرا
 پھر دساں مت بھلی جاویں ہن دیلا گن پاتیں
 بابچہ اکا غم ہو رہاں اول جھات نہ موڑ دگا تیں
 گوہر دم دے صنایع جانڈے توں آیوں بیوپاری
 سب سرمایہ صنایع کر کے درد جھیس توں بھاری
 ہن اوہ ڈھونڈ جوتیں ہتھ آوے جس دتو دو توبوں
 غفلت چھوڑا جے ہے ویلا توب لھے ناخوبوں
 پیشہ دی قدر نہ رکھدی فانی دنیا ساری
 عشق جنہاں دل و میں دہا جے جنس گتے بھاری
 اوہا ہادی راہ دلاں دا فضل کرے اوہ باری
 نال اشارے سمجھ گیاں دی واہ وا بر خورداری



یہ زبردست تقریر حسن ظاہری کی ہے لہٰذا
اور صانع حقیقی پر فریقہ ہونے کے بارے
میں سن کر روتی کا دل روشن ہو گیا اور
اُس نے رازِ معرفت پایا۔

سن تقریراں نازک معنی جھٹ اکھیں کھل گئیں
ترہائی توں شربت بھاڈب مراد اں لیاں
دیکھ صراحی شربت والی تشنہ ہستہ دکایا

تے برہوں جد جوشں رچایا اک بھاتے پایا
رنگ گلاں توں حیرت دھانی موسم ملے بہاراں
ہن چاہتوں نظر دکائی نظر پیاں گلزاراں

چمکے طور کرم تھیں شعلہ نہ پھر طلب سدھاوے
رَبّ ارنی دی لوں لوں تھیں لاٹ بلندی پاوے

میں قربان تساں توں حضرت اس پھر عرض سنائی
گم گئی توں کڈھ اندھیر لوں سیٹو دپہ روشنائی

لہجہ لیا میں اصل پیارا چھڈ ہو س دی بازی
 اصل حقیقت میں ہتھ آئی چھڈی طلب مجازی
 ارج سعادت مندی میری آن ڈگی در تیرے
 غوطے کھانڈی گوہر لبھا پایا نعل اندھیرے
 آب حیات لبھا ظلماتوں نور طلب دی تاروں
 پار ڈکھی گلزار ارم دی پھر دیاں ہسبح الہاروں
 تسناں مینوں رب میل دتا تے بہت احسان کیتا تے
 وچہ گریباں جان مری دے زاد مراد سیتا تے
 تسناں جیسا میں مرشد ملیا ڈبیاں تار گیا تے
 ایدوں راہوں تو بھی بھلا مفت خوار گیا تے
 رب جزا دیوے تسناں شاہا اندر دوہاں جہاتاں
 عمر گزاراں ادا نہ ہووے شکر تیرے احساتاں
 ساری عمر عبادت دیوچہ اندر شوق و ہاوسے
 ملیا رب نہ رہیاں خالی واٹ کئی کم آوسے
 ہو غواقل گتی وچہ غوطے گوہر مقصد پایا
 پتھر توڑ کر نیدیاں پڑے لعل وچوں ہتھ آیا

پی پیادہ کلی بچلی پھر ملی اسواری
 سچی یاری پار اتاری فیض کرم دے تاری
 نورندی دپہ نہاتی دھوتی حُسنے دی و تجاری
 جانِ فدا اس زن دے قدموں جو ہومرد سدھاری
 سرکش سی پھر بند ہی ہو کے لٹی آزادی ساری
 سدھے راہ گئی شاہ پایا پائی نعمت بھاری

اوہ عزیز اجمیا ملیا حسدِ قدماں وچہ واری
 نقد میں اس سودا کیتا عشرت و تیخ ادھاری
 واہ و امردو ڈب ڈب جاؤ ژناں گیاں ودھا گئے
 نام وری دیاں پگاں تائیں ایجے بھی داغ نہ لگے

قدم تیکھے اس زن دے مرد اجے توں تدم اٹھائیں
 رب ملے تے مقصد پائیں کہی نہ اوگت جائیں

سس

خواب سے سیدار ہونے کے بعد
 ایجے نہ رُج ڈٹھی اوہ صورتِ حیدیاں لاٹھاں بلیاں
 بال ایانی خوابے سُستی جس شعلے وچہ جلیاں !

جس شاہنشاہ والے مینوں تو اب ملے پروانے
 چٹھیاں بھیج صبادے ستمیں بلوایا اس خانے
 جس دے شوق لگائے لابتو چھڑک نہ سکیاں پانی
 دایاں دی وچہ گود کھیندی لٹی بال ایاتی !
 پٹ گھروں میں دوزخ سٹی اگ بلدی وچہ ڈالی
 پردیساں وچہ جھاگیں واٹاں پھر دی خال مخالی
 جدیاں اکھیاں خواب خیالیں مینوں لٹ لے گیاں
 جس دی ماری میں پردیسن درد غماں وچہ پیاں
 جس داک دیدار کرن نوں اکھیں تپدیاں رہیاں
 میں تپدی تے جس دے دکھیں سرتے پیاں سہیاں
 میں روتدی نوں وچہ قراقاں دیس بدیس رلایا
 میں رلدی دی سار نہ لیا مینوں خواب بھلا یا
 ایہ اوہ مٹھیاں گلاں والا سچیاں قولان والا
 اندر خواب گیا چھٹ ستموں ہر واری کر ٹالا
 ایہ اوہ ہا پڑھ جس دیاں فوجاں میں عاجز سرھایاں
 گھروں اجاڑ گھنی ویرانی پانی وچہ ایندیاں

ایہ محراب دو ایرو والے سجدہ گاہ دلاں دے
 مشرگاں نے دکھ نیریاں دے سر چاٹ کر سر آندے
 عشق زالا ایہ اُس ہوسوں جو خلقت لئی پھر دی
 پاک کرے روح لوں ہو ترس ہوس وچہ سی پتی گھر دی
 روحانی بیماریاں دے اے افلاطون طیبیا
 نظر کرم اکواری کر کے کر دے نیک نصیب

گناہ خانہ کا حال

روحی جس دربارے آئی اس دیاں وڈیاں شانان
 شیطان دی نہیں سی ایہ طاقت ہتھ اسنوں جھٹ پاناں
 دوہاں پیو پتراں تے رعب ایسا کچھ حق تے پایا
 روحی تھیں اس حالت وچہ انہاں نہ سخن الایا
 سوچیا اونہاں ہولی ہولی آخر قبول دھر آسی
 چھیتی کیتی تے اس حالت وچہ کوئی مشکل پاسی
 نال پیاستے عزت اسنوں دیون کھاتا پاتی
 جیسے پہلے خادم بن کے سی مدت گزرائی

فطرت توں مجبور بھی سن ادہ رہ بھی نہیں سی سکدے
 عیب ایسا چھایا کچھ اس توں کہ بھی نہیں سی سکدے
 نفس خان مکار بڑا ہیلسی بے دید بڑا سی
 خاوند مالک تے بنیا پر ایہ پلید بڑا سی
 بے شرمی دا پتلا دیو تے دا ہیلسی بیٹا
 اپ اس دا شیطان تے ایہ شیطا نے داسی بیٹا
 اغوا کیتیاں ہویاں روحاں کتوں گناہ کراون
 وچہ بازار گناہاں والے کار و بار چلاون !
 ڈکے بد معاشاں لوکاں دے تال برانے لائے
 کوئی بد معاش انہاں کول آکے دل پہلائے
 روحی ایسا لقتہ نہیں سی خواب اندر کدے ڈکھا
 کیا گزری رہندی او تھے کی کوئی پھولے چھٹھا
 کتیاں مغویہ روحاں کو یوں پٹھے کم سن لیندے
 بروہی توں نیکی پاروں ادہ کچھ نہیں سن کہندے
 لفظ عصمت نیکی دا اتھ بے معنی ہوندا رہندا
 کی کچھ ہندا سی او تھے شرماوے بندہ کہندا

نہ پچھو نہ سنو تے نہ ہی شرم اجازت دیوے
نفس سمجھ سکد اسب کلاں آپے ہی بچھ لیوے

انگوائیاں شیطاناں نے جو انگو اکتیاں روحاں
اس وڈے چکے وچہ کرن گناہ اوہ بڑیاں روحاں

دشمنیاں دیاں اوہ بیویاں بن کے دھوکے دیو پھسیاں

رستہ چھڈ گم گشتہ ہویاں چکر دے وچہ دھسیاں

جد رو جی جی تکرہ کر کے وڈے تھاں نوں تچھ

میرے نال تساں کی کینتا اس شیطاناں نوں تچھ

آکھے کی کینتا بس پیشہ ہے ایٹھے ایسا ہی

عورت داتے کم پہلشتہ ہے ایٹھے ایسا ہی

کیوں زندگی نوں روگ لگایا کس غم وچہ توں بڑوں

عیش بہاراں دے دن تیرے توں کیوں رو رو مرہ

لا جواب رہے بے چاری رووے نارو زاری

آیے پھسیاں کون چھڑاوے کون سنے اوزاری

نک کٹیاں جتہ ساریاں ہوون نک دے عیب بتاؤں

بے شرماں نوڈ شرم جیاں نوں کتنے عیب لگاؤں

ہاں کھینڈن نال نفس خاں آکے غلشی منڈے
 تے آ آکے اس نوں کی کجھ آکھن شہری غنڈے
 اوہ روحی دا رخ دیکھے دل اسدا بہندا جاوے
 اس تے رعب اس دی نیکی واکافی پتیدا جاوے
 جے کوئی نیکی دے رستے تے دیوں بجالوں جاتے
 نفس تے شیطان کجھ نہ کر سکدے بیشک آزمائے
 ایسے طرح مینے گزرے آخر سال وہا یا
 روحی یاد الہی والا خوب کمال دکھا یا
 جردوں کدی کوئی پھلیاں یاداں تنہائی وچہ آون
 لب خاموش تے اکھیاں ردون چھم چھم نیر و ساون
 میں کی سی تے کی بنیاں ایہ نال مرے کی ورتی
 آپے آکھے میں مجرم نہ عقل سمجھ سی ورتی !

پاکیزہ محبت اور فراق کا نقشہ

اکدن بڑی ادا سی دے وچہ دردازے تے آئی
 بیت وانگوں سی کھڑی بے چاری جھڑی اکھاں تے لاتی

سوچے ادگھڑ بول نہ سکاں ہجر غماں دیاں گلاں
 ایہ دچھوڑا سخت قیامت کیوں نہرتے جھلاں
 اکھیں دونوں روندیاں رہندیاں سینہ جلد ایلدا
 جگر تڑپدا شوق اچھلدا تن گھلدا من جلددا
 کالیاں راتاں پر پر تارے لمیاں کوہاں ہزاراں
 گھر بیگانے دیس پر اتے رورو کویں گزاراں
 واس پیامیں نال پرایاں جو دردوں نے نکالی
 کویں ہزاں بہ دل وچہ آپس کہ ایہ درد سوکھالی
 جس محبوب پیارے دلوں میں توت او ڈیکاں
 اس دے شوقی طلب تے لایاں درد مندی دیاں لیکاں
 میں روندی ایہ ہسدے پھر دے میں پٹدی ایہ چدے
 ایہ خوشیاں وچہ نہ جرج کھاون اسان طعام نہ چدے
 رُہڑن درد تے تال میں خود رُہڑ جادواں درواں والی
 خود رُہڑیاں جے دکھ رُہڑ جادے ایہ تدبیر سوکھالی
 اے افسوس کراں تدبیراں پیش نہ کوئی جادون
 آپ رُہڑاں دکھ رُہڑن ویسے ندیاں جے دکھ کھاون

ایہ بے چاریاں عاجز ندیاں طاقت دہریاں ناپا ہیں
 بھار برہوں سر جردیاں ناپا ہیں تے ایہ سردیاں ناپا ہیں
 ست زیناں ست آسماناں ایہ دم بھر دیاں ناپا ہیں
 بحر عمیق برہوں وچہ ڈبیاں پھر مڑ دیاں ناپا ہیں
 نہ ہن ظاہر نظری آؤ نہ سسفنے دس آؤ
 نہ ایہ دل دی اگ بھاؤ نہ دیدار کراؤ !
 میں مر چکی مرنوں گزری رہے ہڈیں غم تیرے
 جیوں جیوں روز و ہاندے ہجر وں دگدے اینن دوہرے
 بلو کدی دکھ دیکھو میرا کیا میرے سرور تے
 کویں رلایاں غم دے فرشتیں وچہ پرائی دھرتی
 میں جلدی وچہ لاپ برہوں دی چھٹک لقاؤں پانی
 درد تیرے دا بھار بھیرا میں ہو رہی نستا تے
 مل مینوں توں ظاہر ظاہر نہ رہو وچہ حج سائے
 جے منظور نہیں ایہ حضرت جہات دکھاؤ سوا بے
 تے سو کند ہزاراں داری تینوں مساہ جیبتاں
 وچہ وچھوڑے ناز نہوں سے ساڑن میرا سیناں

ایہ ورتارا رہیا ہمیشہ اندر گریہ زاری
غم دادقت دراز ہو یانی وچہ اندوہ خواری

غم واندوہ میں گناہ کی دنیا سے مشتفر
روحی کو ایک فرشتہ صورت بزرگ بننے
آئے ان سے روحی کی پر معنی گفتگو اور اس
کا مقید نتیجہ یعنی تقاسم **خان** کے پیچھے سے
رہائی :-

اتفاقوں درویش بزرگ اک لنگھے ادس گلی تھیں
روندی ڈٹھی بھولی صورت ادتھاں بے گلی تھیں
ٹھہر گئے تے پچھن بیٹی توں کس دکھوں روویں
ڈردی پچھاں ہٹی ایہ پراوہ اگے آتے ادوویں
دس بیٹی نہ غم وچہ ساتوں ہو زیادہ پاویں
نالی تیرے کی ورتی ساتوں پورا حال ستاویں

کون تسی کیوں پچھو ایٹھے کیسی صورت آتے
 ایہ نکھاں ایسا ناہیں جٹھے ایسی صورت آتے
 فرمایا اسی ادنیٰ خادم یوسف مدنی دے ہاں
 حکم اسانوں اونقوں ملیاتاں ایٹھے آتے ہاں
 ناں سُنیا تے غش آیا پھر تچھاں ماریاں زوروں
 کی کہندے ہو باباجی کی پچھو میں کمزوروں
 کی دساں میں دس نہ سکدی دسن جوگ نہ رہیاں
 دسن دے تے لیکھے والیاں ڈوب لیاں میں وہہیاں
 باباجی نے پھر فرمایا بیٹی مطلب دَسُو
 روون وچہ نہ وقت گنواؤ تے مطلب جھب دَسُو
 مطلب پچھوتے مینوں اس ظالم کتوں چھڑاؤ
 ایس نفاس خاں دے ہتھوں مینوں کوں بچاؤ
 فرمایا سمجھاؤن دا اک ساتھوں سنو طریقہ
 سمجھاؤ تے راہ تے لیاؤ ورتو ذرا سلیقہ
 عرض کیتا حضرت میں کتھوں ایڈی واعظ آتی
 ایٹھے دس نہ چلے میرا میں ہاں عاجز آتی

دیوتناں لوں کی سمجھاواں تشریح جنہاں نہ آوے
 سمجھاوے دیوتوں تنگھیاں کوئی کی سمجھاوے
 جے کتاباں پڑھ یا سنے و غظ سدھردے لوکی
 پھیرتساں جے ولیاں دے کیوں پیر پکڑدے لوکی
 ایہ کی مدد ہوئی بابا جی ایہ لکھاں رستہ
 مینوں تے ثابت ہو یا ایہ بہت نکماں رستہ
 میں جیسے بے عمل کرن سب تقریراں بے معنی
 اثر نہ کرن منے کوئی تاویلاں بے معنی
 بابا جی میں عرض کراں جے معاف کرو گستاخی
 جے گستاخی سمجھو پہلے آکھاں دیو معافی
 فیض نظر توجہ کشش خالی لفظ ایہ سارے
 جے کسے مشکل ویلے کم نہ دیندے کج ایہ سارے
 ذرا توجہ نال کسے دا بے بیڑا تر جاتے
 بندہ ہو محروم امدادوں کیوں دوزخ وڑ جاتے
 کا قریب ہوگی استدراج دکھا کے من موہ لیندے
 مسلم ولی چھپن لئی اتنے ترے کیوں ادہ لیندے

بابا جی خاموش کھڑے سُن دے سی ایہ گل ساری
 اتنے وچہ نفاس خاں بھی ایدھر جھاتی ماری
 اکھاں جس ویلے اس بابا جی دے نال ملایاں
 ڈگا ہو بے ہوش تے اسدیاں اہاں یا ہر آیاں
 بابا جی تے غائب ہو گئے روحی دیکھے اس توں
 ایسا نظر آوے بس لاگتے کسے لیکھے اس توں
 کھانا پینا سونا اس دا بہتا سا گھٹیا
 بوے بھی نہ چپ چپاتا روحی نہیں رہیا وٹیا
 ہولی ہولی گھلا گھلا ایہ کمزور ہو یا !!
 ہوش نہ اس دے رہے ٹھکانے تے بے زور ہو یا
 روحی تے کچھ پانی پھر یا ہوش اس توں کچھ آئی
 اس دے بعد نفاس خاں توں رہی نہ سدھ بدھ کائی
 ہو کمزور اتے بیمار اس حرکتاں بُریاں چھڈیاں
 روحی پھر کچھ ٹھکھاتا کسراں اس دریاں کڈھیاں
 آپ بچاری بھی ماہی دے غم وچہ رہڑی جاوے
 ایس بُری دنیا توں اُس اچھی دل مُڑدی جاوے

مریاں وانگوں ارج نفس خاں بلکہ مرنوں بدتر
 دتی ایس طلاق معافی منگی چھڈی گڑ بڑ
 عرض کرے نیں اس دھوکے دی کیونکر اراں تلافی
 پھر بے دام غلام بناں ہے کرے سکاں معافی
 روحی آکھے قسمت میری ہاں تینوں کی آکھاں
 کاش کدی دلبر مل جاوے جسدیاں رکھیاں آساں
 چھڈ قصبہ نہ کھا سرہاں میں دلبر دل جاواں
 ہاں میں چاہاں کہ بس اس دے راہ تے کلی پاواں
 ایویں کیتا اُس دے راہ تے بیٹھی وچہ اڈیکاں
 جسدے عشق دے دھوکے پوجیا بت لوایاں لیکان
 دنیا چھڈی وچہ تصور بیٹھی کلی پاتی
 آخر اکدن ایدھر سروردی اسوارلی آئی



نقاس خاں کے جنگل سے آزاد ہو کر روحی شاہ
 کوئین کے راہ پر انکی ملاقات کے انتظار میں بیٹھ
 یہاں وہ بزرگ اسے پھر ملے اور قلب و روح
 کی صفائی کے بارے میں ضروری وظائف
 و اعمال اُسے سمجھائے۔

روحی نون اس راہ تے بیٹھیاں گزرے سی دن تھوڑے
 انہاں بزرگاں تے پھر مڑ کے سی ایدھر رخ موڑے
 روحی دیکھ فرشتہ نوری ادبوں اٹھ کھلوتی
 کرے سلام تے عجزوں تچھے کیسے آمد ہوتی
 فرمایا پھر بھیجا ساتوں حضرت یوسف مدنی
 حکم انہاں دا ہو یا کہ تربیت نیری کرنی
 نور محمدی پھیلاون دی کوشش فرض اساد ا
 فیض اٹھاؤ نور محمد نفیس بس فرض اساد ا

بیٹی توں جو کوشش کیتی کوشش اس دی ہوتی
 تیری کارگزاری دی مشہوری کافی ہوتی
 دو تین چیزاں لکھ لے بھاویں یاد رکھیں دو تین
 ویسے اچھے اچھے مسئلے پڑھ چکی توں کئے
 ایہ طریقہ دے راہ والے راہنما ہی جانیں
 سالوں اس رستے وچ اپنا پیشوا ہی جانیں
 بس تصور اسم اللہ اک توں بہت پکاناں
 اکو الف تینوں درکار ہے محل نہیں ایہ جانناں

تصور اسم اعظم کی صحیح تعریف و توصیف

اسدی پہلے صفت سنو تے سینو پھر طریقہ
 پھر قرآنوں دساں گے سمجھن دا ہور سلیقہ
 عمل کریں اس گل تے ہر دم ریدا نام پکاریں
 سرور تینوں بسن ایسے راہ تے عمر گزاریں
 مشغل تصور اسم اللہ داسب ورداں تھیں ودھ کے
 کوئی ریاضت کوئی عبادت نہ اس ناں تھیں ودھ کے

پوشیدہ ہے رجعت ایہ طریقہ ذکر خدا دا
 قید جگہ نہ وقت و نمودی سوکھا ذکر خدا دا
 ناں گنتی دی حاجت نلے ہوو کوئی نہیں شرطوں
 فضل خدا دا شامل ہووے پھر کوئی نہیں شرطوں
 اس دے باہجہ لطفی تیرے طالب راز نہ کھلن
 اس دے باہجہ منازل طے نہ ہو سن راز نہ کھلن
 توں ایماں عرفاں ایقان نہ باہجوں اسدے پاویں
 قرب مشاہدے وصل فنا بقا دے راہ نہ جاویں
 انہاں چیزاں دا مقصد بھی ہے سوچیں اسے دانے
 تصور توجہ اتے تفکر اک نقطے تے لیانے
 ویسے بھی توحید حقیقی مقصد ہے اسلامی
 ہٹا توجہ غیر معبوداں توں اللہ تے لیانی
 ہے توحید توجہ تیری دی بن جائے غایت
 عا ربابک متفرق یارب واحد پڑھ آیت

تصویر اکم اعظم یعنی اکم اعظم کی مشق تصور کا اصلی
طریقہ

کسے دا حق نہ دے سے ایہ وظائف اپنے دلوں

ایس پر تال خلوص پوچھا دے جے حضرت دے دلوں

پھر کوئی ترجیح نہیں جے حضرت د افرمان سناتے

جیسے حضرت نے فرمایا کھول عرفان دکھاتے

مغرب بعد یا بعد نماز تہجد بیٹھیں بھائی

غیر خیالوں و سوسیاں تھیں دل دی کریں صفائی

پاک لباس تے پاک جگہ ہووے تنہائی ہووے

دنیا دی مہر و قیاتوں چھٹی پاتی ہووے!

بیٹھ مربعہ پڑھتے کر حصار کلاماں داتوں

پڑھ الحمد تے آیت الکرسی ہر اک تن دفعہ توں

چارے قل پھر تن واری پھر درود بھی ایسے

استغفار پڑھیں تن واری مومن پڑھدے جیسے

سلام قولاً من رب الرحمن تن واری پڑھ توں

تن واری پھر واللہ المستعان و علی ما تصفون

تیجا کلمہ تن واری پھر ایسے چوتھا کلمہ
 سب توں آخرین واری پھر پڑھ لے پہلا کلمہ
 پھر سینے تے پھوک مار تے ہتھوں اتے دم کر
 ایہ ہتھ پھر جسم تے شیطانی اثراں نوں کم کر
 پھر دنیا دے چھڈ تصور اس پاسے وپر کھوجا
 سمجھ توں دوزخ جنت دیکھیں تینوں دیکھن انبیا
 پھر تفکر دی انگلی تھیں لکھ متھے تے اللہ
 سینے تے کدی اسم محمد لکھ کے کریں تسلا
 اس تحریر اندر ہونو لگا تو جب اس تے
 دیکھ تصور دا شبیشہ اسم اللہ لکھیا اس تے
 ایہو مشق روزانہ کرتوں جتنا پڑ کر سکیں
 اللہ واورد بھی دم دے نال کججاری رکھیں
 ساہ باہر جاوے تے ہُو دا ہی آوازہ آوے
 اندر جاوے تے بس اسم اللہ ہی کہند اجاوے
 اسم اللہ اندر جاوے ہُو آوے باہر بھاتی
 قلبی بت خانے دی تاں پھر ہوندی ٹھیک صفائی

جو دم غافل سو دم کافر داعامل بن جاوین
 اٹھدے بہندے کم کر دے ہوتے بھی اسم پکاوین
 کوئی حرج نہ دھیاں ہے غیر خیالی فلموں روکیں
 دھیان ہے کرنا اللہ دل تے غیراں ولوں روکیں
 دم دے ہیرے ہر ویلے توں صنائع کردا رہندا
 رات ذنے دچہ محض فقول خیالاں وڈا رہندا
 جیکر اسم اللہ بھیس پیدا جذب جلالی ہووے
 اسم محمد سینے تے لکھ رنگ جمالی ہووے
 پاس انفاس اسم داساہ دے نال رکھیں توں جاری
 دچہ تصور اسم اللہ دے رکھ تو جب ساری
 رسنہ ایہ چلنا توں خود تے فضل خدا تے کرنا
 اسان فقط پیغام پوجاتا فرض ادا ہے کرنا
 اس دولت توں وڈی دولت ہووے کوئی بھائی
 ہتھ ملیں پھر کچھ نہ بن سی مفت ہے عمر گنوائی

بے دھیان زبانی ذکر اور تصور اسم اعظم
کافرق

ذکر خدا یا باہجہ توجہ کرنا اثر نہ ہوئی
باہجہ تصور اسم اللہ دے دل نوں ثمر نہ کوئی
روز فریب خدا نوں دیویں طوطے وانگوں پڑھ کے
اس نقصانوں شرح جائے مرشد وارط پھر کے
باہر بیٹھا ذکر زبانی کرنا توں تھک جائدا
دل دی کھڈ وچہ سپ نفسانی تال مزے ستاندا
سپ کھڈ وچہ وڈ بیٹھے تے توں بھوں تے ڈنڈے مایں
ہتھ بھناویں فکیریں مفت نہ اس دا کچھ بگاڑیں
تے جے عاقل بن کے کھڈ وچہ تیل ایلدا پاویں
ہے امید کہ فوراً توں اس سپ نوں مار مکاویں
خاص توجہ اتے تصور تیل ایلدا ہو یا
سپ نفسانی دی کھڈ وچہ تصور پائا گویا
ذکر زبانی باہجہ دھیان توجہ ایویں کرتا
سمجھیں بھوں تے ڈنڈے ماریں تے سپ دارہ مرتا

سلطان الفقرا باہو سلطان ایہ راز بتایا
 ایہ سرالاسرار انہاں نوں دساون کھول سنایا
 حضرت صاحب۔ یح من لینا ایہ مثال سنا کے
 بہت احسان کما یا ایسا سچا راز بتا کے

اللہ والوں کے قلب میں اسم اللہ نوری

حروف میں لکھا جاتا ہے یا نقش ہو جاتا ہے

قرآن مجید۔ اُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ دَائِدَهُمْ

بِرُوحٍ مِنْهُ .

ایہ بندے وچہ دلاں جنہاں دیاں کلمہ لکھ جے چھڈیا

اپنی روتوں کرتا نیرداں نور انہاں دے چھڈیا

کَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ دَا مَطْلَب سَمَجْهَو

لکھیا گیا ایمان دلاں وچہ فرمان رب سمجھو

لکھیا جاوے لفظ ہمیشہ بائجہ اسم ادہ کھڑا

لفظ بھی ہووے نقش بھی ہووے وچہ دلاندے تھڑا

رکھیں یاد اسادھی صورت بن لفظہ ڈول دے
 ولی غلام رسول کہن فرمان یہو پتے مل دے
 بخش مری بے ادبی ہے میں نقش ترا دل دھریا
 یہ مقام نہ سی اس لائق غیر خیالوں بھریا
 یہ نقطہ قرآنی اکو الفت اسی نوں کہندے
 خوش قسمت نہ شک وچہ پیدے سے جھٹ اسنوں من لیندے
طالب کے لئے نشان راہ
 جیکر توں سچے دل تھیں آم اللہ تے لگ جاویں
 مشق تصورائے توجہ باللہ خوب پکاویں
 تجانی جنوٹھم دے عاملان سنگ دل جاویں
 ترے کے اٹھ اٹھ رب اکبر نوں کوشش تال مناویں
 گاوڑدے غیر تصورائے نہیں دل پاک بناویں
 اسم اللہ وچہ اپنا پورا پورا دھیان لگاویں
 پاک ہے اسم اللہ ناپاک جگہ نہ کتے ٹکاویں
 جے چاہیں ایہ دل وچہ ٹکے دل نوں پاک بناویں
 جو دم غافل سودم کافر در عامل بن جاویں
 ہر ساہ تال کہیں اللہ صو عادت خوب پکاویں

سچا مُرشد ہے نہیں ملیا ادہ بھی پھبتی پاویں
 کرن تلاش حلال پکھی نوں دیکھ شکاری بھاویں
 ادہ مردار شکاراں والے جاوَن کدی نہ راہیں
 نہیں حلال شکار تے توں سچا مُرشد چاہیں
 رب نبی نوں معلم ہے توں دلوں انہاں نوں چاہیں
 بند و بست کرین سارے جے طالب بن جاویں
 نفس امارہ دے پھندے وچہ کتے نہیں پھس جاویں
 شیطان زور لگاسی لیکن پڑھ آغوذ سغاویں
 چھڈ پئے گھر بار جنگل جا جے نفسوں سن پاویں
 اس دے آکھے لگ نہ جاویں تے غلطی نہ کھاویں
 کھول نہ بیٹھیں سٹ ریادی اس کردوں تیج جاویں
 سب کھڈاں توں تیج تیج کے توں سدھے رستے جاویں
 رکھیں یاد نیاڑا اسم نوں بنہ نقشہ و پتہ دل دے
 یاریاں والے سخت کوشاے یار نہ سوکھے ملدے

تربہ آخر قرآن مجید سے

تِن آیات قرآنی پڑھ لے من سدھے راہ پے جا
 بُت پرستیوں نکل کر معراج تے جنت لے جا
 اَفْرَانِیْ صَنِ اِخْتَدَّ اَللّٰهُ هَمُوْا بِرُحُوْ
 بت نفس دا چھڈ معبود اپنا اصلی اللہ پھر
 وَلَا یُشْرَکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِمْ اَحَدًا بھئی پرھنا
 شرکوں پاک نمازاں کر معراج نمازی کرنا
 وَاِنَّمَا مِنْ خَافٍ وَنَهَى لِنَفْسٍ عَنِ الْهَوَا
 ڈر رب دی پیشی توں روک نفس چھڈ تو ایش بے جا
 جد تک نہ ایمان لیا ویں تدر تک کج نہ پاویں
 عالم صوفی پیر فقیر بھی آوں بن جا بھاویں

—

دردِ فراق میں روتی کی مزید گزارشات

اوہ آوے میں جس دیاں لایاں نسر تے توڑ نبھایاں
 مہر کرے جس میرے جیہیاں کتیاں خاک دُ لایاں
 خاک ریندیاں بے پروائیوں وچہ فراق جلا یاں
 جلدیاں بلدیاں بھی وچہ فرقت رُ ہڑ دیاں رو پڑ گویاں
 میں جس دے دکھ گھروں اجاڑی اسدی چٹھے سواری
 تے جس دھری جگر وچہ میرے تیز کندھے دی دھاری
 دیکھ نہ سکدیاں جگر میریاں ایہ اکھیاں سرخ تیرا
 دل وچہ آویں دل وچہ دیکھاں پہچاتاں رُخ تیرا
 جے اکوادی بولیں شاہا تیرے بول چچاتاں
 اے سلطاناں عالیشتاناں کریں نہ زور دھگاناں
 میں سنیاں ناداراں دی تشیں کر دے ہو غمخواری
 آدیکھو میری ناداری کرم کرواک واری
 یوسف مدنی لتگھدے ہوتے دیکھ مرے دکھ جاناں
 میں دیداروں تیر یوں خواہاں آدیدار کراناں

عالی قدران و الیاں شاہا دیکھ نتائیاں تائیں
 بے قدران دے حالان اتے کریں نگاہ کدائیں
 ناداران دی دیکھ ناہلی پاویں لکھ جزائیں
 دے دیدار و چھنیاں اکھیں جاوون دُور بلائیں
 جاں توں نور اکھیں دامیر اکھیں وچہ نہ آیا
 ہو بے نور اکھیں ^{نہیں} ہن میں سُکھ چھڈیا دکھ پایا
 اچ احوال مرے تے شاہا ویریاں دے دل گلڈے
 آہ میری ^{نہیں} پتھر ڈھلڈے پکھیا ندے پر جلدے
 واہ تعجب ہے اچ تینوں میں پر ترس نہ آوے
 ایڈر تیم کریم تراد دل کوں کہاں تھل جاتے
 حال جدھے تے ویری روون تے غم کھان پراتے
 تیں جہا نود سردا والی کیوں نہ کرم کھاتے
 آدیکھو میری ویرانی حیرت تے حیرانی
 درد غماں وچہ روئیاں روئیاں میں ہو جانان فانی
 میں فانی گھر میرا فانی واہ وائسر گردانی
 انفس تے آفاق تمامی سب تیں ^{نہیں} نورانی

دُوری چاہاں جیون کو لوں اُعل مرتناں وچہ دُوری
 تیرے ہون دیوا کواری دیکھ لوواں رُخ نوری
 میں وُل میں تھیں تیرے سو سنا چمکیا نور و نوری
 دور رہو تہیں دور کریندو کہو نہ دُوری دوری
 شوق جہاں جمیل سخن دا وُل وُل پاس کریندا
 آپ نقیب جلال اوہے دا دھک دھک دور سٹیندا
 اک دیدار کرن توں ترساں تر فدیاں مر جاواں
 الفوں یے تک غم دے چھڑے کر دین سناواں
 الفوں اک برہوں دی لگی بیری یاں کہ سسٹی
 تے تر طاقت ثابت ناہیں جیم جلاں غم کٹھی
 ۶۶ ام ہوتے سکھ مینوں خنوا ری وچہ پائی
 دال دکھاں نے توڑ گنوائی ذالوں ذبح کرائی
 ر. روندی. ز. زاری کردی ہیں سکیندی تپدی
 ش فنکار ہوتی میں تیری صل صبر وچہ کھپندی
 ضادوں ضرب لگی دل برہوں ط. طاقت سب ہاری
 ظ. ظہور غماں دا ہویا. عیتوں عقل و ساری

غ. عمال نے گھروں اجاڑی ف. فرقت نے لٹی
 ق. قرار گیتی مہتھوں کافوں کرم ^{شکھٹی}
 لام لٹی میں میم مروڑی نون نگہبادی یاد
 واڈ و ساری دل تھیں یوسف میں ہاری دل سارا
 لام لگایاں غم نے تیغاں الفوں آس ترنی
 ی یاروں میں وچہ جدائی باجر جہنم ^{سٹی}
 واہ عشقا کر بردہ رکھیں جیں دل نظر اولاریں
 گلزاروں کرواویں توبہ آتش فرش سنواریں
 جاپے دکھ سکھاں تھیں افضل صحت تھیں بیماری
 تیں وچہ ایہ خاصیت بھاری جیں وچہ ثوبی ساری
 واہ دردائیں عشق اجاڑی گلیو گلی رُلائی!
 درد جہدے نے خاک رُلائی اسدی اج ڈہائی
 محرومی وچہ مار گوانی جس دی بے پرواہی
 در اس دے انج ہو سودائی میں قہریادی آئی
 خبر کرو محبوب مرے نوں دیکھ لوے دکھ میرا
 لائق رحم ہو واں جے عدلوں کرے کرم دا پھیرا

تے جے لائقِ رحم نہیں میں بہتی او گنہاری !
 تماں بھی اُس دے فضلِ کرم دی اُس مرے دل بھاری
 سینوں چھوڑ گئے نوں دردیں میرا درد سناؤ
 جے محبوب گیار اُس میں تھیں میں اول موڑ لیاؤ
 جے ناراض مرے اوہ ظلموں میں کیتی بُریانی
 جے پس رور و دامن پھریا اس نے منہ نہ لائی
 کیتیاں دا میں بدلہ پایا سوڑ فراق جدائی
 ایدوں پرے جے رسیا کاتی واہ و ایسے پروائی
 بے پروا ہا شاہنشاہا توں ٹلکاں دا والی
 در تیرے سب خلقِ سواالی تے میں سب تھیں خالی
 جے سہ عشق تیرا بھلیائی جنت ہے مل تھوڑا
 جے ہے بُرا نہ دوزخ حاجت کافی درد و چھوڑا
 سُن دیو دخل رسیدیو اُس در آن پھڑو ہتھ میرا
 در اُس دے لے چلو میتوں دیکھیا دکھ بہتیرا
 میں گھر باروں ابرہ آئی تیرے عشق اُجاڑی
 روٹری باجر پھٹی دکھ تیرے برسوں ایسے ساڑی

پھر یا نور چمکد اچہرہ آن دکھا اک داری
 مل مینوں میں خادم تیری کساں خدمتگاری
 وہندی ٹھاٹھ نورانی دیکھاں تے چہرہ نورانی
 شیریں لبان تبسم بھریاں تے اور پیشانی
 لٹکیاں اوہ زلفاں دیکھاں تے اوہ خط بیکانی
 اوہ رُخ بدر منور دیکھاں تے ہوواں قُربانی
 اے دلبر کتے ژیا جاتا مل جاویں اک داری
 رحم کما کچھ حال مرے تے دیکھ میری ناداری
 درد ترے نے میں اس کئی دے وہی ملیاں ولیاں
 توں ہیں حکم روا جگ سارے میں رُلدی وہی کلیاں
 جے وہی درد تیرے دے میریاں اکھیں جلیاں بلیاں
 درد تیرے نے ملیاں ولیاں میں تھیں بھلیاں بھلیاں
 آدلبر دس دُور نہ میں تھیں تے نہ پرے پرے
 میں مرساں دل آس چروکی ڈگ قدماں وہی تیرے
 جیکر چھوڑ گئے لا درداں والے زخم اسانوں
 سنبھالو نہ سنبھالو میں چھڈ نہ سکاں تسانوں

رُوئی دردِ فراق میں کوٹے کی طرح دیکھتی ہوئی
 یوسفِ مدنی کے سچے مہبود کی تعریف کے
 راگ گاتی ہے۔

اکدن زار و زاری کر دی تے ملنے دیاں تاپنگاں
 اشک کئی دے کانے رو پٹرن و گن ہجر دیاں کانگیاں
 مڑ کئی دل روندی آتی دل و چہ غصہ آیا
 میں ظالم بُت دے چر و چہ کتن وقت گنوا یا
 کس دے تیکھے لگ کے اپنی کتنی عمر گنوائی
 میں کتنے نقصان اٹھائے نفع نہ ملیا راتی
 کس لوں میں خدا بنایا میں شیطان بھلائی
 مُفت غلام نبی کافر دی مینوں عقل نہ آئی
 حرم ہوا دے ہو سی بُت دی کیتی عمر غلامی
 کھلا راتے معلم ہو یا ابہ دکھ درد متسامی
 یوسف دارب قدرت والا سیح یقینوں پایا
 جس یتیم نبی دے سرتے تاج لولاک رکھایا

اوہ سچا رب سب تھیں وڈا خلق او پاون ہارا
 ایہ جھوٹا رب اتنا گندہ کم گواون ہارا !
 یوسف دارب حاضر ناظر آس پوچا ون ہارا
 ایہ جھوٹا رب ہر ویلے بس مفت ستا ون ہارا
 یوسف مدنی دارب سب تے رحم کماون ہارا
 ایہ جھوٹا مکار روحی نوں روہڑ گواون ہارا
 اوہ سچا رب رُہڑ دیاں بیڑیاں پار لگا ون ہارا
 ایہ جھوٹا جو تر دیاں نوں بھی غرق کراون ہارا
 یوسف دارب رب سبھاں دا اس بن رب نہ کائی
 میں جھوٹے نوں رب بتا کے ہن روٹی پچھتائی
 جھوٹے رب جو پوچن اوہ سب دیوانے سو داتی
 یوسف مدنی دارب سچا اسدے جیڈ نہ کائی
 اکا رب سبھاں دا مالک تحساق تیرا میرا
 میں سب اسدیاں صفتاں بنیاں ہن دل منیاں میرا
 اس دے ہووے مقابل ناہیں اوہا سب دا والی
 اوہ اک رب باقی سب بندے اس دیاں صفتاں عالی

انشراح صدر کے بعد روحی کی اپنے سے رَبِّ کی بارگاہ میں دُعا۔

وٹو کئی دُعا ہے اللہ اگے رو رو سیس نوایا
اسے اللہ توں خالق مالک توں ہی جگت او پایا
تیرا ہور شریک نہ کائی تیری بیج خدائی
جو چاہیں توں سوہیں کرد اطاقت حد نہ کائی

توں ہی سورج چند بنا تے دن تے رات او پائے
کل ستارے سن آسماناں دے فرمان ٹکائے

رنگارنگ بنائی دنیا مدت عمر ٹھہرائی

دائم قائم توں اک والی تیں مدھ انت نہ کائی

توں جمال اپنے دلبر دا سا جیا نور قمر دا

توں میرا دل غم پروردہ کیتا اس دلبر دا

توں ہی میرے آقا توں ہے میرے کتوں لکایا

میں بھراں دل جھکی تے اس بھیں دور ہی دکھ پایا

توں ہی مقصد دیون ہارا حکم تیرا سب جاری

واگ دلاں دی تیرے قبضے تیری خلقت ساری

اک پتہ بن تیرے حکموں ہرگز ملے نائیں
 ادل آرتینوں خبراں غفلت نہ کداہیں
 ہر جاد بکھیں سنیں دعائیں حکم تیرا سب جائیں
 ہر نقصوں توں پاک ہمیشہ ہر خوبی داسائیں
 گم گئی میں راہوں یارب خطا کما تئی بھاری
 چھڈ تینوں میں نفس پوجیا ہوتی او گنہاری
 توں قادر توں حاضر ناظر ارحم اکر م والی
 چھڈ تینوں بے راہے چلی رہی مرادوں خالی
 بھلیاں پھر دیاں ہن راہ لہارا نہ کھلا میں سارا
 بخش ربا میں او گنہاری توں ہیں بخشن ہارا
 پاک الاہا شاہنشاہا فصل تیرے نے بھارے
 تیں تھیں دور رہی میں عمر اں ان جڈھکی دہبارے
 کہ منظور الہی عرضاں بخش عموں چھکارے
 یارب میل ملاں اک دار کی جان مرے دکھ سارے

۲۸۹
رُوحی کی ذمہ قبول ہو گئی اور ایک دن
پسح پنج شاہ کوئین کی سواری آگئی

عرش قبول پئی درگاہے درہیاں رحمت باراں
چھوڑ گئے دروڑے ڈگیاں خوشیاں ملن ہزاراں
آخر یوسف مدنی آتے تے روجی اٹھ روئی
اپنی اُس جھگی بھیس بکل راستہ مل کھلوی

نعرہ ماریا روجی جس دم ڈٹھی عظمت شاہی
سبحان اللہ پاک خدا دی واہ واسیے پرواہی
بخشنے تاج بیٹیاں تائیں تخت دیوے سلطانی
سلطاناتاں توں تختوں سٹے پاوے سرگردانی
موتیاں بھرے خزانیاں والے روگوان بھاتاں
تاج ملے تے دولت حمت رتہ بندی واتاں

واہ واتیری بے پرواہی واہ واپاک الہی
واہ قدرت تے واہ ورحمت واہ و اشاہت شاہی

لے پیغام خدا دا آیا او تھے ملک رہا نا
 تو بہ منی اس روحی دی گل اسدی سن جانا
 حاضر کرو پکارن والی حضرت نے فرمایا
 روحی نیڑے ڈھکی ادبوں اپنا سیس نوایا
 دس سالوں کی چاہیں بیٹی حاجت تده کیسائی
 کیا تیرے سر سختی آئی کس مشکل و چہ آئی
 گل سنی بے ہوشی آئی او تھے روحی تائیں
 یوسف مدنی پہچانن بھی نہ ابے روحی تائیں
 فرمایا پہچان لیا بچھن دا ایہ طریقہ
 کہ توں دل دی گل دسیں ایہ ساڈا اک سبقتہ
 کی آکھاں میں کی چاہاں تے کیوں میں ایٹھے آئی
 تساں مقام جمع تھیں آپے دل تفریق و گائی
 چھوڑ وطن و چہ تیریاں تائنگاں ایٹھے آون والی
 اٹھے وہہ و چہ ہوش عشق گمراہ ہو جاون والی
 تن من دی میں گرد اڈائی شوق تیرے دے رہیں
 کیتا سینہ ساڈ سواہیں درد تیرے دی آہیں

ایہ تن کویں پچھانیا جاوے گزردیاں جس سہیاں
 اس تن تے رنگ بدے پیشک دلدیاں اہو سہیاں
 اکسا دن سی اس تن میرے تے رنگ عقیقہ بین دا
 حضرت دیو پور رُہڑیا جاندا گل خوش رنگ چمن دا
 سُن حضرت بھر پنجواں روتے ایہ اوہ مسلم زادی
 ساڈی خاطر جس نے جھلی دنیسا دی بربادی
 اس بیٹی دا کتنا وڈا سی کردی اک گھرانہ
 حضرت تھیں ہمسائے تیکن اسدا دولت خانہ
 یوسف روتے زار و زاری دیکھ غماں دا حال
 رحم آیا تے رور و تھیا حال درداں والا
 بیٹی حال کیانی تیرا حضرت نے فرمایا
 عرض کیتا یا حضرت ایہو جو تساں نظری آیا
 پچھیا حضرت نے دس بیٹی کتھے گئی جوانی
 عرض کیتا اوہ یاد تے ساڈی وچہ کیتی قربانی
 فرمایا دس دکھ تیرے دا اج علاج کیاتی
 عرض کیتا تساں بہتر جانو میتوں پتر نہ کاتی

یوسف میں بیماریاں والی میریاں کروداواں
 دیکھ میرے دکھ اپنے لمے ہن بھی چھوڑ نہ جاناں
 روتی کی معرفت میں ڈوبی ہوئی فریاد اور
 عرض حال :

جے میں جل جل گئی جہانوں تے ہن رہی نہ کائی
 عشق قدیمی و لسیا تیرا ذرہ نہ گھٹیا رائی

وگدی گئی دنوں دن کائی تنخ برہوں دی تھونی
 جیوں جیوں گیا میرے کولوں قامت دی موزونی

بلدے گتے دمادم لایتور و لسیاں صبراں تائیں

جیوں جیوں گیاں میرے تن تھیں تھوئیاں نارا دائیں

رچدے گتے ہڈاں و پوہ میرے درد قفنیے تیرے

جیوں جیوں زور تو ان بدن دے گتے ہتھوں چھٹ میرے

دم دم آتش برہوں والی گئی ہڈاں توں کھاندی

جیوں جیوں و پوہ و چھوڑے حضرت عدت گئی دہاندی

زور زور شہود تیریدیاں میں دل چمکاں پیاں

جیوں جیوں میں کھنیں صفتاں میریاں فانی ہوندیاں گیاں

توں ہیں اندرتوں ہی باہر چمکیوں عالم سامے
 جیوں جیوں ٹٹ اہانت مہتیں رپڑ گتے کل لپسارے
 مست الست جنہاں دیاں اکھیں عہد نہ جنہاں بھلائے
 جے اکوار تکن دکھ میرا رہن سر شک نہلائے !
 روحی اکھیا عرض کراں میں جے ہووے منظور ہی
 جے نہ کرم کرے پھر میں رکھاں صبر صبور ہی
 جے نہ عرض قبول پھر میں کراں نہ عرض ضروری
 دور ہوتی جے وچہ بھجوری رطرساں وچہ دوری
 نظر اندازتساں جے اتنا اتنا بینوں کیتا
 وار خراب دشمنتاں رل کے کتنا بینوں کیتا
 جے کر چھپنا بہت ضروری کچھ ساواں فرماؤ
 پر دیاں پچھے چھپے چھپاتے نہ ساواں تڑقاؤ
 پدا بہت ضروری ہوسی چھپتاں پاک نبی جی
 ساں بھلا کس گلوں ساختیں لکناں پاک نبی جی
 نہ ملتا ہی جے منظور تے سے ایسی مجبوری
 کدھر جاون جو برداشت نہ کر سکن دوری

باہجوں دید کدورت نفسانی نہ حضرت جاوے
 نفس نہ جد تک سدھرے کد روحانی طاقت آوے
 اک دیداروں ڈبیاں بیڑیاں ہی ایدھر تر جاوون
 دلبرتساں جیسے اتمت دی نظر اگر فرماون
 کدھر جاوے کی کرے بندہ کہہ پڑا در دیکھے
 تاسینگ اس دی یا تمام محبت حضرت کہہ پڑے لیکھے
 شوق تقاضے کردا دین تیرے دی خدمت کریتے
 جد تک نہ منظور ہی ہووے کیونکر برأت کریتے
 کھوٹا ساڈے دچوں باہج دیداروں مشکل جاتا
 نظر کرم اکواری کر دیو کم نظروں چل جانا
 چکر بھریاں بھی گل لالیندے ستیاں میں سایاں
 تاں میں ایڈی آس رکھی تاں ایڈا امیدیاں لایاں
 راہ تساڈے تے پاکلی آس وڈی دھر بندھے
 ایہ دریا نہ چھوٹا جزا ت ہے ایڈی کریتے

عرض منظور ہو گئی

یوسف مدنی نے فرمایا چھوڑا اندھے سارے
 کمی خزانیاں رحمت والیاں نہ کچھ اُس دربار سے
 عرض کینا ہے دل دیاں اگھاں کھن تے رُج دیکھاں
 پھر کردی نہ غائب ہو دؤ بند چاہاں تدر دیکھاں
 عرض ہوئی مقبول جنابے اکھیں اکھڑ آیاں !
 کھل پیاسو نور حجابوں چمک پیاں روشنایاں
 یوسف تائیں اکھیں ڈٹھا حیاں ہوئی پیتائی
 رُخ پُر نور ہو نظری آیا بے ہوشی و پیر آئی
 آئی ہوش اس نوں فرمایا حضرت دو جی واری
 ہو مراد کیا تئی دل دی دس دیویں گل ساری
 عرض کیتا اے یوسف مدنی میں تینوں ہی منگاں
 ہو نہیں کوئی حاجت میتوں بس تینوں ہی منگاں
 فرمایا غم نہ کر بیٹی توں ساڈی ہو گیوں
 اسان سفارش کرساں بیٹی توں اچھی ہو گیوں

کوئی مبلغ ساڈے دلوں جو سناوے کلاں
 حق کہے تے ایسیاں شاید اوہ سناوے کلاں
 ایہ عبادت اصلی حقیقی عشق اصلی ناں اس دا
 دنیا اٹھی ہوتی پھر دی کسے نوں کچھ نہ دس دا
 نام ہوس دا عشق بنایا وڈا ڈھونگ رچایا
 شیطان اپنی تان اتے انساں نوں خوب بچایا
 ہوس نفس نوں دل دے کے بندے تے غلطی کھاتی
 کافر تے بھی غلطی کھالی مسلم تے بھی کھاتی
 خواب شبانہ دن دیاں سوچاں سب دیاں سب نفسانی
 خواباں اتے خیالاں دی دنیا ساری شیطانی
 نفسانی اندھیریاں کیتیاں بند روجی اوہ اکھیاں
 نور حقیقی دیکھن لئی جو زب بندے وچہ رکھیاں
 بندے عشق کہن جس شے نوں اوہ کہتے بھی کر دے
 ایہو عشق انہاند اجیکر ایہ کھوتے بھی کر دے
 ایہ فریب نفس دا جس تے بندیاں بازی لاتی
 ایڈھی وڈھی دولت چھڈ کے تیرے گل مکاتی

ایہ آساڈیاں خام دیلاں ایٹھے نہ کسے لیکھے
 جھڑن طیو اتھاتیں غافل جنہاں نہ گلشن دیکھے
 سانوں طعنے دیویں بیٹی کہ پہچان نہ سکدے
 گلہ اسانوں خود مسلم ساڈی پہچان نہ رکھدے
 ساڈے ناں دا ادب نہ کوئی بنے نفس دے بردے
 دیکھیں بیٹی مسلم دنیا وچہ کی نے پتے کردے
 عیش نشاہ گناہ اسراف ایہ کافراں وانگوں کردے
 اسلامی اعمال تے کتنے مومناں وانگوں کردے
 ظلم جماعت دی تسخ وچ متکیاں وانگ بڑے ناں
 تابع ہو خلیفہ اسلامی دے تخت بڑے ناں
 مسلمان تے دین اسلام دا پتے مخول اڑاون
 مسلمان کفاراں دے پٹھے ماہول اپناون
 بے تک آزاد خیال آزاد چسپن آوارہ
 کوئی نہ بچسپن والا سارے بنے پھرن آوارہ
 گھر وچہ کلمہ تک سکھلاتا دو بھر سمجھیا سب نے
 گھر دا مدرسہ بند کر کے ظلم کمایا سب نے

زینت زیبائش آرائش مذہب عورتاں دا
 زور سینما ٹھیٹراں میلبیاں فنکشتاں ناچاں دا
 مسلمان دی قومی کھیل کرکٹ بنی ہے اجکل
 جتنے کھنے نوں اسدی کتنی سک لگی ہے اجکل
 خیر الناس تے تیر الامت رب انہاں فرمایا
 لوکاں خاطر انہاں نمونہ ہے دیناں محتلابا
 جے آج دے ماحول مطابق ہووے گل شمعانی
 تے پھر ایس طرح چل سکدی ہے موٹر اسلامی
 موٹر اسلامی سٹارٹ کرن منسا ز صلواتوں !!
 روزیاں تال صفائی کرن تے دیون تیل زکواتوں
 جچوں اور ہال کراون ایہ موٹر اسلامی
 پھرے نہ چلے تے دیکھن کیوں ہوتی ناکامی
 بجلی عشقوں بہت ضروری ایہ گل بھل نہ جاوون
 ایس کرنٹ بتاں نہ چلی بھاویں دھکے لاوون
 تیل صفائی اور ہالنگ تاں قیدہ پھیاوون
 اصلی پُرزے انجن اتدر جے فٹ ٹھیک کراوون

ایسے تھے حالتوں ہی کچھ عجب عجائب ہوئیاں
 پرزے کافی بدل گئے کئی چیزیں غائب ہوئیاں
 پرزے رے رے پتے بکھرے ہوئے انارڈی
 ہر کوئی آکھے میں جوڑاں کا حالت بہت وگاڑی
 سانچا کھانا سا بھی بے فکرے اللہ ہی والی
 حالت بہت بری کبھی موڑ اسلامی والی
 مسلمان تے سود شراب بجاوٹ اسٹوں جائزہ!
 مسلمان تے رشوت بلیک ملاوٹ اسٹوں جائزہ
 مسلمان مقدمے جھوٹے کرواتے کرواندا
 مسلمان بیسٹ جھوٹے پاسے جھٹ ہو جائنڈا
 مسلمان تے رشوت ماں دار شیر سمجھ لٹی با لکل
 مسلمان تا جائز روزی کھر سمجھ لٹی با لکل
 مسلمان غیراں دے ہتھ بن سوچے وکدا جاوے
 مسلمان تے بیویاں بیٹیاں میماں پیا بناوے
 مسلمان اغوا دا ماہر چکھے خوب چلاوے
 مسلمان سرکار حفاظت انہاندی فرماوے

مسلمان کمبوزم نوں وچہ اسلام گھسوڑے
 مسلمان سرمایہ داری دے سنگ رشتے ہوڑے
 مسلمان تے کافراں تالوں چین بُرا دکھلاوے
 مسلمان دا جلیہ بگڑیا نہ پہچا بتیا جاوے
 بڈھے ہو کے مسلمان پھر لگن پڑھن نمازاں
 ایہ بھی باہجھ معنیوں شوقوں چل دیاں کرن نمازاں
 ایس اسلاموں ایس نمازوں اثر نظر کی آوے
 ایسا مسلم کس منہ بھین سچا امتی کہلاوے
 دس سالوں جے ایہ جلیہ نہ پہچا تے بیٹی
 پھر طعنہ کیسا جے امتی ہی نہ جائے بیٹی
 اِنَّ قَوْمًا اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا
 قَوْلَ اَسَاذِ اللّٰهِ وَالْوٰلِیْنَ وَرِیْبَ قُرْآنِ یٰۤاٰ
 وچہ کتاباں دیکھ معیار اسادے اصحاباں دا
 تے تیج دیکھ اہل دے سادے عزت ماہاں دا
 ایسے گھٹیا امتیاں تھیں نہ غصے ہو جائے
 تے کیا اج دے واعظواتگول سب کچھ ٹھیک بتاے

کیا احسان اسماں تے کیتا جو اسی مُہل گئے ہاں
 شکر کرو کہے بُری دعا پاسے نہیں ڈھل گئے ہاں
 ایہ جو اب زبان حال تھیں بے کوئی سمجھ گلاں
 ایس طرح سمجھاؤن داعظ ساڈیاں سمجھ گلاں
 توں بیٹی بے ساڈی خادم ہاں اسی خادم اسدے
 اوہ شاہنشاہ کل عالم دا باقی خادم اس دنے
 کوئی چھوٹے کوئی وڈے درجے رحمت بخشے
 پئے دعا ساڈی رب ساڈی اچھی اُمت بخشے
 دچہ کچہری ساڈی توں آجانا حسد بھی چاہیں
 ایتھوں خیر توں پانہ بھی پانا جد بھی چاہیں
 بلغ والے حکم قرآنی اتے عمل کس توں
 بتیں مُبلغ دین اسادے دی خدمت ول آتوں
 پڑھیاں لکھیاں بیٹیاں تاتیں دیو پیام اسادا
 دین خدا دے نوں من کے سب یور سلام اسادا
 پڑھیوتی بیٹی اپنی ذمے داری نوں پہچانے
 رب ہے علمی نعمت دتی قدر اس دی ایہ جانے

اُسدے ارد گرد کتنا اندھیرا چھپایا ہو یا
 اس لوں دور کرتا اسوں پڑھیاں ذمے لایا ہو یا
 کتیاں بیٹیاں بھینتاں غربت دے چکر و پتہ پھیاں
 تاں علموں محروم رہیاں کچھ حاصل نہ کر سکیاں
 تبتوں رب سہولت دولت تائے فرصت دتی
 ایہ نعمتاں پہلوں فر علم دی دولت دتی
 دیکھ انہاں اول جو محروم علم تھیں بالکل رہیاں
 کم کاج دے کو لھو بختیاں رہیاں جاہل رہیاں
 انہاں غریباں دے ذمے جانسوزی ڈاہڈی اوکھی
 زندگی انہاں دی نہیں سوکھی روزی ڈاہڈی اوکھی
 طرح طرح دی مشکل تے انہاں لوں گھیر لیا اے
 قسمت نے کچھ انہاں ولوں منہ ہی پھیر لیا اے
 رب دی نعمت دا شکر انہے ہے عملی کرنا
 انہاں غریباں دی مدد علمی تے عملی کرنا
 نوں روشنی دے سیلاب اندر ہی ہے رُط جادیں
 چھڈ اسلامی شاہرہ ہے توں یورپ ول رُط جادیں

میک اپ زینت تاول سینما بے مقصد بن جاوون
ایہ مسلم بیٹی ری زندگی دے مقصد بن جاوون
پھر کافر تے مسلم بیٹی وچہ کی فرق سمجھتے
نویں روشنی دی ظلمت وچہ کیوں نہ فرق سمجھتے
سادگی بنی خدمت خلق بنائے مقصد بیٹی
یاو خدادی کرتے ایہ اپناے مقصد بیٹی

بس سلام علیک اساڈا بن غمگین نہ ہونا
اسدنی اوج حد تک بھی رہتا بے دین نہ ہونا

تمت بالآخر!

خادم العلماء والفقراء

نیاز الدین منیاز

مُصَنَّف کی دوہری کُتُب

فقیر سہری کی نشان - زندہ معجزے

رازی عرفان - عرض تریاز

اسلام اور ارکان اسلام

اصلاح دیہات - نئے شکوے میں سے

کوئی سی ایک دو کتب خود ملتے والے اصحاب کو مقتبل
سکتی ہیں۔ اس کتاب کے ساتھ بھی کوئی ایک کتاب بلا قیمت ملے
گی۔

صلتے کا پتہ

پتہ پوری عبد القادر قادری:

بکس 4 رحمانیہ سٹیشن ملز جھنگ روڈ لائلپور

اسم عظیم

اللہ

اصفحہ الاذکار طیبہ
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

حقیقت ہے مقلام
برائے درود کلام
یا ایھا الذین آمنوا صلوا علی محمد و آلہ

کلیتو عبی و لو آیتہ
بیرنی طرف سے پہنچا تو واہ ایک آیت ہے کہ ہر عظیم

دارالمتبع اسلام

اسلام کی مجالس تعلیمات حضرت بابو سلطان اور حضرت
کی تشریحات کی مطابقت پیش کرنے کا مرکز

سرگرم القاب از شریعت مانتقم
سلطان یا کو

پہلو محمد و بیان انبیا
عظیم و بیان اولیا

الرشاد

ان آیات قرآنی پر مد سے مد سے راہ یہ جا عموفا
پہلو استیوں کل کر معراج تے جنت سے جا
ایت من الخذ الحکمة ہو ابرطھ
نفس دا چھد معبود اینا صلی اللہ علیہ
لا شریعی بعدا ذلک لہ احد بھی برطھنا
کو یوں یا ک نمازاں کر معراج نمازی کرتا
اتا من خفاف و کفی نفس عن الجھوا
رک و کایتی آواز اوک فقر جھد تو اس سے جا

نور محمد کو لوں صفیں اٹھانا فرض نسا
تھے ان پر ہلاں جھوٹے سیر نسا دن الو
حقے لے جا رہے آیت یا کجہ جہاد الو
او حقے انہاں دی بولی دیر اسماں اسلام لو جا نا
سن لے برطصیا لکھیا سرتی تے انگریزی دا تا
تیا ز اساطے نبی محمد توں کھڑا ہے جتکا
سے صدر تے او انہاں دے قدماندے جھڑا ہے جتکا

اعلان

یہ کتاب جس محترم سستی کی تعلیمات کو آسان صورت میں پیش کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے، اچھے پڑھے لکھے اصحاب انکی مندرجہ ذیل قیمتی کتب ضرور پڑھیں۔

عرفان حصہ اول روحانی سائنس کی لاثانی کتاب، قیمت پانچ روپے
" دوم عرفان کا دوسرا حصہ ٹھوس عرفانی معلومات سے پرے قیمت دو روپے
عرفان حصہ اول کا انگریزی ترجمہ، انگریزی اصحاب کیلئے، قیمت دس روپے
سلطان الادراہ حضور کے وظائف کا مجموعہ جو عمر بھر آپ نے کئے اور دیئے
تہایت قیمتی مضامین قیمت پانچ روپے

مندرجہ بالا کتب کے مصنف حضرت فقیر نور محمد صاحب سرور می قادری رحمۃ اللہ علیہ
سلطان الفقرا ہیں جو سلطان العارفین حضرت بابو سلطان رحمۃ اللہ علیہ کی
قیمتی روحانی سائنس اپنے تجربات کی روشنی میں پیش کر دیئے گئے
ہیں، آج کل کے مادہ پرست اذہان کے لئے یہ کتب اکسیر اعظم
کی حیثیت رکھتی ہیں۔ فقط بخادم نیاز الدین بی اے
حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا کتب

صلیٰ علیہ وسلم

صاحبزادہ عبد الرشید عرفان منزل کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

